مسلسل جشن ولادت امام کاظم علیہ السلام کے موقع پر خصوصی اشاعت

خوش گلوئی و خوش الحانی علمی و عقلی نکتہ سنجی و عرفی ریزی دلائل و براہین پر مشتمل اہم اور اچھوتے موضوعات پر مفصل جامع کتاب

مواعظِ کاظمی

جلد اوّل

ضیغم اسلام غزالیٔ زماں امام اہل سنت

علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ

مرتبہ حافظ طارق جاوید سعیدی

ادارہ احمد سعید کنز العلوم پاکستان

Marfat.com

سلسلہ خطبات ولادت علامہ کاظمی کے موقع پر خصوصی اشاعت

مواعظِ کاظمی

یہ کتاب عصر حاضر کے امام اسلام مجدد دوراں

رحمۃ اللہ علیہ

علامہ سیّد احمد سعید کاظمی شاہ

ناشر ادارہ احمد سعید کنز العلوم پاکستان

Marfat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

یہ کتاب کاپی رائٹ ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ ہے جس کا کوئی جملہ، پیرا، لائن یا کسی قسم کے مواد کی نقل یا کاپی کرنا قانونی طور پر جرم ہے۔

معاون وکیل: مقبول احمد ناز ماڈل ٹاؤن کورٹس لاہور

Copyright ©
All Rights Reserved
This book is registered under the copyright act. Reproduction of any Part, Line, Paragraph or material from it is a crime under the above act
Advocate Malik Maqbool Ahmad Naz
Model Town Courts Lahore.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب ..... مواعظِ کاظمی

خطبات ..... امام اہلسنت غزالئ زماں علامہ سیّد احمد سعید کاظمی شاہؒ

مرتب کردہ ..... حافظ طارق جاوید سعیدی
مولانا جمیل الرحمٰن سعیدی

تصحیح کتابت ..... علامہ مولانا عبدالرحمٰن جامی سعیدی

سن اشاعت ..... بمطابق: رمضان المبارک 2013ء

تعداد صفحات 300

تعداد کتب 600

قیمت امپورٹڈ پیپر ..... 400 روپے

ناشر ادارہ احمد سعید کنز العلوم پاکستان

Marfat.com

ملنے کا پتہ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز	گنج بخش روڈ لاہور
صراط مستقیم پبلی کیشنز	داتا دربار مارکیٹ لاہور
مکتبہ خلیلیہ سعیدیہ	داتا دربار مارکیٹ لاہور
فرید بک سٹال	اردو بازار لاہور
کرمانوالا بک شاپ	گنج بخش روڈ لاہور
مکتبہ قادریہ	داتا دربار مارکیٹ لاہور

سٹاکسٹ

ادارہ احمد سعید کنز العلوم پاکستان

0300-8166082
0320-4630729
0300-4478030
0306-4190454

Marfat.com

استاذ العلماء علامہ حافظ عبدالستار سعیدی

ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری دروازہ لاہور

میرے شیخ طریقت، سیاح بادیہ طریقت، سباح بحر شریعت، سباق معرفت وحقیقت، مفسر قرآن، شارح احادیث حبیب الرحمٰن، غزالی زماں رازی ء دوراں حضرت علامہ احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ ونور اللہ مرقدہ کو علوم عقلیہ ونقلیہ میں جو کامل تعمق، گہرائی وگیرائی حاصل تھی اس کا اعتراف واقرار آپ کے مخالفین بھی برسرعام کرنے پر مجبور تھے۔ تبلیغ دین و اشاعتِ اسلام کے طرق ثلثہ یعنی تدریس، تصنیف اور تقریر آپ میں علی وجہ الکمال موجود تھے۔ اثبات حق وابطال باطل کے لئے آپ کا مضبوط طرز استدلال واسلوب براہین و دلائل بے مثال تھا نیز اہم مسائل کلامیہ واعتقادیہ سے متعلق آپ کا منہج تحقیق وتدقیق جداگانہ تھا آپ کے سوانحیات واحوال زندگی پر متعدد کتب ورسائل اور مقالہ جات شائع ہو چکے ہیں مگر تا حال یہ سلسلہ تشنہ ہے اور اس موضوع پر کسی جامع ومستند کتاب کی شدید ضرورت ہے پیش نظر کتاب "مواعظِ کاظمی" بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے جو ہمارے انتہائی مخلص ومحنتی پیر بھائی مولانا حافظ طارق جاوید سعیدی زید مجدہ' کی کاوش کا ثمر ہے جو حضرت غزالی زماں علیہ الرحمہ کے خطبات ودروس جلیلہ کا مجموعہ ہے۔

اللہ تعالیٰ حافظ صاحب کی اس سعی کو قبول فرمائے اور ان کے علم وعمل میں برکتیں عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ ..... حافظ عبدالستار سعیدی 7-03-2013

Marfat.com

علامہ محمد شہزاد مجددی

دامت برکاتہم العالیہ دارالاخلاص مرکز تحقیق اسلامی لاہور

بیہقی عصر غزالئ زماں رازی ءدوراں امام اہل سنت علامہ سیّد احمد سعید شاہ کاظمی رحمۃ اللہ علیہ وقدس سرہ العزیز اسلام کی علمی وعرفانی روایت کے امین اور آئمہ امت مسلمہ کی فکری واعتقادی وراثت کے وارث کامل تھے خالق لم یزل نے انہیں ورثۃ انبیاء اور امام الاتقیا ءکی مسند پر فائز فرما کر اماثل وامارب کے لیے بحیثیت مرجع ممتاز فرمایا تھا۔

آپ نے میدان تدریس وتحریر وتصنیف اور تقریر کو اپنی فکری وعملی کاوشوں سے سرفراز فرمایا اور مجمع سامعین کو ہمیشہ اپنی گفتارِ گوہر بار سے مالا مال کیا۔

پیش نظر تصنیف "مواعظِ کاظمی" حضرت غزالی زماں رحمۃ اللہ علیہ کے ایسے ہی خطابات دلپذیر کا مجموعہ ہے جو معارف قرآنی اور مفاہیم احادیث کے موتیوں سے مزین ہے اور خواص وعام کیلئے یکساں نافع ومفید ہے آپ کا سلسلہ طریقت چونکہ چشتیہ ہے اس لیے یہاں برکت کے لیے حضرت نظام المشائخ محبوب الٰہی علیہ الرحمہ کے حوالے سے یہ قول دہرانا بے جا نہ ہوگا کہ طریقت کی دنیا میں مرید کیطرف سے سب سے بڑی خدمت پیر و مرشد کے ملفوظات کو محفوظ اور قلم بند کر کے آگے پہنچانا ہے۔

یوں برادر عزیز علامہ حافظ طارق جاوید سعیدی زید مجدہٗ بازی لے گئے

اللھم زدفزد وجزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد　　دعا گو! احقر العباد محمد شہزاد مجددی

Marfat.com

خطیب اسلام علامہ حافظ محمد فاروق خان سعیدی

خطیب جامعہ اسلامیہ انوار العلوم ملتان

غزالئ زماں رازی ءدوراں حضرت سید احمد سعید کاظمی نور اللہ مرقدہ کو اللہ کریم نے بہت سے محامد ومحاسن سے سرفراز فرمایا تھا۔آپ علم وفضل کا پیکر جمیل سراپا تقویٰ وطہارت اور سنت نبوی ﷺ کی زندہ وپائندہ تصویر تھے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وجودِ مسعود عالم اسلام کے لئے اللہ کا انعام تھا آپ علوم تفسیر و حدیث کے امام تو تھے ہی میدان خطابت کے بھی عظیم شاہسوار تھے۔علم ومنطق ،فصاحت وبلاغت ،استدلال واستخراج اورزورِ بیان غرض ہر اعتبار سے آپ کے خطبات ،خطابت کے بلند وبالا معیار پر ہیں ،آپؒ کے خطبات آپ کے علمی فضل وکمال اور خطیبانہ جاہ و جلال کے آئینہ دار ہیں ،غزالئ زماں کے شاہکار خطابات کا مجموعہ ،مواعظِ کاظمی کے نام سے آپ کے ہاتھوں میں ہے۔اس کی ترتیب وتدوین کی ذمہ داریوں سے مولانا حافظ طارق جاوید سعیدی (لاہور) اور مولانا جمیل الرحمٰن سعیدی (کراچی) بخوبی عہدہ برآء ہوئے ہیں۔خطاب کو کتاب میں لانا اور تقریر کو تحریر میں منتقل کرنا کتنا کٹھن مرحلہ ہے یہ اہل خبر سے مخفی نہیں۔

فاضل نوجوان مولانا حافظ طارق جاوید سعیدی پیکرِ اخلاص وایثار اور مستعد وفعال شخصیت ہیں مسلک اہل سنت کی تبلیغ واشاعت کے لیے ہر وقت مصروفِ جہد وعمل رہتے ہیں راقم الحروف ،حافظ صاحب کے قائم کردہ "ادارہ احمد سعید کنز العلوم "چونگی امر سدھو لاہور میں جلسہ میلاد النبی ﷺ پر حاظر ہوا تو انہوں نے یہ مسودہ میرے نظر نواز کیا،قلت وقت کی وجہ سے جستہ جستہ ہی دیکھ پایا۔یہ مواعظِ غزالئ دوراں رحمۃ اللہ علیہ کے وہ لولوئے لالا ہیں جو عشاق رسول ﷺ کیلئے گراں قدر اثاثہ اور بیش بہا سرمایا ہیں میری دعا ہے

Marfat.com

کہ سعیدی صاحب کی یہ کاوش قبول عام کا درجہ پائے اور وہ اسی طرح نشر واشاعت کے محاذ پر کامیابیاں سمیٹتے رہیں۔آمین

حافظ محمد فاروق خان سعیدی

خطیب جامعہ اسلامیہ انوار العلوم نیو ملتان

امیر جماعت اہل سنت ضلع ملتان

۶ مارچ ۲۰۱۳ء

Marfat.com

عرض مرتب

اہل سنت کی تاریخ مکمل نہیں ہوتی جب تک سیدی ومرشدی بیہقی عصر ضیغم اسلام امام اہل سنت علامہ سیّد احمد سعید کاظمی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا نام نامی اسم گرامی نہ آئے دنیا جانتی اور مانتی ہے کہ ان کے زمانہ میں سرزمین پاک وہند میں کوئی عالم علم وعمل واخلاق ان تینوں جہتوں میں ان جیسا نہ تھا۔ علم وفضل کے گراں سمندر تحقیق وتدقیق کے نیرِ تاباں زہد وتقویٰ اور عبادت وریاضت میں امام العلماء ورثۃ الانبیاء کی تعبیر الفقر فخری کی تصویر صداقت وفاروقیت کے سنگم سادات کے گوہر آب دار بارگاہ غوثیت کے مرغوب ومقبول علوم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی برھان مسلک رضا کے پاسبان اسلاف صالحین کی میراث اخلاف کیلئے مشعل راہ اعداء دین کے سامنے شمشیر برہنہ دنیا کے سامنے سراپا استغفاء احباب کے لئے مہر ومحبت مریدین اور تلامذہ کے لئے سراپاء شفقت بادہء توحید میں مست عشق رسول اللہ ﷺ میں سرشار ان کی تحریر وتقریر میں اجتہاد واستنباط کی مہک انؔ کی مجلس میں علم وعرفان کی بارش گفتگو میں اثر آفرینی روانی قدرت اور سیلانی تمام علوم وفنون پر یکساں نظر اور مہارت مضامین میں طبع زاد نگارشات کا ملکہ نکتہ سنجی اور حاضر جوابی میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے درس حدیث کے وقت اکثر آنکھیں اشکبار رہتی ایک بار سراج العلوم خانپور کے سالانہ جلسہ میں زیارت رسول ﷺ کے موضوع پر خطاب فرما رہے تھے عجب سماں تھا ہزاروں کا ہجوم تھا سب کی آنکھوں سے سیل رواں جاری تھے اسی حال میں آپ دوران تقریر اسٹیج سے گر پڑے ہر شخص پر رقت کا عالم طاری تھا رسول اللہ ﷺ کی یاد میں لوگوں کی آنکھوں سے آنسو تھمتے نہ تھے ہچکیوں میں ڈوبی ہوئی آوازیں بے اختیارانہ چیخیں اشکوں کا سیل رواں پر سوز نالے غرض یہ کہ تمام سامعین پر عجب قسم کی از خود رفتگی تھی۔

Marfat.com

بندہ ءناچیز نے 2011ء میں مفکر اسلام سیّدی ومرشدی علامہ سیّد حامد سعید کاظمی شاہ زید مجدہ' سابق وفاقی وزیر مذہبی امور کے 16 خطابات پر مشتمل کتاب "افکار کاظمی" ترتیب دی جو شہرہ آفاق اور تہلکہ خیز ثابت ہوئی اور بے حد مقبول ہوئی علاوہ اس کے میرے لیئے

اضافتاً اختصاصاً یہ امر باعث سعادت ہے سیدی ومرشدی بیہقی عصر ضیغم اسلام امام اہل سنت علامہ سیّد احمد سعید کاظمی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے افہام وابلاغ نکتہ سنجی وعرق ریزی علمی وعقلی دلائل و براہین پر مبنی 20 خطابات کا مجموعہ "مواعظِ کاظمی" (2) جلدوں میں ترتیب دینے کی سعادت نصیب ہوئی علامہ محمد عبدالرحمٰن جامی سعیدی جنہوں نے اصلاح کتابت سے لے کر کتاب چھپنے تک ہر طرح سے میرا ساتھ دیا وہ ایک دن مجھ سے فرمانے لگے سعیدی صاحب آپ (امام اہل سنت علامہ کاظمی رحمۃ اللہ علیہ) پر کام کر رہے ہیں آپ کو کبھی (امام اہل سنت علامہ کاظمی رحمۃ اللہ علیہ) کی زیارت بھی ہوئی جامی صاحب کا پوچھنا تھا کہ میں گھر آیا اور آ کر لیٹا تو (حضور غزالئ عصر رحمۃ اللہ علیہ) نے اپنا دیدار نصیب فرمایا (حضور غزالئ عصر رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں بیٹا میں دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سے اور وسیلہ پیش کرتا ہوں غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا اللہ تعالیٰ تیری اس سعی کو اپنی بارگاہ بیکس پناہ میں قبول فرمائے یہ کہہ کر نظروں سے اوجھل ہو گئے ۔ جب میں نے قبلہ جامی صاحب کو جا کر بتایا تو جامی صاحب کی خوشی کی انتہا نہ رہی بے حد خوش ہوئے میں اپنے کرم فرماؤں کا تذکرہ ضروری سمجھتا ہوں یہ قیمتی افکار قارئین تک کبھی نہ پہنچتے اگر سردار محمد اکرم بٹر صاحب اس دبی ہوئی چنگاری کو ہوا نہ دیتے میرے شعور کو بیدار کرنے والے بٹر صاحب ہیں علاوہ اس کے ہمارے انتہائی مخلص پیر بھائی

Marfat.com

علامہ مولانا جمیل الرحمٰن سعیدی کا نام خصوصی طور پر نمایاں ہے جنہوں نے ایک یا دو عاد بیانات کے علاوہ بقیہ تمام بیان تحریری شکل میں مہیا کئے ، علامہ جامی صاحب حافظ امانت صاحب محترم بٹر صاحب اور مولانا جمیل الرحمٰن سعیدی سب کا شکر گزار ہوں اللہ تعالیٰ سب کا حامی و ناصر ہو آمین آمین

محتاج شفاعت حافظ طارق جاوید سعیدی ادارہ احمد سعید کنز العلوم پاکستان چونگی امر سدھو لاہور۔ رابطہ نمبر 03008166082 03204630729 03004478030

Marfat.com

فہرست مضامین

ابواب	مضامین	صفحہ نمبر
باب نمبر1	ذات محمد ﷺ افضل البشر	3
باب نمبر2	اتباع رسول ﷺ	30
باب نمبر3	لفظ ضال کی تحقیق	62
باب نمبر4	حیات النبی ﷺ	83
باب نمبر5	حضور اکرم ﷺ اللہ کے نور کا جلوہ ہیں	100
باب نمبر6	علم غیب واختیارات مصطفیٰ ﷺ	125
باب نمبر7	غزوہ بدر کے اسباب وعلل	165
باب نمبر8	توحید ورسالت	192
باب نمبر9	مقصد تخلیق کائنات	222
باب نمبر10	تعظیم رسول ﷺ میں صحابہ کرامؓ کا کردار	243
باب نمبر11	لفظ شاہد کی تحقیق وتشریح	268
باب نمبر12	شان مصطفیٰ ﷺ اور پہلی وحی	289

Marfat.com

نعت شریف

از قلم: امام اہلسنت غزالئ زماں علامہ سیّد احمد سعید کاظمی شاہ رح

جلوۂ والضحیٰ دیکھتے رہ گئے
حسن بد رالدجیٰ دیکھتے رہ گئے
روئے روشن پہ زلف سیاہ دیکھ کر
ہم ضحیٰ اور سجیٰ دیکھتے رہ گئے
عرش پہ پہنچے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو روح الامیں
سدرۃ المنتہیٰ دیکھتے رہ گئے
حسن اقراء تو دیکھا تھا جبریل نے
ہم تو غارِ حرا دیکھتے رہ گئے

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب نمبر 1

ذات محمد صلی اللہ علیہ وسلم افضل البشر

برموضوع

بشریت ورسالت بسلسلہ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

آسمان تحقیق کے نیر تاباں شیخ محقق علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی رحمۃ اللہ علیہ 1981ء میں حج وزیارت حرمین شریفین کے لئے تشریف لے گئے مدینہ منورہ میں قطب مدینہ علامہ محمد ضیاء الدین (خلیفہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کی خانقاہ پر محفل میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں بانی محفل کے ارشاد واصرار پر مندرجہ ذیل محققانہ خطاب فرمایا۔

Marfat.com

دھنک

صفحہ نمبر

تاجدار مدینہ بشریت ورسالت دونوں میں منحصر ـــــ 07

حضور ﷺ الٰہ ہونے کے سوا سب کچھ ہیں ـــــ 09

لفظ محمد ﷺ کے معنی ومفہوم ـــــ 11

حضور پاک ﷺ کی حمد کی نا ابتداء اور نہ انتہا ہے ـــــ 14

دنیا جانتی ہے میں محمد ﷺ ہوں ـــــ 16

سرکار ﷺ کا نام پاک خود جواب دیگا ـــــ 18

کوئی ایک چیز ہو تو ذکر کریں ـــــ 19

حضور ﷺ اللہ کے رسول ہیں یا نہیں؟ ـــــ 19

اجمالی طور پر تفصیل کی جھلک ـــــ 22

حضور ﷺ کا سارے عالموں سے رابطہ ہے ـــــ 23

عالم برزخ میں ہو کر دنیا سے رابطہ رکھتے ہیں ـــــ 25

حضور ﷺ جیسی حیات کائنات میں کسی کی نہیں ـــــ 28

تو مردہ ہے، مصطفٰی ﷺ زندہ ہیں ـــــ 28

Marfat.com

الحمد لله الحمد لله نحمده و نستعينه و نستغفره و نومن به ونتوكل عليه و نعوذ بالله من شرور انفسنا و من سيئات اعمالنا من يهديه الله فلا مضلله ومن يضلله فلا هادی له و نشهد ان لا الٰه الا الله وحده لا شريك له ونشهدان سيدنا وسندنا ونبينا و حبيبنا و كريمنا و روفنا و رحيمنا ومولانا و ملجانا وماوٰنا محمد عبده و رسوله اما بعد فاعوذ بالله من الشيطٰن الرجيم بسم الله الرحمٰن الرحيم قال الله تبارك وتعالٰی وما محمد الا رسول قال رسول الله ﷺ ان لی اسماء انا احمد وانا محمد وانا الماحی الذی يمحوالله بی الكفر و انا الحاشر الذی يحشر الناسقدمی وانا العاقب الذی والعاقب ليس بعده نبی صدق الله العظيم و صدق رسوله النبی الكريم الامين و نحن علٰی ذٰالك لمن الشاهدين وا شاكرين والحمد لله رب العٰلمين ان الله وملٰئكة يصلون على النبی يا ايهاالذين اٰمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما اللهم صل علٰی سيدنا ومولانا محمد وعلٰی آل سيدنا و مولانا

(سورۃ آل عمران 144) (بخاری ومشکوٰۃ)

Marfat.com

محمد وبارك وسلم وصل عليه۔

آج کیا ہی مبارک وقت ہے مبارک ساعت ہے مدینہ منورہ کی پاک سرزمین یوں کہئے کہ وہ زمین جو آسمان سے بھی اونچی ہے وہ مبارک حصہ تمام زمین وآسمانوں میں اللہ جل شانہ وعم نوالہ کی بارگاہ میں بہت ہی مقبول و پیارا حصہ ہے یہ حصہ مبارک جس میں اللہ کے پیارے حبیب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ آرام فرما ہیں۔اور جسم اقدس جس خطہ مبارک سے مس کررہا ہے وہ بقعہ مبارکہ ساتوں آسمانوں ساتوں زمینوں سے لوح وقلم عرش کرسی اور کعبہ کی سرزمین سے افضل ہے اور اس پاک سرزمین پر اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب تاجدار مدنی محمد مجتبیٰ ﷺ کی بارگاہ اقدس میں ہدیہ عقیدت کے طور پر چند کلمات عرض کرنے کا موقع ملا اور ایسی مقدس زمین پر انہی پاکیزہ گلیوں اور انہی نورانی اور برکتوں رحمتوں کے اعتبار سے اس امر کا محتاج ہی نہیں کہ اس کی تعریف بیان کی جائے ہاں میں اس وقت اتنا عرض کرونگا کہ ان تمام خصوصیات کے باوجود میرے لئے یہ خصوصیت بڑی عجیب ہے کہ میں ایک ایسی محفل میں بیٹھ کر کچھ عرض کررہا ہوں کہ جہاں حضرت قبلہ (مولانا ضیاء الدین رحمتہ اللہ علیہ) ان کا وجود گرامی اہلسنت کیلئے ملجا وماوی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ مدینہ منورہ کا وہ مقدس خطہء جس میں امیر وغریب وفقیر آرام پاتے ہیں سرکار ﷺ کی بارگاہ میں پناہ پاتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے اہلسنت کی پناہ گاہ حضرت قبلہ (مولانا ضیاء الدین رحمتہ اللہ علیہ) کے آستانہ مقدس کو بنایا ہے میں (علامہ کاظمی) آج ان کی

Marfat.com

موجودگی میں چند کلمات عرض کرنیکی جرائت کر رہا ہوں مگر اپنی سعادت سمجھتے ہوئے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری زبان پر کلمہ حق جاری وساری فرمائے اور حضرت کا ظل عاطفت ہم پر دراز فرمائے۔

تاجدار مدینہ ﷺ بشریت ورسالت دونوں میں منحصر

وما محمد الا رسول (القرآن) مانافیہ ہے اور الا اثبات کیلئے آتا ہے، جب نفی واثبات جمع ہوں تو حصر کے معنی پیدا ہوتے ہیں اور معنی یہ ہوئے کہ نہیں محمد ﷺ لیکن رسول ،، کیا مطلب؟ مطلب یہ ہے کہ حضور تاجدار مدنی جناب محمد مصطفیٰ ﷺ صرف رسول ﷺ ہیں اور کچھ بھی نہیں کیونکہ حصر کے معنی میں ماسوا مذکور کی نفی، تو یہاں رسول مذکور ہے اور کوئی چیز نہیں تو رسول کے سوا ہر چیز کی نفی ہو گی تو معنی یہ ہونگے کہ جناب محمد مصطفیٰ ﷺ رسول ہونے میں منحصر ہیں اور رسول ہونے کے سواہ وہ کچھ بھی نہیں ہیں اب اس حقیقت پر آپ نظر فرمایئے یہاں جو ارشاد فرمایا محمد الرسول محمد ﷺ رسول ہونے میں منحصر ہیں یعنی وہ صرف رسول ہیں اور کچھ نہیں رسول ہونے کے سوا کچھ نہیں اور دوسری جگہ ارشاد فرمایا **قل انما انا بشر مثلکم** میرے محبوب ﷺ آپ فرما دیجئے کہ اس کے سواء کچھ نہیں کہ میں تمہاری طرح تمہاری مثل بشر ہوں۔ تو وہاں انما کلمہ حصر ہے اور اس آیت کریمہ میں بھی حصر ہے حصر کے معنی ظاہر و باہر ہیں اور مفہوم یہ ہے کہ میں بشریت میں منحصر ہوں اور اس آیت کریمہ کا مفہوم یہ ہے کہ میں رسالت میں منحصر ہوں

(سورۃ آل عمران 144) (سورۃ حم سجدہ آیت 6)

Marfat.com

اس آیت میں ہے کہ میں بشر کے سوا کچھ نہیں اور اسی آیت میں ہے کہ میں رسول کے سوا کچھ نہیں آپ غور فرمایئے کلام الٰہی میں تو تعارض ممکن نہیں ہے یہ تو ہو نہیں سکتا کہ اللہ کے کلام میں تعارض ہو جائے یہ بات اگر ہم اس نوعیت کیساتھ سمجھنے کی کوشش کریں کہ اللہ کا کلام ایک حصہ دوسرے حصہ ایک جز دوسرے جز ایک جملہ دوسرے جملہ ایک آیت دوسری آیت کی تو تائید وتصدیق کرتی ہے **کلام اللہ یصدق بعضہ بعضاً** یہ ممکن نہیں کہ اللہ کے کلام میں اختلاف ہو **لو کان من عند غیر اللہ لوجدو فیہ اختلافا کثیرا** اب اللہ کے کلام میں ایک جگہ تو یہ فرمایا کہ میں بشر ہونے میں منحصر ہوں اور ایک جگہ یہ فرمایا کہ میرا محبوب ﷺ تو رسول ہونے میں منحصر ہے اب آپ بتایئے کہ بشر اور رسول ﷺ ہونے میں ان دونوں میں کیا مناسبت ہے؟ تو کیا بشر اور رسول میں (تساوی) کی نسبت ہے کیا یہ ہو سکتا ہے کہ جو بشر ہو وہ رسول ضرور ہو اور جو رسول ہو وہ بشر ضرور ہو دیکھئے جبرائیل علیہ السلام رسول ہیں بشر نہیں اور ہم یہ دیکھتے ہیں کہ غیر رسول سب بشر ہیں رسول نہیں تو پتہ چلا کہ رسول کیلئے بشر ہونا لازم نہیں تو جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ **ما محمد الا رسول** یعنی محمد رسول ہونے میں منحصر ہیں رسول کے سوا کچھ نہیں ہیں تو پتہ یہ چلا کہ رسول ہونے میں منحصر ہونا یہ اس بات کو واضح نہیں کرتا کہ حضور رسول بھی ہیں حضور بشر بھی ہیں کیونکہ بشریت رسالت کے مغایر ہے اور ابھی میں نے عرض کیا کہ ہم بشر ہیں رسول نہیں اگر بشریت رسالت میں تغایر نہ ہوتا تو ہر بشر رسول

(سورۃ النساء آیت 81)

Marfat.com

ہوتا تو جتنے لوگ بشریت کے مدعی ہیں ان سب کو رسالت کا بھی دعویٰ کرنا چاہیے یہ تو غلط ہے یہ تو ہو نہیں سکتا۔

حضور ﷺ الٰہ ہونے کے سوا سب کچھ ہیں

تو پتہ چلا کہ یہاں پر رسالت میں انحصار فرمایا اور وہاں بشریت میں انحصار فرمایا کہ میں بشر ہونے کے سوا کچھ نہیں یہاں فرمایا کہ میرا محبوب ﷺ رسول ہونے کے سوا کچھ نہیں تو پتہ چلا کہ یہ تعارض جو ہمارے ذہن میں پیدا ہوا ہے اللہ کے کلام میں تعارض نہیں ہے بات یہ ہے کہ حصر حقیقی نہیں حصر اضافی ہے اور یہ حصر اضافی کس اعتبار سے ہے حصر اضافی اس اعتبار سے ہے کہ **ما محمد الا رسول ای لا یتجا وزالی الا لوھیۃ اور قل انما انا بشر مثلکم ای انما انا بشر مقصور علی البشریۃ بالنسبت الی الالوھیۃ لا تجزالالوھیۃ ای انماانا مقصور علی البشریۃ لا تجاوزالی الالوھیۃ** تو پتہ چلا کہ دونوں جگہ حصر اضافی ہے کہ الوہیت کی بہ نسبت رسالت میں منحصر ہوں اور الوہیت کی بہ نسبت میں بشریت میں منحصر ہوں کیا مطلب؟ یعنی بشر ہوں الٰہ نہیں ہوں اور رسول ہوں الٰہ نہیں ہوں۔ نفی الوہیت کی ہے اور جو لوگ بشریت کو انحصار میں دلیل قرار دیتے ہیں حضور ﷺ کی نورانیت کی نفی کی وہ بالکل غلطی پر ہیں! اگر نورانیت کی نفی ثابت ہو جائیگی تو معاذ اللہ رسالت کی نفی بھی ثابت ہوگی۔ کیوں؟۔۔۔ **انما انا بشر مثلکم** میں

(سورۃ حم سجدہ آیت 6)

Marfat.com

اگر حضور ﷺ کے نور ہونیکی نفی ثابت کی جائیگی تو حضور ﷺ کے رسول ہونے کی نفی بھی ثابت ہوگی اور رسول ہونے کی نفی ثابت ہونہیں سکتی بلکہ دوسری آیت میں تو رسالت میں حصر قرار دیا گیا ہے تو معلوم ہوا کہ یہ بات بالکل غلط ہے اور معنی یہ ہے کہ میں الوہیت کا مدعی نہیں ہوں بالنسبت الالوہیت منحصر ہوں بشریت میں اور بالنسبت الے الالوہیت منحصر ہوں رسالت میں تو پتہ چلا اور معلوم ہوا کہ حضور تاجدار مدنی حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ ﷺ کا بالنسبت الی الالوھیۃ یہ قصر اور حصر واقع ہوا ہے اور یہ بات جب ہماری سمجھ میں آ گئی تو معنی یہ ہوئے کہ میں الٰہ ہونے کے سوا سب کچھ ہوں میں الٰہ نہیں ہوں الٰہ ہونے کے سوا تمام حقائق کائنات کا میں مبداء ہوں اور تمام حقائق کائنات کا میں منتہیٰ ہوں صرف الٰہ نہیں ہوں الٰہ ہونے کی بنسبت میں بشریت میں مقصور ہوں اور الوہیت کی بنسبت میں مقصور ہوں رسالت میں میں صرف الٰہ نہیں ہوں یعنی میں الٰہیت الوہیت کا مدعی نہیں ہوں۔ باقی ہر وصف و ہر کمال و ہر جمال و ہر حسن میرے اندر پایا جاتا ہے کیوں؟ اس لئے کہ مبداء حسن میں ہوں حسن کی ابتداء میں ہوں اور حسن کی انتہا میں ہوں اس کی وجہ کیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ میں محمد ﷺ ہوں خدا کی قسم حضور خود محمد ﷺ نہیں بنے نہ کسی مخلوق نے حضور کو محمد ﷺ بنایا اللہ نے حضور کو محمد ﷺ بنایا میں نہیں کہتا بیہقی کی صحیح روایت ہے قال رسول اللہ ﷺ اذ دخل آدم علیہ السلام جنتہ رای مکتوبا علی باب الجنۃ لا الہ الا اللہ محمد رسول

(بیہقی شریف)

Marfat.com

الـلـــه آدم علیہ السلام جب جنت میں داخل ہوئے تو آدم علیہ السلام نے جنت کے دروازے پر لکھا دیکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ دوسری روایت میں ہے کہ **کان مکتوباً علٰی ساق العرش لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** ایک روایت میں آتا ہے کہ **کان مکتوباً علٰی اوراق اشجار الجنۃ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** جنت کے درختوں کے پتے پتے پر لکھا ہوا تھا **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** پتہ چلا معلوم ہوا حضور کو محمد ﷺ قرار دینے والا کائنات کا کوئی فرد نہیں ہے کوئی مخلوق نہیں ہے بلکہ جس خالق نے ان کو پیدا کیا اس نے ان کو محمد ﷺ بنایا۔

لفظ محمد ﷺ کے معنی اور مفہوم

لفظ محمد ﷺ کے کیا معنی ہیں؟ میں عرض کروں کہ یہ باب تفعیل سے متعلق ہے اس کا مصدر ہے التحمید اور آپ جانتے ہیں کہ تحمید جو ہے باب تفعیل سے ہے اور یہ باب تفعیل جو ہے وہ باب مزید کے اقسام سے ہے اس لئے کہ اس کا اصل جو مادہ ہے وہ ہے حمد (ح م د) اور جب ہم نے مجرد کو مزید بنایا حمد (مجرد) سے اس کو لیں گے ہم مزید بنا کر تحمید بنا دیا تحمید مزید ہے اور حمد مجرد الف لام داخل کیا تو اس الف لام نے مصدریت کے معنی پیدا کر دیئے الحمد اور التحمید الحمد یہ مصدر ہے مجرد کا اور التحمید مصدر ہے مزید کا اور تمام اہل علم جانتے ہیں کہ مجرد کو مزید میں اس لئے لایا جاتا ہے کہ زیادتی لفظ دلالت کرتی ہے زیادتی

Marfat.com

معنی پر معنی کو بڑھانے کیلئے لفظوں کو بڑھایا جاتا ہے جیسا کہ کوئی یہ کہے قطعتہ اور قطعتہ تو قطعت کے معنی میں نے اس کو توڑا اور قطعت کے معنی ہیں میں نے اس کو خوب توڑا اور ٹکڑے ٹکڑے کر دیا تو جب لفظ زیادہ ہونگے تو معنی زیادہ ہونگے تو حمد کے معنی ہیں تعریف کے اور تحمید کے معنی ہیں بے حد تعریف کے بار بار تعریف کرنا بکثرت تعریف کرنا الحمد کے معنی تعریف کے ہیں اور التحمید کے معنی بار بار تعریف کے ہیں بکثرت تعریف کے ہیں کیونکہ حمد مجرد ہے اور تحمید مزید ہے اور مجرد کو مزید بنایا اسی لئے جاتا ہے کہ زیادتی لفظ دلالت کرتی ہے زیادتی معنی پر یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جلہ جلالہ وعم نوالہ نے اپنے محبوب جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کا نام پاک رکھا محمد ﷺ یہ از قبیل مزید ہے اور یہ التحمید سے ماخوذ ہے جب یہ بات ہم سمجھ گئے تو ہمیں غور کرنا ہے اس بات پر کہ الحمد سے بنا ہے محمود اور تحمید سے بنا ہے محمد ﷺ حمد کے معنی ہیں تعریف کرنا اور تحمید کے معنی ہیں بہت زیادہ تعریف کرنا محمود کے معنی تعریف کیا ہوا اور محمد ﷺ کے کیا معنی ہیں بھئی محمد ﷺ کے معنی ہیں بار بار تعریف کیا ہوا بکثرت تعریف کیا ہوا **الذی یحمد مرۃ بعد مرۃ والذی حمد کثرۃ بعد کثرۃ** جس کی بار بار حمد کی جائے اور جس کی بیشمار حمد کی جائے وہ محمد ﷺ ہے۔ اللہ تعالیٰ جل جلالہ وعم نوالہ نے اپنے حبیب پاک جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کا نام پاک محمد ﷺ رکھا اور دیکھئے محمود ﷺ اگرچہ حضور ﷺ کا نام پاک بھی ہے حضور ﷺ کے اسماء مقدسہ میں محمود ﷺ آتا ہے لیکن محمود اللہ کا بھی نام ہے اسی لئے کیا خوب اللہ

Marfat.com

کے نیک بندے نے کہا حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جو دربار رسالت ﷺ کے شاعر ہیں) کہتے ہیں کہ

وشق له اسما من اسمه ليجله

فذوالعرش محمود و هذا محمد

(حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ)

اللہ تعالیٰ نے اپنے نام سے حضور ﷺ کے نام کو مشتق کیا عرش والا محمود ہے اور یہ محمد ﷺ ہیں۔ اللہ تعالیٰ خود مصطفیٰ ﷺ کی حمد فرماتا ہے

اب غور فرمایئے اللہ محمود اور حضور محمد ﷺ محمود کے معنی حمد کیا ہوا محمد ﷺ کے معنی بار بار حمد کیا ہوا اور محمود کے معنی ہیں حمد کیا ہوا اور محمد ﷺ کے معنی ہیں بے شمار حمد کیا ہوا بکثرت تعریف کیا ہوا بار بار حمد کس کی ہوتی ہے اور بکثرت حمد کس کی ہوتی ہے اللہ کی ہوتی ہے یا حضور کی ہوتی ہے تو میں عرض کرتا ہوں ہم رات دن نماز میں پڑھتے ہیں اور ہر نماز میں پڑھتے ہیں **الحمد لله رب العٰلمين** ساری دنیا پڑھتی ہے **الحمد لله رب العٰلمين** ہر وقت اللہ کی تعریف ہوتی ہے اللہ کا ذکر ہوتا ہے اللہ کی حمد ہوتی ہے اور کائنات کا ذرہ ذرہ حمد کرتا ہے قرآن کریم نے کہا **وان من شی الا یسبح بحمده** اب کوئی شے ایسی نہیں ہے جو اللہ کی حمد کے ساتھ تسبیح نہ کرتی ہو تو کائنات کا ہر ذرہ خدا کی حمد کر رہا ہے تو جس کی حمد کائنات کا ہر ذرہ کر رہا ہے زیادہ حمد کیا ہوا تو وہی ہوگا

(سورۃ بنی اسرائیل آیت 43)

Marfat.com

جب زیادہ حمد کیا ہوا وہی ہوگا تو محمد اللہ کا نام ہونا چاہئے حضور کا نام کیسے ہوا محمد اللہ کا نام ہونا چاہیے تھا کیوں کہ **وان من شی الا یسبح بحمدہ** کوئی شے نہیں جو اس کی حمد کیساتھ اس کی تسبیح نہ کرتی ہو تو جب کائنات کا ہر ذرہ خدا کی حمد کر رہا ہے تو بار بار حمد ہوتی ہے اللہ کی بیشمار حمد ہوتی ہے اللہ کی بکثرت حمد ہوتی ہے اللہ کی تو جس کی حمد بکثرت ہو اسی کو محمد ﷺ کہا جاتا ہے اللہ نے فرمایا بے شک حمد تو میری ہوتی ہے بیشمار حمد ہوتی ہے بکثرت ہوتی ہے بار بار حمد ہوتی ہے لیکن محمد میں نہیں ہوں محمد ﷺ میرا محبوب ہے اب ہم کچھ نہ سمجھے سوال اپنی جگہ باقی رہا آخر یہ کیا وجہ ہے جس کی حمد بار بار ہو جس کی حمد بے شمار ہو جس کی حمد بکثرت ہو بھئی اس کا نام محمد ﷺ ہونا چاہیے لیکن میں کہوں گا مجھے کہنے دیجئے اور میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کے خوف کے بغیر کہونگا اور کسی تردید کرنیوالے کی تردید کے خوف کے بغیر کہونگا کہ ساری کائنات اللہ کی حمد کرتی ہے **وان من شیء الا یسبح بحمدہ** ساری کائنات اللہ کی حمد کرتی ہے مگر اللہ مصطفٰے ﷺ کی حمد فرماتا ہے یہ میں نہیں کہتا یہ قرآن نے کہا **ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی** اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں اللہ کی صلوٰۃ کے کیا معنی ہیں؟ مجھ سے مت پوچھو میں بخاری کی حدیث پڑھے دیتا ہوں حضرت ابوالعالیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ کون ہیں؟

حضور ﷺ کی حمد کی نا ابتداء ہے نا انتہا ہے

(سورۃ بنی اسرائیل آیت 43) (بخاری شریف)

Marfat.com

امام المفسرین ہیں یہ وہ بزرگ ہیں جنہوں نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے نمازیں پڑھنے کا شرف حاصل کیا ہے حضرت ابولعالیہ رضی اللہ عنہ کیا فرماتے ہیں بخاری شریف میں حضرت امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ کتاب التفسیر میں اس آیت کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت ابوالعالیہ کا قول نقل فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **ان اللہ وملٰئکتہ یصلون علی النبی** اللہ اپنے حبیب پر صلوٰۃ فرماتا ہے صلوٰۃ کے کیا معنی ہیں؟ فرماتے ہیں **صلوٰۃ اللہ ثنائہ علیہ عند الملٰئکتہ** اللہ کی صلوٰۃ کے معنی یہ ہیں کہ اللہ فرشتوں کے نزدیک اپنے حبیب کی ثناء فرماتا ہے اب میں پوچھتا ہوں اللہ یہ ثنا کب سے فرمارہا ہے اور کب تک فرماتا رہے گا نا آپ ابتداء بتا سکتے ہیں نا انتہا بتا سکتے ہیں اللہ کی جو یہ تعریف اللہ کی جو یہ ثناء ہے **صلوٰۃ اللہ ثنائہ علیہ عند الملٰئکتہ** یعنی اللہ تعالیٰ اپنے محبوب ﷺ کی ثناء فرشتوں کے پاس فرماتا ہے یہ اللہ کی ثناء نا کبھی منقطع ہوتی ہے نا منقطع ہوگی نا منقطع ہوسکتی ہے نہیں ہوسکتی اسکی وجہ کیا ہے؟ اس لئے کہا گیا کہ مضارع کا صیغہ یہ استمرار کیلئے ہے اور استمرار میں انقطاع ہوتا نہیں استمرار کے انقطاع نہ ہونے کو ذرا سمجھو کہ خدا جو اپنے محبوب کی ثناء فرمارہا ہے اس میں کبھی انقطاع نہیں ہوتا اور یہ انقطاع کیسے ہو یہ ثناء کب ختم ہوتی ہے۔۔۔۔آپ جانتے ہیں؟ ثناء کا معنی ہے خوبی کا بیان کرنا اور خوبیاں ختم ہوں تو اس کا بیان بھی ختم ہو تم خوبیاں ختم کر دو میں بیان ختم کر دوں۔ نہ حسنش غایتے دارد نہ سعدی راسخن پایاں بمیر د تشنہ متقی و دریا

(سورۃ الاحزاب آیت 55)

Marfat.com

ہمچناں باقی (حافظ سعدی شیرازی)

اللہ اکبر جلہ جلالہ تو پتہ چلا کہ ساری کائنات تو خدا کی حمد بیان کرتی ہے اس لئے خدا ساری کائنات کا محمود ہے مگر مصطفیٰ ﷺ وہ ہیں کہ خدا ان کی حمد فرماتا ہے ارے خدا کائنات کا محمود ہے اور مجھے کہنے دو کہ مصطفیٰ ﷺ خدا کے محمد ﷺ ہیں اب بتایئے کائنات کی حمد زیادہ ہے یا خالق کائنات کی حمد زیادہ ہے آپ ذرا اندازہ فرمایئے ارے حضور ﷺ کی حمد تو خدا کرتا ہے کیونکہ اللہ کی صلوٰۃ کے معنی ہیں کہ **صلوٰۃ اللہ ثنائہ علیہ عند الملئکتہ** اللہ اکبر اللہ تعالیٰ ملائکہ کے نزدیک اپنے حبیب ﷺ کی ثناء فرماتا ہے یہ اللہ کا ثناء فرمانا اللہ کی حمد ہے یوں کہیے خدا کائنات کا محمود ہے اور مصطفیٰ ﷺ خدا کے محمد ہیں۔۔۔۔۔ اللہ اکبر اب اندازہ فرمایئے خدا حمد فرما رہا ہے اور حمد تو حسن کی ہوتی ہے عیب کی حمد تو ہوتی نہیں اب اگر ان کی ذات پاک میں کوئی خرابی ہو کوئی عیب ہو کوئی نقص ہو تو جہاں نقص آئیگا جہاں عیب آئیگا وہاں حمد منقطع ہو جائیگی اور حمد میں انقطاع ہے ہی نہیں کیونکہ مضارع استمرار کیلئے آتا ہے نتیجہ کیا نکلا نتیجہ یہ نکلا کہ ان کی ذات مقدسہ میں عیب کا کوئی سوال پیدا ہی نہیں ہوتا عیب کا تصور قائم ہی نہیں ہوتا ارے مجھے کہنے دو بارگاہ مصطفیٰ ﷺ میں تو کسی عیب کو راہ نہیں ملتی۔

دنیا جانتی ہے میں محمد ﷺ ہوں

جو خدا کی بارگاہ میں خدا کے علم میں اور جو خدا کے نزدیک بے عیب ہو اس ذات پاک میں

Marfat.com

عیب کو ڈھونڈ نا تلاش کرنا ایمان سے کہنا یہ خود اپنے عیب کو ڈھونڈ نا ہے یا نہیں تو اس لئے جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کے متعلق فرمایا **وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْل** یہ تو میں نے لفظ محمد ﷺ کے متعلق ایک بات کہی اور قصر کے متعلق تو میں کچھ کہہ نہیں سکا نہ کہہ سکتا ہوں کیونکہ اتنا وقت نہیں ہے اب میں لفظ رسول کے بارے میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں اور میں اس بات کو ختم کر دوں ایک حدیث پر جو بخاری شریف میں بھی ہے اور ابو داؤد میں بھی ہے اور صحاح ستہ کی دوسری کتب میں بھی ہے اس حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ مشرکین عرب جو شعراء تھے وہ حضور ﷺ کی مزمت کرتے تھے (معاذ اللہ) حضور ﷺ کی شان میں ہجو کے اشعار لکھا کرتے تھے ایک دن سوچنے لگے کہ ہم جو مزمت کرتے ہیں محمد ﷺ کی مزمت کرتے ہیں محمد ﷺ کہتے ہیں اور مزمت کرتے ہیں یہ تو ہمارے لئے مناسب نہیں ہے محمد ﷺ کے معنی تو ہیں حمد کیا ہوا مزمت کے معنی ہیں برائی جس کو ہم حمد کیا ہوا کہتے ہیں اس کی برائی کا تو سوال ہی نہیں رہتا یا تو ہم ان کو محمد ﷺ نہ کہیں یا ہم ان کی مزمت نہ کریں اب ہم مزمت بھی کرتے ہیں محمد ﷺ بھی کہتے ہیں اپنا منہ آپ ہی کالا کرتے ہیں کیا کریں؟ اب انہوں نے سوچا (بیٹھ کر) کہ ہماری شان کے تو لائق نہیں ہے ہمیں ایسا نہیں کرنا چاہیے کہ ان کو محمد ﷺ کہیں پھر مذمت کریں دو صورتیں ہیں یا تو مزمت کرنا چھوڑ دیں یا محمد ﷺ کہنا چھوڑ دیں تو انہوں نے کہا ہم مزمت تو چھوڑیں گے نہیں ہاں محمد ﷺ کہنا چھوڑ دیتے ہیں کہا ان کو محمد ﷺ نہیں کہو گے تو کیا کہو گے؟ تو انہوں نے کہا ہم

(سورۃ بنی آل عمران آیت 144)

Marfat.com

ان کا نام رکھتے ہیں مزمم مزمم کے معنی ہیں برائی کیا ہوا تو انہوں نے کہا اب یہ تو ٹھیک ہو گیا اب مزمم کہے جاؤ اور برائی کئے جاؤ مزمم میں یہ عیب ہے یہ برائی ہے یہ نقص ہے صحابہ کو پتہ چلا انہوں نے حضور ﷺ سے عرض کیا حضور آپ کو انہوں نے مزمم کہنا شروع کر دیا اور مزمم کہہ کر حضور ﷺ کی مزمت کرتے ہیں حضور ﷺ نے فرمایا **کیف یصرف اللہ عنی شتم قریش یشتمون مزمما وانا محمد** سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا دیکھو کیسے اللہ ان کی بدگوئی سے مجھے رفع کرتا ہے یہ کسی مزمم کو برا کہتے ہونگے میں تو محمد ﷺ ہوں میں تو سچ کہتا ہوں کہ اللہ نے حضور کا نام ایسا رکھا ہے اگر کوئی حضور کی برائی کرے تو مصطفٰے کو حاجت ہی نہیں جواب دیں جواب تو حضور کا نام ہی دے رہا ہے۔

سرکار ﷺ کا نام پاک خود جواب دے گا

ہم جو کچھ کہتے ہیں اپنی غلامی کا ثبوت پیش کرتے ہیں ہمیں بھی بارگاہ مصطفٰے ﷺ سے نسبت ہے ورنہ اللہ نے سرکار ﷺ کا نام ایسا رکھا ہے کہ ہر اعتراض کرنے والے کا جواب لفظ محمد ﷺ ہے کیونکہ محمد ﷺ کے معنی ہیں حمد کیا ہوا اعتراض کرنے میں جب کوئی اعتراض کریگا وہ عیب کا پہلو ہوگا کیونکہ اعتراض عیب کے ذریعے عیب پر ہوتا ہے اور حضور ﷺ ہیں محمد تو جب کوئی عیب کے ذریعے اعتراض کریگا نام پاک خود جواب دیگا کہ تو جھوٹا ہے وہ تو محمد ﷺ ہیں اللہ فرماتا ہے **وَمَا محمد الا رسول** وہ تو منحصر ہیں رسالت میں رسالت کے کیا معنی ہیں۔

(سورۃ بنی آل عمران آیت 144)

Marfat.com

کوئی ایک چیز ہوتو ذکر کریں

میرے آقا کے رسول ہونے پر ایمان ہے یا نہیں؟ یہاں تو کوئی اختلافی مسئلہ میں نے بیان ہی نہیں کیا میں تو کہتا ہوں کہ محمد ﷺ ہونا یہ بھی اتفاقی چیز ہے بھئی سب حضور کو محمد ﷺ مانتے ہیں یا نہیں مانتے اور رسول ہونا بھی اتفاقی چیز ہے سب لوگ مانتے ہیں اب دیکھو محمد ﷺ مانتے ہو مگر یہ دیکھو کہ محمد ﷺ ماننے کے باوجود بھی جو اعتقاد تمہارا حضور کی بارگاہ میں ہے کیا وہ اعتقاد اس قابل ہے کہ ہم یہ کہہ سکیں تو حضور کو محمد ﷺ مانتے ہو زبان سے حضور کو محمد ﷺ کہنا یہ اور بات ہے دل سے حضور کو محمد ﷺ ماننا یہ اور بات ہے محمد ﷺ ماننے کا مفہوم یہ ہے کہ حضور ﷺ کی ذات پاک میں تمام قسم کے عیوب کی نفی کرو اور آپ کو بے عیب تسلیم کرو تب حضور کو محمد ﷺ مانو گے تو رسول ماننا بات یہ ہے رسالت ایک وصف ہے رسول کا رسول وصف رسالت سے متصف ہونے والے کو کہا جاتا ہے بتایئے

حضور ﷺ اللہ کے رسول ہیں یا نہیں؟

اللہ نے حضور ﷺ کو رسول بنایا اب کس کی طرف دیکھئے جب رسالت کا تصور پیدا ہوتا ہے تو کتنی باتیں ذہن میں آتی ہیں ایک وہ جو رسول بنائے ایک وہ جس کی طرف رسول بنایا گیا ایک وہ جس کو رسول بنایا جائے تو رسول بنانے والا کون ہے **ھوالذی ارسل رسولہ بالھدٰی** رسول بنانے والا کون ہے؟ اللہ نے کسی کی طرف رسول

(سورۃ فتح آیت 27)

Marfat.com

بنایا ارشاد ہوتا ہے **تبارك الذی نزل الفرقان علی عبده لیکون للعٰلمین نذیرا** اور ارشاد فرمایا **وما ارسلنٰك الا رحمة للعٰلمین** دوسری جگہ ارشاد فرمایا **هوالذی ارسل رسوله بالهدٰی ودین الحق لیظهره علی الذین کله وکفی باالله شهیدا** ۔ **هوالذی ارسلت** خدا وہ ہے جس نے اپنے رسول کو بھیجا جس نے رسول کا ارسال فرمایا کس کی طرف ارسال فرمایا اس کا ذکر نہیں فرمایا اس لئے کہ جب فعل یا شبہ فعل عام ہو تو اس کے متعلقات کو ذکر نہیں کیا جاتا اور متعلقات کا حذف اس فعل یا شبہ فعل کے عموم پر دلالت کرتا ہے تو ارسل کے بعد یہ نہیں فرمایا کہ کس کی طرف اس لئے کہ معلوم ہو جائے کوئی ایک چیز ہو تو ذکر کیا جائے وہ تمام کائنات کے رسول ہیں اس لئے فرمایا **وما ارسلنٰك الا رحمة للعٰلمین** ماسوا اللہ ہے تو پتہ چلا کہ وہ ماسوا اللہ کیلئے رسول ہیں اللہ تو ان کو رسول بنانے والا ہے اللہ تعالیٰ تو مرسل ہے وہ رسول ہیں اور ساری کائنات مرسل الیہ ہے اور حضور علیہ السلام نے فرمایا مسلم شریف کی حدیث ہے **قال رسول الله ﷺ ارسلت الی الخلق کافة وختم بی النبیون** فرمایا میں ساری مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں اور تمام نبیوں کو ختم کر دیا گیا میں آخری نبی ہوں اب میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ ساری مخلوق میں کیا چیز آ گئی ہے کون کون سی چیزیں آ گئیں۔

(سورۃ فرقان آیت 1)(سورۃ انبیاء آیت 106)(مسلم شریف)

Marfat.com

اجمالی طور پر تفصیل کی جھلک

اب تفصیل تو نا بیان کرسکوں گا مگر اجمالی طور پر تفصیل کی جھلک پیش کردوں دیکھئے جب یہ بات آپ کے ذہن میں آ گئی **ارسلت الی الخلق کا فة اوروما ارسلنٰك الا رحمة للعٰلمین اور تبارك الذی نزل الفرقان علی عبده لیکون للعٰلمین نذیرا** تواب یہ حقیقت کھل کر سامنے آ گئی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو کائنات کے ہر ذرے کی طرف رسول بنا کر بھیجا اور **ارسلت الی الخلق کافة** اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا ہر ذرے کی طرف آپ رسول بن کر آئے جب ہر ذرے کیلئے رسول بن کر آئے تو ان خلائق کائنات میں مخلوقات میں کون کون سی چیزیں ہیں اب ایک ایک فرد کا اظہار تو ممکن نہیں ہے فرض کیجئے عالم خلق ہے عالم امر ہے عالم نوم ہے عالم یقظہ ہے عالم دنیا ہے عالم برزخ ہے عالم آخرت ہے اب اس عالم خلق میں تمام عنصریات ہیں تمام جواہر میں تمام اعراض ہیں تمام اجسام ہیں اور عالم امر کے اندر تمام ملائکہ تمام ارواح ہیں تمام عالم بالا کی مخلوقات ہے اور تمام لطیف حقیقتیں ہیں کوئی چیز نہیں جو عالم امر سے لطیف حقیقت خارج ہو نتیجہ یہ نکلا میرے آقا محمد مصطفیٰ ﷺ ساری مخلوق کی طرف رسول بن کر آئے ساری مخلوق میں پہاڑ بھی ہے ساری مخلوق میں ریت کا ذرہ بھی ہے ساری مخلوق میں جبریل علیہ السلام بھی ہیں ساری مخلوق میں سدرہ بھی ہے ساری مخلوق میں چیونٹی بھی ہے ساری مخلوق میں چیونٹی کا سوراخ

Marfat.com

بھی ہے میرا ایمان ہے کہ جس طرح میرے آقا ﷺ سدرہ پر رہنے والے جبریل کے رسول بن کر آئے تو سوراخ میں رہنے والی چیونٹی کیلئے بھی حضور ﷺ رسول بن کر آئے ذرے ذرے کیلئے رسول بن کر آئے پہاڑوں کیلئے سمندوں کیلئے دریاؤں کے لئے ہواؤں کے لئے فضاؤں کے لئے ستاروں کے لئے وہ جن کے رسول ہیں وہ ان کے رسول ہیں وہ موالید کے رسول ہیں اور وہ عناصر کے وہ جواہر و اعراض کے رسول ہیں وہ عالم خلق کے عالم امر کے رسول ہیں۔ یقین کیجئے کہ وہ عالم یقظہ کے رسول ہیں عالم منام کے رسول ہیں وہ عالم برزخ کے رسول ہیں وہ عالم آخرت کے رسول ہیں اس دنیا کے رسول ہیں عقبیٰ کے رسول ہیں۔

حضور ﷺ کا سارے عالموں سے رابطہ ہے

یہ بات تو آپ سمجھ گئے لیکن اس کی حقیقت پر آپ نظر ڈالیں تو خدا کی قسم آپ کے ایمان ایسے تازہ ہو جائیں گے کہ میں کیا عرض کروں رسول کے معنی پر غور فرمایئے۔ رسول کے معنی ہیں وہ ذات جو بھیجنے والا اس کو بھیجتا ہے کس کی طرف بھیجتا ہے کس کی طرف اس کو بھیجا گیا ہے جب اس رسول کا رابطہ مرسل الیہ کے ساتھ نہ ہو رسالت کا کوئی مفہوم نہیں ہے یہ بالکل کھلی ہوئی بات ہے واضح بات ہے صاف ظاہر بات ہے یہ یہی بات ہے آپ نے کسی کو قاصد بنا کر بھیجا آپ نے کس کو رسول بنا کر بھیجا جو آپ کا قاصد جس کی طرف آپ نے اسے بنا کر بھیجا ہے پیغمبر اور قاصد جب تک مرسل الیہ کے ساتھ اس کا رابطہ نہیں

Marfat.com

ہو گا ایمان سے کہنا اس کے رسول اور قاصد ہونے کے کیا معنی. ہیں رابطہ تو ہو گا جب میرے آقا تاجدار مدنی ﷺ کائنات کے ہر ذرے کے رسول ہیں تو کہنا پڑے گا کہ حقائق کائنات کے ہر ذرے سے میرے آقا ﷺ کا رابطہ ہے اور وہ رابطہ دو قسم کا ہو سکتا ہے وہ رابطہ علمی ہے وہ رابطہ عملی ہے یوں کئے وہ رابطہ ظاہری ہے وہ رابطہ باطنی ہے وہ رابطہ جسمانی ہے وہ رابطہ روحانی ہے وہ رابطہ حقیقی ہے وہ رابطہ ایسا رابطہ ہے جو کبھی منقطع نہیں ہو سکتا اگر وہ رابطہ منقطع ہو جائے تو رسالت ختم ہو جائے اور رسالت معدوم ہو نہیں سکتی رسالت منفی ہو نہیں سکتی وہ رابطہ منفی ہو نہیں سکتا تو کہنا پڑے گا میرے آقا جب ساری کائنات کی طرف رسول ہیں تو درختوں کے پتوں سے بھی حضور ﷺ کا رابطہ ہے خدا کی قسم بیابانوں کے جنگلوں سے بھی حضور ﷺ کا رابطہ ہے اور دریاؤں کی موجوں سے بھی حضور ﷺ کا رابطہ ہے اور سمندر کے قطروں سے بھی حضور ﷺ کا رابطہ ہے اور آسمانوں کے ستاروں سے بھی حضور ﷺ کا رابطہ ہے کہنا پڑے گا میرے آقا ﷺ کا زمینوں سے بھی اور آسمانوں سے بھی رابطہ ہے مجھے کہنا پڑے گا کہ عالم نوم سے بھی حضور ﷺ کا رابطہ ہے عالم یقظہ سے بھی حضور ﷺ کا رابطہ ہے برزخ سے بھی رابطہ ہے اور آخرت سے بھی رابطہ ہے جس عالم سے رابطہ نہ ہو اس عالم کے رسول ہو نہیں سکتے اور رسول ہیں سارے عالموں کے سارے عالموں کے رسول ہیں تو سارے عالموں سے رابطہ ہو گا یا نہیں؟

Marfat.com

عالم برزخ میں ہو کر دنیا سے رابطہ رکھتے ہیں

یہی وجہ ہے کہ جب وہ سوتے ہیں تو وہ سوتے میں بھی جاگتے ہیں کیونکہ عالم یقظہ سے رابطہ نہ رہے تو اس کے رسول نہیں رہیں گے جب وہ سوتے ہیں تو سوتے میں بھی جاگتے ہیں کیونکہ وہ نہ جاگیں تو عالم برزخ سے رابطہ نہ رہیگا جب رابطہ نہ رہے گا تو رسالت نہیں رہے گی اور رسالت منطقع ہو نہیں سکتی لہٰذا اگر وہ سو بھی جائیں تو عالم یقظہ سے ان کا رابطہ منقطع نہیں ہو سکتا اگر وہ دنیا میں ہوں تو برزخ سے ان کا رابطہ رہے گا اگر برزخ میں ہوں تو دنیا سے رابطہ رہیگا آخرت میں ہوں تو برزخ و دنیا سے رابطہ رہیگا دنیا و برزخ میں ہوں تو آخرت سے رابطہ رہیگا اس کی وجہ کیا ہے دیکھئے ایک حدیث حضور تاجدار مدنی ﷺ رات کو تہجد پڑھتے تھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں میں نے حضور ﷺ کے سونے کی آواز سنی اور اس کی حکمت یہی تھی کہ اگر آواز نہ ہوتی تو لوگ کہتے حضور ﷺ کو نیند نہیں آتی تھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ نے آواز سنی اصل میں نہیں سوئے تھے مگر حکمت یہ تھی کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ آواز سنیں اس کے بعد دلیل قائم ہو جائے گی حضور ﷺ نیند میں تھے حضور ﷺ اٹھے بغیر وضو کے نماز پڑھی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا حضور ﷺ آپ تو سو گئے تھے فرمایا **تنام عینی ولا ینام قلبی** میں خواب سے بھی رابطہ رکھتا ہوں بیداری سے بھی رابطہ رکھتا ہوں۔

بے خبر ہو جو غلاموں سے وہ آقا کیا ہے

Marfat.com

میرے آقا مکہ میں جا رہے ہیں ایک جنگل میں تشریف لے جا رہے ہیں تو وہاں فرمایا یہاں دو قبریں ہیں صحابہ کرام علیہم الرضوان کی جماعت حضور ﷺ کے ساتھ ہے حضور ﷺ وہاں ٹھہر گئے فرمایا قبروں والوں کی قبروں میں عذاب ہو رہا ہے فرمایا میں عذاب کو بھی دیکھ رہا ہوں اور عذاب کے سبب کو بھی دیکھ رہا ہوں ایک کو عذاب اس لئے ہو رہا ہے کہ وہ چغل خوری کرتا تھا اور دوسرے کو عذاب اس لئے کہ وہ پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا فرمایا میں یہ بھی دیکھ رہا ہوں کہ عذاب میں تخفیف کیسے ہو گی ایک ٹہنی منگوائی دو ٹکڑے کر کے دونوں قبروں پر ڈال دی فرمایا جب تک ان کی تسبیح کا اثر رہیگا اللہ تعالیٰ ان کے عذاب میں تخفیف فرمائیگا اللہ اکبر اب یہ حدیث ہزاروں بار سنی ہو گی لیکن میں آج اس کی فقہ کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں مقصد کیا تھا فرمایا میرے صحابہ کرام علیہم الرضوان تم میرے ساتھ ہو میں تمہارے ساتھ ہوں تم مجھے دیکھتے ہو میں تمہیں دیکھتا ہوں تم میری معیت میں ہو میں تمہاری معیت میں ہوں تم میرے قریب ہو میں تمہارے قریب ہوں لیکن یہ نہ سمجھنا کہ میں تمہارے قریب ہوں اور کسی کے قریب نہیں ہوں میں تمہارا بھی رسول ہوں برزخ والوں کو بھی دیکھتا ہوں تم کو بھی دیکھتا ہوں ان کو بھی دیکھتا ہوں میں تمہارے بھی ساتھ ہوں ان کے بھی ساتھ ہوں تمہارا بھی رسول ہوں ان کا بھی رسول ہوں بے خبر ہو جو غلاموں سے وہ آقا کیا ہے؟

فرمایا تمہارا بھی رسول ہوں ان کا بھی رسول ہوں آپ کا بھی حال دیکھتا ہوں ان کا بھی

Marfat.com

حال دیکھتا ہوں اور فرمایا میں تمہاری بھی تکلیف بھی دور فرماتا ہوں اور ان کی بھی تکلیف دور فرماتا ہوں اور جس طرح میں دنیا میں رہ کر ان برزخ والوں سے دور نہیں تو جب میں قبر میں جاؤں گا تو بھی رسول ہوں یہی وجہ ہے میرے آقا محمد مصطفےٰ ﷺ جب معراج کو تشریف لے گئے ارے وہ آخرت کا سفر تھا وہ دنیا میں بھی تھے آخرت میں بھی تھے کیونکہ وہ دنیا کے بھی رسول ہیں وہ عقبیٰ کے بھی رسول ہیں؟ ایک بات کرتا ہوں اجازت دیجئے رسالت ایک عمل ہے کیونکہ رابطہ ہے رابطہ علمی عملی ہوتا ہے اگر رسول کچھ بھی نہ کرے تو رسول کاہے کا تو رسول نے کچھ کرنا ہے اب پوچھتا ہوں وہ جو کریگا وہ کہاں کریگا بھئی جہاں کا رسول ہے وہاں کریگا اگر وہ خواب کا رسول ہے تو خواب میں کچھ کرے گا اگر بیداری کا رسول ہے تو عالم بیداری میں کچھ کرے گا اگر رسول ہے برزخ کا تو عالم برزخ میں کچھ کرے گا اگر رسول ہے دنیا کا تو دنیا میں کچھ کرے گا اگر رسول ہے آخرت کا تو آخرت میں کچھ کریگا اگر رسول ہے زمینوں کا تو زمینوں میں کچھ کرے گا اگر رسول ہے آسمانوں کا تو آسمانوں میں کچھ کرے گا پتہ یہ چلا رسالت تو ایک عمل کا نام ہے رابطہ ہے رسول نے کچھ کرنا ہے اگر کچھ نہ کرے تو رسول کاہے کا؟ اور کرنے کیلئے **اذا اثبت الشیء ثبت جمیع لوازمه** اب اگر کوئی چیز ثابت ہوگی تو اپنے جمع لوازم کے ساتھ ثابت ہوگی اب کرنے کیلئے قوت عملی کی ضرورت ہے کرنے کیلئے سمع کی ضرورت ہے کرنے کیلئے بصر کی ضرورت ہے کرنے کیلئے قوت کی ضرورت ہے کرنے کیلئے ارادہ کی

Marfat.com

ضرورت ہے اور اسی کا نام حیات ہے۔

حضور ﷺ جیسی حیات کائنات میں کسی کی نہیں

اس لئے مجھے کہنا پڑیگا میرے آقا محمد مصطفیٰ ﷺ جب تمام حقائق کائنات کے رسول ہیں تو ہر عالم کی حیات ہر وقت حضور کی ذات میں موجود ہے دیکھو عالم نوم کی حیات اور عالم بیداری کی حیات اور ہوتی ہے عالم برزخ کی حیات اور عالم دنیا کی حیات اور ہوتی ہے اور عالم آخرت کی حیات اور ہوتی ہے خوب یاد رکھئے کہ جب میرے آقا بیک وقت آخرت و برزخ و دنیا کے بھی رسول ہیں تو ایک ہی وقت میں ان کے اندر عالم آخرت کی حیات بھی موجود ہے ایک ہی وقت میں عالم برزخ کی حیات بھی موجود دنیا کی حیات بھی موجود ہے بیداری کی حیات بھی موجود ہے نوم کی حیات بھی موجود ہے کیونکہ جب وہ ہر عالم کے رسول ہیں انہوں نے اس عالم میں رسالت کا عمل کرنا ہے اور عمل رسالت حیات کے بغیر ممکن نہیں اس لئے کہنا پڑیگا ہر عالم کی حیات۔۔۔۔محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں تو پتہ چلا کہ حضور ﷺ جیسی حیات کائنات میں کسی کی ہو نہیں سکتی۔

تو مردہ ہے مصطفیٰ ﷺ زندہ ہیں

آخر میں اس جملہ پر اپنی گفتگو ختم کرتا ہوں کہ جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ معاذ اللہ ہم زندہ ہیں اور مصطفیٰ ﷺ مردہ ہیں تو وہ بڑے عجیب قسم کے لوگ ہیں یوں تو ان کی مثال یہ سمجھئے کہ کوئی بے وقوف کہے کہ بجلی بجلی گھر میں تو نہیں ہے مگر میرے گھر کے تمام بلب روشن

Marfat.com

ہیں ۔اس کو کہا جائیگا خدا کے بندے یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ مرکز حیات میں حیات نہ ہوتو زندہ ہوارے بجلی گھر میں بجلی موجود نہیں تیرے گھر کے بلب روشن ہوں یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ یہ تو ممکن ہے بجلی گھر میں بجلی موجود ہواور تیرے گھر میں اندھیرا ہو کیوں اس لئے کہ تو نے بجلی لی نہیں تو اندھیرہ ہوگا یا یہ بھی ہوسکتا ہے اگر بجلی لی بھی ہوتو کنکشن نہ ملا ہو اگر کنکشن بھی مل گیا تو تو نے بلب نہیں لگایا اور اگر بلب تو نے لگالیا ہے تو ہوسکتا ہے وہ بلب فیوض ہوگیا ہو تو ہوسکتا ہے کہ تو مردہ مصطفٰے ﷺ زندہ ہوں اور یہ ہو نہیں سکتا کہ مصطفٰے ﷺ مردہ ہوں تو زندہ ہو۔

وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین۔

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا

مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب نمبر 2

اتباعِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

خطاب دلپزیر غزالی ءزماں رازی ءدوراں ضیغم اسلام محدث بے بدل امام
اہل سنت علامہ سید احمد شاہ صاحب کاظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
بمقام: بلدۃ الاولیاء ملتان شریف بتاریخ ۲۹ رمضان المبارک بمطابق
۔۔۔اگست ۷۸ء

Marfat.com

اگر میری محبت چاہتے ہو تو میرے محبوب ﷺ کی اتباع کرو ـــــ 33

حسن و جمال کے مشاہدہ کے بغیر محبت پیدا نہیں ہوتی ـــــ 35

مرکز اتباع بھی حضور ﷺ ہیں ـــــ 36

محمد مصطفیٰ ﷺ کی محبت عین خدا کی محبت ہے ـــــ 37

حضور ﷺ نے زید بن ارقمؓ کی تکزیب نہیں فرمائی ـــــ 40

حضور ﷺ کی پیشین گوئی، ابوجہل یا اہل مکہ امیہ کے قاتل ہونگے ـــــ 42

حضرت سعدؓ کا کافر کے ساتھ بھی ایفائے عہد ـــــ 47

حقیقتاً ابراہیمؑ نے کوئی جھوٹ نہیں بولا ـــــ 51

دہن مصطفیٰ ﷺ سے حق بات کے سوا کچھ نکلتا ہی نہیں ـــــ 54

ایک شبہ اور اسکا ازالہ ـــــ 56

لطیفہ ـــــ 56

مسجدیں نمازیوں سے بھری ہوں گی مگر ہدایت سے ویران ہونگی ـــــ 58

اتباع کے کیا معنی ہیں ـــــ 59

ایک شبہ اور اسکا ازالہ ـــــ 60

محبت رسول ﷺ کا معیار ـــــ 61

Marfat.com

الحمد لله الحمد لله نحمده و نستعينه و نستغفره و نومن به ونتوكل عليه و نعوذ بالله من شرور انفسنا و من سيئات اعمالنا من يهديه الله فلا مضلله ومن يضلله فلا هادی له و نشهد ان لا الٰه الا الله وحده لا شريك له ونشهدان سيدنا وسندنا ونبينا و حبيبنا و كريمنا و روفنا و رحيمنا ومولانا و ملجانا وماوٰنا محمد عبده و رسوله اما بعد فاعوذ بالله من الشيطٰن الرجيم بسم الله الرحمٰن الرحيم قل ان كنتم تحبون الله فاتبعونی يحببكم الله ويغفرلكم ذنوبكم والله غفور الرحيم صدق الله العظيم و صدق رسوله النبی الكريم الامين و نحن علٰی ذٰالك لمن الشاهدين وا شاكرين والحمد لله رب العٰلمين ان الله وملٰئكة يصلون على النبی يا ايهاالذين اٰمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما اللهم صل علٰی سيدنا ومولانا محمد وعلٰی آل سيدنا و مولانا محمد وبارك وسلم وصل عليه۔

محترم حضرات رات بھی میں نے عرض کیا تھا کہ مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کی ذات مقدسہ کے فضائل وکمالات تو احاطہ بیان سے باہر ہیں اجمالی طور پر

(سورۃ آل عمران آیت 31)

Marfat.com

اتنا عرض کیا جا سکے گا کہ اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ قدس سرہ العزیز کی ذات مقدسہ اپنے علم اور اپنے عمل کے اعتبار سے عشق رسول ﷺ میں غرق ہے اور عشق رسول ﷺ بنیاد ہے اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ کے علم کی اور عشق رسول اللہ ﷺ بنیاد ہے اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ کے عمل کی حضور ﷺ کے عشق و محبت کا جو درس اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ نے دیا در حقیقت وہ تجدید ہے دین کی اور احیاء ہے دین کا خدا کی قسم سارا دین حضور ﷺ کی محبت میں منحصر ہے اور محبت رسول اللہ ﷺ کے بغیر دین کا کوئی تصور قائم نہیں ہوتا اللہ تعالیٰ جل جلالہ وعم نوالہ نے ارشاد فرمایا **قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ** میرے فاضل محترم حضرت قبلہ مولانا سید زاہد علی شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ اسی آیت کریمہ کے متعلق نہایت ہی فاضلانہ تقریر فرما رہے تھے اور میں چاہتا تھا کہ حضرت کی تقریر جاری رہے قبلہ مفتی صاحب کے حکم کی تعمیل میں میں حاضر ہو گیا اور میں نے چاہا کہ انہی کلمات کو میں حضرت ممدوح سید صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے تتمہ کلام کے طور پر عرض کر دوں درود شریف پڑھیئے ۔ **اللھم صل علٰی سیدنا ومولانا محمد وعلٰی آل سیدنا و مولانا محمد وبارک وسلم وصل علیہ ۔**

اگر میری محبت چاہتے ہو تو میرے محبوب ﷺ کی اتباع کرو

اللہ تعالیٰ جل جلالہ وعم نوالہ نے ارشاد فرمایا **ان کنتم تحبون اللہ** یہ شرط ہے

Marfat.com

فاتبعونی یہ جزا ہے شرط و جزا دونوں کو ملا لیں تو جملہ شرطیہ ہوا اور جملہ شرطیہ کے دو جز ہوتے ہیں پہلا جز شرط ہے اور دوسرا جز اللہ تعالیٰ جل شانہ نے فرمایا کہ **ان کنتم تحبون اللہ** میرے محبوب ﷺ فرما دو اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو اگر اللہ سے تمہیں محبت ہے اگر تم اللہ کی محبت کے دعویٰ میں سچے ہو تو پھر اس کی دلیل کیا ہو گی؟ اور اس کا ثبوت کیا ہو گا؟ **فاتبعونی** میری اتباع کرو تو قابل غور یہ بات ہے کہ شرط میں ہے **ان کنتم تحبون اللہ** اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو اور جزا یہ ہے کہ فاتبعونی میری اتباع کرو بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ محبت اور اتباع کا مرکز ایک ہونا چاہیے جس کی محبت ہو اتباع اسی کی ہونی چاہیے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر تمہیں میری محبت ہے تو میرے محبوب ﷺ کی اتباع کرو بظاہر تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ یوں فرماتا ہے کہ اگر تمہیں میری محبت ہے تو تم میری اطاعت کرو لیکن یہ نہیں فرمایا یہ فرمایا کہ اگر تمہیں میری محبت ہے تو میرے محبوب ﷺ کی اتباع کرو محبت اللہ کی اور اتباع رسول اللہ ﷺ کی تو یہ بات بظاہر سمجھ نہیں آتی کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت کے متعلق فرمایا کہ اگر تمہیں میری محبت ہے تو اللہ تعالیٰ یوں فرماتا کہ اگر میری محبت ہے تو میری اطاعت کرو لیکن نہیں فرمایا اور یہ کہ اگر میری محبت ہے تو میرے محبوب ﷺ کی اتباع کرو تو اس کی وجہ کیا ہے؟ تو اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ وعم نوالہ کی محبت بلا واسطہ رسول کریم ﷺ کے ممکن نہیں ہے اگر حضور ﷺ کا واسطہ درمیان میں نہ ہو تو اللہ کی محبت کا تصور ممکن نہیں!

Marfat.com

آپ کہیں گے کیوں؟

حسن و جمال کے مشاہدہ کے بغیر محبت پیدا نہیں ہوتی

میں عرض کروں گا اس لئے کہ محبت پیدا ہوتی ہے محبت کے حسن و جمال کے مشاہدے سے جب تک حسن کا مشاہدہ نہ ہو محبت پیدا نہیں ہوتی تو اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ وعم نوالہ کے حسن کا مشاہدہ یہ ممکن نہیں ہے بغیر جمال محمدی ﷺ کے اور بغیر آئینہ مصطفوی کے نبی کریم ﷺ کی ذات مقدسہ آئینہ ہے جمال الوہیت کا تو جب تک رسول کریم ﷺ کی ذات مقدسہ کے آئینہ میں حسن الوہیت اور جمال خداوندی کا مشاہدہ نہ ہو اس وقت تک اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہو ہی نہیں سکتی اسی لئے **قل ان کنتم تحبون اللہ** میں جو خطاب ہے یہ خطاب ایمان والوں کیلئے نہیں ہے مومنوں کیلئے خطاب نہیں بلکہ یہ خطاب اہل کتاب کیلئے ہے اور مخالفین اسلام کیلئے ہے اور کفار کیلئے ہے مشرکین کیلئے ہے دین سے دور رہنے والوں کیلئے ہے اور بتانا یہ ہے کہ اے یہودیو! اے نصرانیو! تمہارا دعویٰ یہ ہے کہ ہم اللہ کے احباء ہیں اللہ کے محبّ ہیں اللہ کے ساتھ محبت کرنے والے ہیں اے یہودیو تم خدا کے محبّ ہونے کے مدعی ہو اے عیسائیو تم خدا کے محبّ ہونے کے دعویدار ہو تو اے مشرکو تم بھی یہ کہتے ہو اگر تم سے پوچھا جائے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **ولئن سئلھم من خلق السمٰوٰت والارض لیقدلن اللہ** اگر ان سے پوچھا جائے کہ زمین و آسمان کا خالق کون ہے تو یہ کہدیں گے کہ اللہ ہے اور تم بھی اللہ کو مان کر اللہ کی

(سورۃ عنکبوت آیت 61)

Marfat.com

محبت کے مدعی ہوتو کوئی بھی فرقہ ہو جو اللہ کی محبت کا دعویٰ کرتا ہو اور جو یہ کہتا ہو کہ ہم اللہ کے احباء ہیں ہم اللہ کے محبّ ہیں ہم اللہ کیساتھ محبت کرنے والے ہیں اللہ فرماتا ہے مدعی محبت کو یہ کہ اگر تم اپنے دعویٰ میں سچے ہوتو میرے محبوب ﷺ کی اتباع کر کے دکھاؤ کیا مطلب تم اپنے دعویٰ محبت میں سچے ہو ہی نہیں سکتے!

مرکز اتباع بھی حضور ﷺ ہیں

اے یہودیو اے نصرانیو تم جو اپنے آپ کو اللہ کے احباء قرار دیتے ہو اپنے اس دعویٰ میں تم سچے نہیں وہ اس لئے کہ محبت تو مشاہدہ حسن و جمال سے پیدا ہوتی ہے اور مشاہدہ حسن جمال کا آئینہ تو میرے محبوب ﷺ کی ذات پاک ہے اور جب تک کہ تم ان پر ایمان نہیں لاؤ گے اور ان کے آئینہ مقدسہ میں تم اللہ کے حسن و جمال کا مشاہدہ نہیں کرو گے تو اس وقت تک تمہارے دل میں میری محبت ہو ہی نہیں سکتی معلوم ہوا کہ خدا کی محبت کے پیدا ہونے کا جو بنیادی نقطہ ہے وہ ہے ذات محمدی ﷺ اور اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں یہودیوں کو ان کے دعویٰ محبت میں جھوٹا قرار دیا اور آپ جانتے ہیں یہ جملہ شرطیہ ہے اور شرط کیلئے تو وقوع ضرور نہیں ہے کیا مطلب یعنی اگر تم دعویٰ کرتے ہو کہ ہمیں اللہ کی محبت ہے یہ تمہارا دعویٰ ہے تو ضروری نہیں ہے کہ یہ تمہارا دعویٰ سچا ہو اور اس میں اللہ کی محبت واقع ہو یہ بات ضروری نہیں ہے اگر تم واقعی اپنے آپ کو سچا سمجھتے ہو تو اس دعویٰ کی دلیل یہ ہوگی کہ تم میرے محبوب ﷺ کی اتباع کرو تو اب **فاتبعونی کو ان**

(سورۃ عنکبوت آیت 61)

Marfat.com

کنتم تحبون اللہ سے ملا کر دیکھئے جب خدا کی محبت کا مرکز مصطفیٰ ﷺ کی ذات پاک ہے تو اس کی دلیل میں فاتبعونی پیش کرنا بالکل صحیح ہو گیا۔ کیا مطلب میرے محبوب ﷺ کے آئینہ ذات پاک میں جب تم نے میرے حسن و جمال کا مشاہدہ کیا اور تمہیں میری محبت پیدا ہو گئی تو اب یہ ہو نہیں سکتا کہ جس آئینہ مقدسہ میں تم نے میرے حسن کا مشاہدہ کیا ہو تم ان کی اتباع نہ کرو اگر تم ایسا کروں گے تو تمہارا وہ دعویٰ صحیح ثابت نہیں ہو گا تو پتہ چلا کہ مرکز محبت بھی مصطفیٰ ﷺ ہیں اور مرکز اتباع بھی مصطفیٰ ﷺ ہیں مجھے کہنے دیجئے کہ دعویٰ کی بنیاد بھی مصطفیٰ ﷺ ہیں اور دلیل کی بنیاد بھی مصطفیٰ ﷺ ہیں حضور نبی کریم ﷺ کی ذات مقدسہ سے الگ ہو کر خدا کی محبت کا تصور ہی قائم نہیں ہوتا

محمد مصطفیٰ ﷺ کی محبت عین خدا کی محبت ہے

اب میں پوچھتا ہوں آپ سے کہ جب حضور ﷺ کے آئینہ جمال میں حضور ﷺ کے آئینہ مقدسہ میں خدا کا حسن و جمال نظر آئیگا تو اب اس محبت کا پہلا تعلق کس کے ساتھ ہو گا ؟ اس آئینہ کے ساتھ ہو گا جس آئینہ میں وہ حسن و جمال نظر آیا اسی کے ساتھ محبت کا پہلا تعلق ہو گا تو اگر آئینہ ذات مصطفیٰ ﷺ سے ہٹ کر کوئی خدا کی محبت کا دعویٰ کرے وہ تو درست ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ مشاہدہ حسن کے بغیر محبت کا تصور قائم نہیں ہوتا اور مشاہدہ حسن کا تصور آئینہ ذات محمدی ﷺ کے بغیر قائم نہیں ہوتا معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کے آئینہ میں جب خدا کے حسن و جمال کا مشاہدہ ہو گا تو سب سے پہلے محبت کا مرکز وہ آئینہ ہو گا

Marfat.com

جس آئینہ میں خدا کے حسن و جمال کو اس نے دیکھا پتہ چلا کہ خدا کی محبت عین مصطفیٰ ﷺ کی محبت ہے جب تک رسول ﷺ کی محبت نہ ہو خدا کی محبت ہو ہی نہیں سکتی کیوں؟ اس لیئے کہ خدا کی محبت خدا کے حسن و جمال کے مشاہدہ کے بغیر ممکن نہیں ہے اور خدا کے حسن و جمال کا مشاہدہ بغیر آئینہ ذات مصطفیٰ ﷺ کے ممکن نہیں ہے تو جب آئینہ ذات مصطفیٰ ﷺ میں تم خدا کے حسن و جمال کا مشاہدہ کرو گے تو تمہاری محبت کا پہلا مرکز وہ آئینہ ہوگا تو جس کو خدا کے رسول ﷺ سے محبت نہیں ہے اس کو خدا کی محبت ہو ہی نہیں سکتی جب یہ بات طے ہوگئی تو اب پتہ یہ چلا کہ اگر تمہیں اللہ کی محبت ہے کیا مطلب؟ اگر تمہیں اللہ کے رسول ﷺ کی محبت ہے کیونکہ خدا کی قسم اللہ کے رسول کی محبت ہی کا نام اللہ کی محبت ہے اس کے علاوہ خدا کی محبت کا کوئی معنی نہیں ہے اس کے علاوہ خدا کی محبت کا کوئی مفہوم نہیں ہے جس کو خدا کے رسول کی محبت ہے اس کو خدا کی محبت ہے ابھی میں نے آپ کو بتایا کہ میرے آقا محمد مصطفیٰ ﷺ آئینہ جمال حق ہیں اور خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا انا مرئۃ جمال الحق میں جمال حق کا آئینہ ہوں جب میرے آقا آئینہ جمال حق ہیں تو اس آئینہ میں جو حسن و جمال نظر آئیگا تو ظاہر ہے کہ اس کی محبت کا پہلا مرکز وہی آئینہ ہو گا تو محبت رسول کے بغیر خدا کی محبت ممکن نہیں ہے تو خدا کی محبت عین محبت رسول ہے، اور جب خدا کی محبت عین محبت رسول ہے، تو گویا یہ فرمایا کہ جو محبت کا مرکز ہے جو محبت کا پہلا بنیادی نقطہ ہے جو دعویٰ کا پہلا بنیادی نقطہ ہے وہی دلیل کا پہلا بنیادی نقطعہ ہوگا۔

Marfat.com

محبت خدا کے بغیر محبت مصطفےٰ ممکن نہیں ہے لہٰذا خدا کی محبت کا دعویٰ اتباع رسول کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ **اب فاتبعونی** کے معنی بالکل سمجھ میں آ گئے اور پھر اتباع کا لفظ اللہ تعالیٰ کیلئے مستعمل بھی نہیں ہوتا، کہیں نہیں آتا **اتبعوا اللہ** اتباع کا لفظ اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کیلئے مستعمل نہیں ہوتا اس کی وجہ یہ ہے کہ اتباع کا لفظ جو ہے وہ اپنے وضعی معنی کے اعتبار سے یہ مفہوم رکھتا ہے کہ کسی کے قول یا فعل کا مشاہدہ کر کے اس کی پیروی کی جائے تو اللہ کے قول فعل کا مشاہدہ تو ہمارے لیئے ممکن ہی نہیں ہے **تعالی اللہ عن ذالك علوا كبير** لہٰذا خدا کی ذات پاک کیلئے لفظ اتباع کہیں وارد نہیں اللہ نے فرمایا کہ **اتبعوا اللہ** ہاں **اطیعوا اللہ** فرمایا ہے **اطیعوا اللہ** کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اللہ کی اطاعت ہوتی ہے اللہ کی اتباع نہیں ہوتی تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب تم میری محبت کا دعویٰ کرو گے تو محبت رسول کے بغیر تو وہ تمہارا دعویٰ محبت درست ہو ہی نہیں سکتا اب اس دعویٰ کی دلیل کیا ہے وہ یہ نہیں ہے کہ تم خدا کی اتباع کرو کیوں اس لئے خدا تعالیٰ جل مجدہ کے اقوال و اعمال کا نا تم مشاہدہ کر سکتے ہو نا اس کی تم پیروی کر سکتے ہو اگر خدا کی اطاعت ممکن ہے تو وہ رسول کی اداؤں میں ممکن ہے لہٰذا فرمایا **فاتبعونی** میرے محبوب ﷺ کی اتباع کرو اس لئے کہ ان کا کہنا ان کا کہنا نہیں ہے وہ میرا کہنا ہے اور ان کا کرنا ان کا کرنا نہیں ہے بلکہ وہ میرا کرنا ہے **وما ینطق عن الھوٰی ان ھوا لا وحی یوحٰی** وہ خود بولتے نہیں ہیں ان کا بولنا میرا فرمانا

Marfat.com

ہے۔اور فرمایا**ان الذین یبایعونك انما یبا یعون الله ید الله فوق ایدیهم** اللہ اکبران کی بیعت ان کی بیعت نہیں ہے، وہ تو میری بیعت ہے، ان کا ہاتھ ان کا ہاتھ نہیں ہے وہ تو میرا ہاتھ ہے اور فرمایا**وما رمیت اذ رمیت ولٰکن الله رمٰی** وہ رمیٰ کا فعل بظاہر مصطفیٰ ﷺ کی ذات مقدسہ سے صادر ہوا لیکن حقیقت میں وہ فعل میرا فعل تھا اللہ فرماتا ہے ہم نے وہ کنکریاں پھینکیں تو پتہ چلا ان کا فعل اللہ کا فعل ہے اور ان کا قول اللہ کا قول ہے اور جب ان کا قول اللہ کا قول ہوا اور ان کا فعل اللہ کا فعل ہوا تو آپ ہی بتائیں کہ یہ اتباع کس کی ہوگی اتباع تو حضور ﷺ کی ہو گی مگر اطاعت اللہ کی ہوگی پتہ یہ چلا کہ میرے حسن کا مشاہدہ ء بھی ان کے آئینہ میں ہوتا ہے اور میری اطاعت بھی ان کے آئینہ میں ہوتی ہے میرے محبوب ﷺ کو الگ کر دو تو نہ میرے حسن کا پتہ چلے گا اور نہ میری اطاعت کا تصور قائم ہوگا انہی کی ذات پاک معیار ہے۔حسن الوہیت کے جلوؤں کا اور انہی کی ذات پاک معیار ہے اطاعت اللہ کا اللہ پا ک نے حضور ﷺ کی زبان پاک سے ارشاد فرماتے ہوئے حضور ﷺ کے کلام کو اپنا کلام قرار دیا اور حضور ﷺ کی نطق مبارک کو اپنا کلام ارشاد فرمایا اور اسی لئے ہمارا ایمان ہے کہ زبان نبوت ﷺ سے غلطی نہیں ہوتی۔

حضور ﷺ نے زید بن ارقم رض اللہ عنہ کی تکزیب نہیں فرمائی

لوگوں نے کہا مسلم شریف کی حدیث ہے کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اور

(سورۃ نجم آیت 3)(سورۃ فتح آیت 10)(سورۃ انفال آیت 17)

Marfat.com

عبداللہ ابن ابیٔ کا جو جھگڑا ہوا تھا یہ غزوہ تبوک کا واقعہ ہے تو رسول اکرم ﷺ نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تکذیب فرما دی اور عبداللہ بن ابیٔ کی حضور ﷺ نے تصدیق فرما دی حالانکہ خدا کی قسم عبداللہ بن ابیٔ کی تصدیق کا کہیں حدیث میں لفظ وارد نہیں ہوا۔ اور سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے معاملہ میں حضور ﷺ نے جو کچھ بھی ارشاد فرمایا درحقیقت وہ اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہ کے ارشاد کی تعمیل کی تھی کیونکہ جو کچھ وہ فرماتے ہیں وہ حضور ﷺ خود نہیں فرماتے بلکہ وہ اللہ کی بات ہوتی ہے اور اسی لئے میں نے عرض کیا کہ جب تک کہ کسی قول پر کسی دعویٰ پر بینہ یعنی دلیل نہ ہو اس وقت تک وہ قول و دعویٰ قابل قبول نہیں ہوتا اور قابل قبول نہ ہو اور بات ہے اور اس کا جھوٹا ہونا اور بات ہے تو حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دعویٰ کو رسول اکرم تاجدار مدنی ﷺ نے معاذ اللہ جھوٹا قرار نہیں دیا اب یہ کہ حدیث میں آتا ہے کہ **فکذبنی رسول اللہ** ﷺ تو اس کذبنی کے معنی ان لوگوں نے نہیں سمجھے یہ بالکل ایسا ہے کہ **لم یکذب ابراھیم الا ثلث کذبات** ابراہیم علیہ السلام کی وہ تین باتیں جن کو اللہ تعالیٰ نے کذب کے ساتھ تعبیر فرمایا وہ حقیقتاً کذب نہیں ہے بلکہ وہ کذب جیسا معاملہ ہے صورتاً کذب ہے اور حقیقتاً وہ صدق ہے اور آپ کو معلوم ہے کہ اس وقت اتنا موقع نہیں ہے کہ میں ان کی تفصیل بیان کروں اہل علم جانتے ہیں کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اپنی اہلیہ محترمہ کے بارے میں فرمایا تھا کہ **ھذہ اختی** اور

Marfat.com

اس سے مراد کیا تھا بظاہر یہ ایک پہلا کلام ہے اور یہ حقیقتاً کذب نہیں ہے بلکہ کذب کے مشابہ ہے اس لئے کذب کے ساتھ تعبیر فرمایا گیا اور حقیقتاً وہ دینی بہن تھی اس لئے کہ ہر مسلمان مرد کا ہر مسلمان عورت کیساتھ دینی اخوت کا رشتہ ہے تو انہوں نے ھذہ اختی فرمایا حقیقتاً تو بالکل سچی بات تھی اور اسی طرح **بل فعلہ کبیرھم ھذا فاسئلوھم** یہ بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بات اس کے اندر بھی کسی قسم کی کوئی بات ایسی نہ تھی کہ جس کو معاذ اللہ کذب پر محمول کیا جائے اور ان کا یہ فرمانا یہ **بل فعلہ کبیرھم ھذا فاسئلوھم** یہ جو بتوں کے توڑنے کا کام ہے تو یہ تو اس بڑے بت نے کیا ہے حالانکہ توڑا تو خود حضرت براہیم علیہ السلام نے تھا بتوں کو توڑنے والے خود حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے مگر اس کی نسبت اسناد فرمادی کبیرہم کی طرف **بل فعلہ کبیرھم** کی طرف اسناد فرمادی تو اس کی وجہ آپ جانتے ہیں یہ کبیرھم کی طرف جو فعلہ کی اسناد ہے یہ مجاز عقلی ہے، کیا مطلب وہ سبب تھا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بتوں کو توڑنے کا تو کبھی فعل کی اسناد سبب کی طرف بھی ہو جاتی ہے جیسے **انبت الربیع البقل** موسم ربیع نے سبزی کو اگایا حالانکہ موسم ربیع نہیں اگاتی اللہ اگاتا ہے مگر موسم ربیع جو ہے وہ سبب ہے تو کبھی اسناد فعل کے سبب کی طرف ہو جاتی ہے۔

حضور کی پیشین گوئی ابوجہل یا اہل مکہ امیہ کے قاتل ہوں گے

یہ بالکل ایسی بات ہے جیسا کہ بخاری شریف میں ایک مقام پر آیا حضور تاجدار مدنی

(سورۃ انبیاء آیت 63)

Marfat.com

ﷺ کے صحابی حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ جب امیہ بن خلف کے پاس تشریف لائے کیونکہ جاہلیت کے زمانے کے آپس میں دوستانہ تعلقات تھے جب یہ مکہ مکرمہ تشریف لائے تو امیہ بن خلف کے مہمان ہوئے اور اس سے آپ نے فرمایا کہ کوئی موقع دے کہ میں خانہ کعبہ کا طواف کرلوں چنانچہ اس نے کہا کہ دوپہر کے وقت چلیں گے جب گئے تو راستہ میں ابوجہل مل گیا اور اس نے جب دیکھا کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ امیہ بن خلف کے ساتھ ہیں تو یہ سمجھ گیا کہ یہ موقع پا کر خانہ کعبہ کا ان کو طواف کرانے لے جارہا ہے امیہ بن خلف یہ بھی بڑا سردار تھا مکہ کا بڑا سخت مشرک تھا کافر تھا اور یہ ابوجہل کا یار تھا تو جب اس نے دیکھا کہ امیہ بن خلف میرا یار ہو کر اور یہ سرداران قریش میں سے ایک عظیم سردار ہو کر یہ سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لے جارہا ہے خانہ کعبہ کا طواف کرانے کیلئے تو بہت غصہ میں آیا اور ابوجہل نے کہا کہ اے سعد میں سمجھ گیا کہ امیہ بن خلف کے ساتھ تو جارہا ہے اور خانہ کعبہ کا تو طواف کرے گا اگر یہ امیہ تیرے ساتھ نہ ہوتا تو اے سعد تو زندہ واپس نہیں جاسکتا تھا میں تیرا سر قلم کر دیتا اور میں تجھے قتل کر دیتا مگر بات یہ ہے کہ امیہ تیرے ساتھ ہے اس لئے میں تجھے کچھ نہیں کہتا جب یہ بات ابوجہل نے کہی اللہ اکبر تو حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو جلال آ گیا اور آپ نے فرمایا اے خبیث ابوجہل کیا بکتا ہے اگر تو نے میری طرف تیڑھی نگاہ کر کے دیکھا تو میں تیرا راستہ مدینہ سے بند کر دوں گا اور تم جو شام کو جاتے ہو تجارت کرتے ہو اور وہاں سے کما

Marfat.com

کرلاتے ہو سال بھر بیٹھ کر کھاتے ہو بھوکے مرو گے تم مدینہ کی طرف رخ نہیں کر سکتے ہو اور شام کی طرف جا نہیں سکتے میں تمہاری تجارت کا راستہ کاٹ کے رکھ دوں گا دیکھوں گا کون جاتا ہے شام کی طرف تجارت کرنے کیلئے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے بڑے جلال کے ساتھ فرمایا۔۔تو امیہ بن خلف ڈر گیا اس نے کہا کہ **یا سعد لاترفع صوتك علٰی سیداھل الوادی** اے سعد یہ کیا کرتے ہو اتنی بلند آواز نہ اٹھاؤ اور اتنے زور سے اتنی اونچی آواز سے تم ابو جہل سے خطاب نہ کرو تم ایسا نہ کرو کیونکہ یہ ان کی بے ادبی ہے اور یہ گستاخی ہے (اللہ اکبر) حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اور جلال آیا اور آپ نے امیہ بن خلف کو مخاطب کر کے یہ فرمایا کہ **دعنی عنك یا امیه** امیہ پرے ہٹ جا مجھے تیری کوئی حاجت نہیں ہے مجھے تیری مدد کی کوئی ضرورت نہیں میں تیری حمایت کا بالکل محتاج نہیں ہوں اور میں نے خود رسول کریم ﷺ کی زبان اقدس سے سنا ہے کہ **انه قاتلك** اور ایک اور روایت میں آتا ہے **انهم قاتلوك** کہ یہ ابو جہل ہی تیرا قاتل ہوگا یا یہ کہ اہل مکہ تیرے قاتل ہوں گے تو جو تیرا قاتل ہے اور وہ اہل مکہ جو تیرے قاتل ہیں ارے تو ان کی حمایت کر رہا ہے ان کی حمایت میں میرے ساتھ زبان درازی کر رہا ہے پرے ہٹ جا کوئی مجھے تیری حاجت نہیں میں نے زبان نبوت سے سنا ہے کہ حضور سرور عالم ﷺ نے فرمایا کہ **انه قاتلك** یہ ابو جہل امیہ کا قاتل ہوگا۔

Marfat.com

تیرے منہ سے جونکلی وہ بات ہوکر رہی۔

اب یہ بات بڑی مشکل ہوگئی اور امیہ بن خلف نے جب یہ بات حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان سے سنی تو گھبرا گیا، لرز گیا، کانپ گیا اور پھر کہنے لگا حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ یہ بتاؤ حضور ﷺ نے کیا فرمایا ہے کیا یہ مکہ والے یا ابوجہل مجھے مکہ میں قتل کریں گے یا کسی اور جگہ قتل کریں گے؟ کیا سنا ہے تو رسول کریم ﷺ سے تو نے کیا سنا ہے یہ ابوجہل یا مکہ والے مجھے مکہ میں قتل کریں گے یا کسی اور جگہ تو حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ میں نہیں جانتا کہ کہاں کریں گے میرے آقا ﷺ نے فرمایا ہے یہ ابوجہل یا مکہ والے تم کو قتل کریں گے یہ تیرا قاتل ہے زبان نبوت نے فرمادیا ہے اس لئے اس پر میرا ایمان ہے کہ ضرور ضرور یہ تیرا قاتل ہو گا۔

امیہ بن خلف سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بات سن کر بہت گھبرایا آیا اپنی بیوی کے پاس آ کر کہنے لگا کہ تجھے معلوم ہے کہ میرے یثربی بھائی نے میرے بارے میں کیا کہا ہے؟ میرے یثربی بھائی حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے کہا ہے کہ **انہ قاتلك** کہ یہ ابوجہل تیرا قاتل ہوگا یا مکہ والے تیرے قاتل ہوں گے یہ میرے یثربی بھائی نے مجھے کہا ہے تو اس کی بیوی نے کہا کہ دیکھ تو جانتا ہے کہ محمد ﷺ کی کوئی بات غلط نہیں ہوتی تو اس لئے تو خیال کرنا اس بات کا سعد نے جو کچھ کہا ہے محمد ﷺ کی بات نقل

Marfat.com

کی ہے وہ ضرور ہو کر رہے گی تو خیال کرنا، اس نے کہا میں بہت خیال رکھوں گا چنانچہ جب بدر کا موقع آیا تو کیا صورت حال ہوئی صورت حال یہ ہوئی کہ ابو جہل نے تمام سرداران قریش کو کہا کہ تمہارا جو قافلہ تجارت کا شام سے واپس آ رہا ہے اور مسلمان اس کو ختم کرنے کے درپے ہیں تو اپنے قافلے کی مدد کیلئے چلو، اور مسلمانوں کیساتھ قتال کرو چنانچہ امیہ بن خلف کے پاس بھی آیا ابو جہل اور اس نے کہا کہ بھئی امیہ تو بھی چل تو اس نے کہا کہ میں تو نہیں جاؤں گا کیوں؟ اس لئے کہ مجھے خطرہ ہے کہ کہیں میں قتل نہ ہو جاؤں مکہ والوں کے یا تیرے ہاتھ سے تو ابو جہل نے کہا کہ اگر تو نہیں جائیگا تو یہ بتا کہ پھر یہ اور لوگ بھی نہیں جائیں گے جب کوئی بھی نہیں جائیگا تو ہمارا جو قافلہ شام سے آ رہا ہے تو مسلمان اس کو ختم کر دیں گے ہمارا تو بیڑا غرق ہو جائیگا تو، تو سردار ہے مکہ کا تجھے چلنا پڑے گا تو غرض یہ ہے کہ بری مشکل سے امیہ بن خلف کو اس نے تیار کیا اب امیہ بن خلف آیا اور گھر آ کر اپنی بیوی سے کہا جہزینی میں تو اس کا ترجمہ کیا کرتا ہوں کہ اس نے کہا کہ میری تجہیز و تکفین کا اہتمام کر دے ہاں بیوی کو آ کر کہا جہزینی میرا سامان تیار کر دے اس نے کہا تجھے اپنے یثربی بھائی کی بات یاد نہیں رہی وہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کچھ کہا تھا اس کو تو بھول گیا ارے اس نے کہا وہ تو بھولنے والی بات نہیں ہے وہ تو میرے دل پر نقش ہے میں نہیں بھولا لیکن اب کیا کروں ابو جہل اب مجھے نہیں چھوڑتا تو اب میں ایسا کروں گا کہ ایک بڑا تیز رفتار اونٹ اپنے ساتھ رکھوں گا اور جہاں کہیں خطرے کا موقع پاؤں گا فوراً

Marfat.com

میں اپنے اونٹ پر بیٹھ کر میں اپنی جان کو بچانے کی کوشش کروں گا اب ابوجہل نہیں چھوڑتا کیا کروں جانا تو پڑے گا مجھے چنانچہ اس نے کہا ایسا ہی کرلو تو اس نے ایک اچھا تیز رفتار اونٹ خریدا اور اپنے ساتھ رکھ لیا اور اس کے بعد نتیجہ یہ ہوا جب موقع آیا اس کے قتل کا تو آپ کو معلوم ہے لوگ یہ کہیں گے کہ امیہ بن خلف کو تو حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قتل کیا ہے اور ابوجہل تو اس کا دوست تھا اور وہ خود مشرک تھا وہ کس طرح امیہ بن خلف کا قاتل ہوسکتا ہے۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا کافر کے ساتھ بھی ایفائے عہد

جب امیہ بن خلف کا لڑکا مسلمانوں کو نظر آیا تو حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہر چند کوشش کی کہ لوگ اس کی طرف متوجہ ہو جائیں اور امیہ بن خلف کی طرف ہمارے مسلمان مجاہدین متوجہ نہ ہوں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے کوشش کی اس بات کی آپ یہ کہیں گے کہ ایک مشرک کو بچانے کی کوشش کی! نہیں یہ بات نہیں ہے۔ آپ اس کے پس منظر کو دیکھیں تو آپ کو ایک اور بات معلوم ہوگی اور وہ کیا ہے؟ وہ یہ ہے کہ سعد بن معاذؓ مومن ہیں اور امیہ بن خلف کافر ہے یہ موحد ہیں وہ مشرک ہے یہ مومن ہیں وہ خبیث کافر ہے لیکن ایک کافر کے ساتھ بھی کوئی مسلمان بات کرلے اور کوئی وعدہ کرلے تو خواہ وہ دشمن بھی ہو مگر مسلمان اپنے دشمن کے ساتھ بھی وعدہ وفائی کرتا ہے اور یہ تعلیم ہے جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی تو اس وقت تک کوئی اور حکم اس کے خلاف نہیں تھا تو حضرت

Marfat.com

سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس وعدہ کو ایفاء کرنا چاہا اور پہلے مجاہدین کو اس کے بیٹے کی طرف متوجہ کر دیا چنانچہ اس کے بیٹے کو مجاہدین نے پکڑ کر قتل کر دیا بوٹیاں بوٹیاں کر دیں اس کے بعد حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے اس کو کہا (امیہ بن خلف) کہ بھاگ جلدی چل جلدی اب وہ اتنا موٹا تھا بھاگ بھی نہیں سکتا اس نے کہا میں تو بھاگ نہیں سکتا انہوں نے کہا کہ بھاگ جا تو میں کیا کروں۔ یہ تو تمام آ گئے میں نے تو بچانے کی بہت کوشش کی اور تو کہتا ہے میں بھاگ بھی نہیں سکتا غرض یہ ہے کہ مجاہدین آ کر اس پر پڑ گئے اور پھر حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر بھی پڑ گئی کیونکہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر تو اس نے بڑے مظالم ڈھائے تھے آپ کو معلوم ہے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی کے تو غلام تھے جاہلیت کے زمانے میں تو کتنے مظالم ڈھائے تھے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب اس کو دیکھا تو فرمانے لگے کہ اگر امیہ بچ کے چلا گیا تو پھر میں مارا گیا میرا کوئی حال نہیں میری نجات نہیں یہ اگر نجات پا گیا تو بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہکی نجات نہیں کیا مطلب دل میں وہ غم رہیگا کہ جس غم سے مجھے مرتے دم تک بھی نجات نہیں ملیگی تو میں تو کبھی اس غم سے چھٹکارا پا نہیں سکتا اگر یہ بچ کر چلا جائے تو اس لئے اس کو بچ کر جانا نہیں چاہیے نتیجہ یہ ہوا اس کو پھر گرا دیا امیہ بن خلف کو اور مجاہدین پڑ گئے اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو قتل کیا اور یہاں تک کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب اس کو قتل کرنے لگے تو حدیث میں آتا ہے کہحضرت سعد بن معاذ رضی اللہ

Marfat.com

تعالیٰ عنہ امیہ بن خلف کے اوپر لیٹ گئے اور کیوں لیٹ گئے؟ تا کہ یہ اپنے وعدے کو جہاں تک ان کے امکان میں ہے اس کے پورا کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑیں اوپر لیٹ گئے تا کہ لوگ اس کو قتل نہ کریں مگر حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کیا کیا؟ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو اس کے اوپر پڑے رہے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے نیچے سے تلواریں گھونپ گھونپ کر تمام پیٹ پھاڑ دیا اور تمام اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے فی النار ہو گیا مگر حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دشمن کیساتھ بھی جو وعدہ کیا تھا اس کا ایفاء کر دیا اور بتا دیا کہ مصطفیٰ ﷺ کے جو غلام ہیں وہ اپنے دشمنوں کیساتھ بھی ایفائے عہد کیا کرتے ہیں۔ اب میں پوچھتا ہوں امیہ بن خلف کا قاتل کون ہے بتایئے؟ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا کہا تھا کہ اے امیہ ابو جہل تیرا قاتل ہوگا یا اہل مکہ تیرے قاتل ہوں گے تو نہ تو ابو جہل قاتل بنا اور نہ مکے والے قاتل بنے قتل کرنے والے تو انصاری تھے یہ مسلمان مجاہدین تھے اور یہ مومنین تھے جماعت مومنین نے قتل کیا اس کو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے قتل کیا تو اب ابو جہل کی طرف کیوں نسبت کی گئی؟ پتہ چلا اور معلوم ہوا کہ تمام علماء نے یہ کہا کہ کیونکہ مکے والے اور ابو جہل خاص طور پر امیہ کے مکے کے باہر جانے کا سبب بنے ہوا وہی تو نکال کر لے گئے کہ چل چل تو اگر نہیں جائیگا تو کوئی بھی نہیں جائیگا اور ہمارا قافلہ لٹ پٹ کر ختم ہو جائیگا تو چونکہ وہ سبب بنا تو

(سورۃ آل عمران آیت 31)

Marfat.com

فعل کی جو اسناد ہے وہ کبھی سبب کی طرف بھی ہو جاتی ہے جیسے کہ ابو جہل سبب تھا امیہ بن خلف کے قتل کا مگر زبان نبوت نے فرمایا ابو جہل تیرا قاتل ہوگا یا اہل مکہ تیرے قاتل ہوں گے تو پتہ چلا کہ کبھی اسناد فعل سبب کی طرف بھی ہو جاتی ہے اور اسی کو مجاز عقلی کہا جاتا ہے

درود شریف پڑھیئے **اللھم صل علٰی سیدنا و مولانا محمد وعلٰی آل سیدنا ومولانا محمد وبارك وسلم وصل علیه۔**

مصطفیٰ ﷺ کی محبت عین خدا کی محبت ہے

بہر حال میں عرض کر رہا تھا اور میں آپ کو یہ بتا رہا تھا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ وعم نوالہ نے اپنے پیارے محبوب تاجدار مدنی جناب احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو اپنے کلام اور اپنے قول اپنے فعل مقدس کا معیار بنا کر بھیجا اور اعلان فرما دیا کہ **قل ان کنتم تحبون الله فاتبعونی یحببکم الله** اگر تمہیں اللہ سے محبت کا دعویٰ ہے اور سچا دعویٰ ہے تو تم میرے محبوب ﷺ کی اتباع کر کے دکھاؤ تو اب **ان کنتم تحبون الله** کا تعلق حضور ﷺ کی ذات مقدسہ سے آپ کے ذہن میں آ گیا کہ خدا کی محبت حضور ﷺ کے واسطے کے بغیر ممکن نہیں ہے بلکہ رسول کریم ﷺ کی محبت ہی عین خدا کی محبت ہوگی اور جب حضور ﷺ کی محبت عین خدا کی محبت ہے تو حضور ﷺ کی اتباع عین اس محبت کی دلیل قرار پائے گی درود شریف پڑھیئے **اللھم صل علٰی سیدنا و مولانا محمد وعلٰی آل سیدنا ومولانا**

(سورۃ آل عمران آیت 31)

Marfat.com

محمد وبارك وسلم وصل عليه

حقیقتاً ابراہیم علیہ السلام نے کوئی جھوٹ نہیں بولا

بہر حال بات دور چلی گئی میں سلسلہ کلام بھی درمیان میں منقطع کر بیٹھا اور بات کہیں سے کہیں جا پہنچی میں یہ عرض کروں گا کہ حضور ﷺ کی ذات مقدسہ کی محبت کے بغیر خدا کی محبت کا کوئی تصور ممکن نہیں ہے۔ ہاں تو بات یہاں تھی کہ جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ **بل فعله كبيرهم** یہ بتوں کا توڑنا یہ بڑے کا کام ہے تو بڑے بت کو فاعل حقیقی قرار مت دو بلکہ وہ جو بڑا بت ہے وہ سبب ہے تو پتہ چلا کہ **بل فعله كبيرهم** هذا میں جو فعلہ کی اسناد کبیرھم کی طرف ہے وہ مجاز عقلی ہے اور چونکہ وہ بڑا بت سبب تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں ابراہیم علیہ السلام کا یہ مقولہ نقل فرمایا تو بل فعلہ میں کوئی کذب کا تصور قائم نہیں ہوتا۔ لوگ کہہ دیتے ہیں کہ ابراہیم علیہ السلام نے یہ کہہ دیا کہ یہ بڑے بت نے توڑے ہیں یہ جھوٹ ہے میں کہوں گا جھوٹ نہیں ہے بلکہ فعل کی اسناد کبیرھم کی طرف مجاز عقلی ہے جیسے کہ قتل کی اسناد ابوجہل کی طرف مجاز عقلی ہے اسی طرح فعلہ کی اسناد جو کبیرھم کی طرف ہے وہ بھی مجاز عقلی ہے نہ وہ کلام جھوٹا ہے نہ یہ جھوٹا ہے میرے آقا ﷺ بھی سچے ہیں ابراہیم علیہ السلام بھی سچے ہیں۔ اور بالکل اسی طرح کا وہ واقعہ کہ انی سقیم وہ بھی ظاہر ہے کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اپنے قلب مبارک کے اندر تکلیف محسوس فرمائی اور اسی کو سقم سے تعبیر فرمایا مقصد کیا ہے کہ ظاہری طور پر کوئی

(سورۃ انبیاء آیت 63)

Marfat.com

بیماری نہ تھی مگر جس حقیقت کو انہوں نے اپنے کلام میں ملحوظ رکھا وہ ایک حقیقت ثانیہ تھی اور وہ کلام عین واقع کے مطابق تھا لہٰذا انی سقیم فرمانا وہ بھی حق ہے اور بل فعلہ کبیرھم کہنا یہ بھی حق ہے اور ھٰذہ اختی فرمانا یہ بھی حق ہے مگر تینوں باتوں کو حدیث میں فرمایا کہ **لم یکذب ابراھیم الاثلث کذبات** کہ ابراہیم علیہ السلام نے تین جھوٹوں کے سوا کبھی جھوٹ نہیں بولا ہالانکہ یہ تینوں باتیں جھوٹ نہیں ہیں پتہ چلا ان تینوں باتوں کو کذبات کے ساتھ تعبیر فرمانا یہ مشابہات صوریہ کی بنا پر ہے حقیقتاً حضرت ابراہیم علیہ السلام کی کوئی بات بھی جھوٹ نہیں ہے جیسا کہ میں نے آپ کو بتایا اور یہی بات ہے **عصٰی آدم ربہ فغوٰی** میں حضرت آدم علیہ السلام کا وہ فعل مبارک جو تھا وہ عصیان کے مشابہ تھا اس لئے کہ قصداً اگر کیا جائے بقصد معصیت تو وہ گناہ ہے اور اگر اس میں قصد نہ ہو بلکہ بھول کر کوئی کام کیا جائے تو وہ عصیان کے مشابہ ہوتا ہے وہاں بھی عصٰی کا لفظ مشابہت صوریہ کی بنا پر فرمایا تو میں عرض کر رہا تھا کہ **فکذبنی رسول اللہ** ﷺ زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول جو مسلم شریف میں وارد ہوا ہے اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ حضور ﷺ نے میرے موقف کو جھوٹا قرار دیا بلکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے جب میں بینہ پیش نہ کر سکا تو حضور ﷺ نے میرے حق میں ڈگری نہیں فرمائی تو یہ ایسا ہوا جیسا کہ میرے آقا ﷺ نے میری تکذیب فرما دی حقیقتاً تکذیب نہیں فرمائی مگر حضور ﷺ کا جو معاملہ تھا وہ اسی تکذیب کے ساتھ اسی طرح مشابہت رکھتا

Marfat.com

تھا جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے یہ تینوں قول کذب کے ساتھ صورتاً مشابہت رکھتے ہیں نہ زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حضور ﷺ نے تکذیب فرمائی نہ ابراہیم علیہ السلام نے کبھی جھوٹ بولا مگر وہاں کذبنی کا لفظ موجود ہے اور یہاں ثلث کذبات کا لفظ موجود ہے اگر یہ تینوں باتیں ابراہیم علیہ السلام کی جھوت نہیں ہیں اور یقیناً جھوٹ نہیں ہیں تو فکذبنی رسول اللہ ﷺ کا یہ مفہوم لینا کہ زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ کہا کہ حضور ﷺ نے میرے موقف کو جھوٹا قرار دیدیا اور میرے دعویٰ کو غلط قرار دیدیا اور مجھے جھوٹا قرار دیدیا یہ بالکل غلط ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ میرے ساتھ ایسا معاملہ فرمایا کہ جو کسی جھوٹے کے ساتھ کیا جاتا ہے کیونکہ یہ اپنے دعویٰ پر بینہ پیش نہ کر سکے یہ نہیں کہ حضور ﷺ نے انکو کاذب کہا ہو یا ان کے دعویٰ کو جھوٹا قرار دیا ہو یہی وجہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ جل جلالہ وعم نوالہ کی طرف سے وہ دوسرا حکم آیا کیونکہ حضور ﷺ کی کوئی بات اللہ کے حکم کے بغیر نہیں ہوتی یہ جو معاملہ زید بن ارقم کے ساتھ حضور ﷺ نے کیا خدا کی قسم یہ وحی الٰہی کے مطابق تھا اب اگر اس کو آپ برا سمجھتے ہیں تو پھر یہ برائی وحی الٰہی کی طرف منسوب ہوگی اور وحی الٰہی برائی سے پاک ہے لہٰذا میرے آقا ﷺ کا یہ معاملہ جو ہے ہر عیب اور ہر برائی سے پاک ہے۔ تو میں عرض کر رہا تھا کہ وہ بھی خدا کے حکم کے مطابق تھا اور جب اللہ تعالیٰ نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سچائی کا اظہار بذریعہ وحی فرمایا تو حضور ﷺ نے ان کا اعلان فرمادیا اور مسلمانوں کے اندر خوشی کی لہر دوڑ گئی تو جب حضور

Marfat.com

ﷺ نے ان کے دعویٰ کے سچا ہونے کا اعلان فرمادیا وہ بھی وحی الٰہی کے مطابق تھا اور جب وہ معاملہ فرمایا جس کو وہ کذبی کے ساتھ تعبیر فرمارہے ہیں وہ بھی وحی الٰہی کے مطابق تھا حضور ﷺ کی کوئی بات وحی الٰہی کے خلاف نہیں ہوتی اور لوگوں کا یہ کہنا کہ حضور ﷺ سے زید بن ارقم کے معاملہ میں غلطی ہوگئی خدا کی قسم یہ جھوٹ ہے یہ جھوٹ ہے، یہ جھوٹ ہے وہ میرے آقا کی زبان پاک جو وحی الٰہی کی ترجمان ہے وہ غلطی سے پاک ہے پاک ہے پاک ہے۔

دہن مصطفیٰ ﷺ سے حق بات کے سواء کچھ نکلتا ہی نہیں

میں نے بے شمار دفعہ وہ حدیث آپ کو سنائی اور اب بھی وہ حدیث پاک سنا کر بات ختم کرتا ہوں حضرت عبداللہ ابن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ہر حدیث کو لکھ لیا کرتا تھا فرماتے ہیں قریش کے کچھ لوگوں نے مجھے روکا اور یہ کہا کہ حضرت عبداللہ ابن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ تم حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ہر حدیث لکھ لیتے ہو ہر حدیث تو لکھنے کے قابل نہیں ہوتی کبھی وہ غصہ میں بات کر جاتے ہیں کبھی بھول کر وہ بات کر جاتے ہیں کبھی خطاء وہ بات کہہ جاتے ہیں تو ہر بات تو لکھنے کے قابل نہیں ہوتی جو بات غصہ میں کہ دی جائے وہ تو لکھنے کے قابل نہیں ہے جو نسیان یا خطا کے طور پر کہہ دی جائے وہ تو لکھنے کے قابل نہیں ہے **انہ بشر** جیسے بشر سے نسیان ہوتا ہے جیسے بشر سے خطاء ہوتی ہے جیسے بشر کبھی غصے میں بات کر جاتا ہے

(سورۃ طٰہٰ آیت 121)

Marfat.com

یہ ایسی باتیں حضور ﷺ سے ہو جاتی ہیں تو تم ہر بات کیوں لکھتے ہو؟۔۔۔قریش نے روکا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا حضور ﷺ میں تو آپ کی ہر حدیث لکھ لیا کرتا ہوں لیکن قریش کے کچھ لوگوں نے مجھے یہ کہا **انہ بشر یتکلم فی الغضب والرضٰی** تو میرے آقا میں کیا کروں حضور ﷺ آپ کی ہر حدیث لکھوں یا نہ لکھوں؟۔۔۔تو میں نہیں کہتا ابوداؤد کتاب العلم اٹھا کر دیکھیں جلد ثانی حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا **اکتب یا عبداللہ** اے عبداللہ ابن عمرو ابن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ میری ہر حدیث لکھ لیا کرو حضورر ﷺ نے خود ارشاد فرمایا **فوالذی نفسی بیدہ مایخرج منہ الا الحق و اشار الٰی فمہ اولسانہ** حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلمنے فرمایا قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے دست قدرت میں مجھ محمد ﷺ کی جان پاک ہے کہ اس دہن پاک سے حق کے سواء کچھ نکلتا ہی نہیں۔ پتہ چلا کہ **فکذبنی رسول اللہ** کا معاملہ وہ بھی عین وحی الٰہی کے مطابق تھا اور جو اعلان تھا انکی صداقت کا وہ بھی وحی الٰہی کے مطابق تھا **وما ینطق عن الھوٰی ان ھوالا وحی یوحٰی** وحی الٰہی کے بغیر تو کوئی بات فرماتے ہی نہیں تو میں عرض کر رہا تھا جب میرے آقا کی ہر بات وحی الٰہی کے مطابق ہے تو ان کا کہنا بھی خدا کا کہنا ہے ان کا کرنا بھی خدا کا کرنا ہے جب ان کا کہنا اور کرنا خدا کا کہنا اور کرنا

(سورۃ نجم آیت 3) (ابوداود کتاب العلم) (بخاری شریف)

Marfat.com

ہوا تو بولو ان کی اطاعت خدا کی اطاعت ہوئی کہ نہ ہوئی ؟ ہوئی اور ضرور ہوئی تو اللہ نے فرمایا فاتبعونی محبت میری اور اتباع رسول کی میری محبت کا مرکز چونکہ ذات رسول ہے تو جب دعویٰ کا مرکز مصطفیٰ ﷺ ہیں تو دلیل کا مرکز بھی مصطفیٰ ﷺ ہونگے یہ بات یہاں ختم ہوگئی۔

ایک شبہ اور اس کا ازالہ

اب یہاں ذرا سا شبہ باقی رہ جاتا ہے وہ کیا ہے؟ وہ یہ ہے کہ حضور ﷺ کی اتباع یہ محبت کی دلیل ہے تو بہت سے لوگوں کو ہم نے دیکھا وہ حج کرتے ہیں مسجدیں بناتے ہیں نمازیں پڑھتے ہیں بلکہ بعض لوگ تو ایسے ہیں کہ زبان نبوت ﷺ نے فرمایا کہ ان کی نمازوں کے مقابلے میں تم اپنی نمازوں کو حقیر جانو گے اور ان کے روزوں کے مقابلے میں اپنے روزوں کو تم حقیر جانو گے مگر ان کا حال کیا ہوگا کہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر جس جانور کو آپ شکار کر رہے ہیں شکار کے جانور میں تیر داخل ہو کر پھر باہر نکل جائے اور اس میں نہ کوئی خون کا نشان ہو نہ اثر ہو یہ لوگ دین میں داخل ہو کر دین سے اس طرح نکل جائیں گے کہ دین کا کوئی اثر ان پر نہیں ہوگا مگر حال ان کا یہ ہوگا کہ نمازیں پڑھیں گے اور بڑی لمبی نماز پڑھیں گے۔

لطیفہ

میرے ساتھ ایک دفعہ واقعہ ہوا حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی حاضری کیلئے جا رہا

Marfat.com

تھا تو ایک مسجد میں نماز پڑھنے کیلئے چلا گیا وہاں کوئی غیر مقلد نماز پڑھ رہا تھا خیر! ایک آدمی آیا تو اس بے چارے کو پتہ نہیں تھا وجع المفاصل کا بیمار تھا یعنی جوڑوں کے درد میں مبتلا اس نے بھی اس کے پیچھے نیت باندھ لی اور اس نے جناب سورہ یٰسین شروع کر دی اور بڑی لے کیساتھ وہ سورہ یٰسین پڑھنے لگا اب یہ جو بیچارہ وجع المفاصل کا بیمار تھا اب کبھی وہ ادھر کروٹ لے کبھی ادھر کروٹ لے، کھڑا ہو نہ سکے بیمار بڑا مجبور ہو گیا پریشان ہو کر جب امام نے رکوع نہیں کیا تو وہ اور پریشان ہو گیا وہ نماز توڑ کر جلدی سے بھاگ گیا اور جب وہ بھاگ گیا ہم نے کہا یہ بڑا عجیب قسم کا آدمی تھا جو نماز میں شریک ہوا اور نماز توڑ کر بھاگ گیا، بہت عرصہ کے بعد کوئی مہینہ ہو گیا تو وہ آدمی ہم کو مل گیا ہم نے اس سے کہا بھئی تو نماز توڑ کر بھاگ گیا یا تو تو نے شروع نہیں کرنی تھی پھر توڑ کر کیوں بھاگا؟ مجھ سے کہنے لگا کہ صاحب یہ فرمایئے مولوی نے ابھی رکوع کیا ہے یا نہیں کیا؟ ارے میں نے کہا ابھی رکوع کیا ہے۔ ایک مہینہ ہو گیا کہنے لگا کہ ہم یہ سمجھتے تھے یہ نزع کا عالم ہے اور یہ تو رکوع نہیں کرے گا مولانا میں تو پریشان ہو گیا میں چھوڑ کر بھاگ آیا آپ بتائیں اس نے رکوع کیا ہے یا نہیں؟ ارے میں نے کہا اللہ اکبر میرے آقا ﷺ نے سچ فرمایا کہ وہ ایسی لمبی نمازیں پڑھیں گے کہ تم اپنی نمازوں کو ان کی نمازوں کے مقابلے میں حقیر جانو گے مگر حال کیا ہو گا دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر جس جانور کو آپ شکار کر رہے ہیں شکار کے جانور میں تیر داخل ہو کر پھر باہر نکل جائے اور اس میں نہ کوئی خون کا نشان ہو نہ

Marfat.com

اثر ہو یہ لوگ دین میں داخل ہو کر دین سے اس طرح نکل جائیں گے کہ دین کا کوئی اثر ان پر نہیں ہوگا

مسجدیں نمازیوں سے بھری مگر ہدایت سے ویران ہونگی

ایک روایت میں آتا ہے کہ مسجدیں نمازیوں سے بھر پور نظر آئیں گی مگر ہدایت سے ویران ہونگی کیونکہ ہدایت تو حضور ﷺ کی محبت کا نام ہے جہاں حضور ﷺ کی محبت نہ ہو ہدایت کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا تو اب آپ کو یہ شبہ ہوگا کہ فاتبعونی اللہ فرماتا ہے کہ اگر تمہیں محبت ہے تو اس کی دلیل اتباع رسول ہونی چاہیے اور اتباع رسول میں اقامت صلوٰۃ ہے اور نماز ہے اور مسجدیں ہیں اور یہ تمام نیک کام ہیں اب یہ جو سارے لوگ نیک کام کر رہے ہیں تو فاتبعونی کا وہ مصداق نظر آتے ہیں اور جب فاتبعونی کا وہ مصداق نظر آتے ہیں تو پھر وہ محبت کے دعویٰ میں بھی سچے ہونے چاہییں اور ان کے بارے میں ماننا چاہیے کہ اللہ رسول کی محبت ان کے دل میں ہے یہ اتباع جو کرتے ہیں یہ اتباع تو دلیل ہے تو جہاں دلیل ہو تو دعویٰ تو وہاں پایا جاتا ہے جب دلیل وہاں موجود ہے اور اتباع سامنے ہے تو پتہ چلا کہ دعویٰ ہے کیونکہ دعویٰ کے اندر دلیل نہیں ہوتی مگر دلیل کے اندر دعویٰ ہوتا ہے دلیل جہاں ہوگی دعویٰ ضرور ہوگا اگر دلیل میں دعویٰ نہ ہو تو پھر اس دلیل سے دعویٰ کے ثبوت کا نتیجہ نکل ہی نہیں سکتا تو کیونکہ دلیل کے اندر دعویٰ ہوتا ہے لہٰذا ماننا پڑے گا کہ اتباع جب یہاں پائی گئی اور دلیل پائی گئی تو محبت رسول کا دعویٰ یہاں موجود

Marfat.com

ہے تو کیا آپ ایسے لوگوں کو اللہ و رسول کی محبت کرنے والا تسلیم کریں گے؟ اور اگر نہیں کریں گے تو پھر یہ کیا بات ہوگی؟

اتباع کے کیا معنی ہیں

فاتبعونی اس کا جواب یہ ہے کہ اتباع کے معنی نہیں سمجھے دراصل اتباع کے معنی تو **ان کنتم تحبون اللہ** پر غور کرنے سے معلوم ہوں گے اور وہ میں نے ابھی آپ کو بتا دیا کہ دعویٰ جب ہوگا تو بھئی بتاؤ دعویٰ کے ثبوت کیلئے آپ دلیل پیش کریں گے نا تو دعویٰ میں تو آپ کو بتا چکا کہ آئینہ جمال محمدی ﷺ میں حسن الوہیت کا مشاہدہ کرو اور جب وہاں آئینہ ذات مصطفےٰ تمہاری محبت کا مرکز بن جائے تو اب پھر اس کی دلیل میں کیا پیش کرو؟ فاتبعونی معلوم ہوا اتباع اس پیروی کا نام ہے جو جذبہ محبت سے مجبور ہو کر کی جائے جو محبوب ﷺ کے محبت کے جذبے سے مجبور ہو کر کی جائے اس پیروی کا نام اتباع ہے اور اگر کسی کے کاموں کو خالی نقل کر لیا جائے تو بھئی یہ منافقین بھی نقل کرتے تھے نمازیں بھی پڑھتے تھے مسجدیں بھی بناتے تھے بہت سے کام کرتے تھے مگر ایمان سے کہنا ان کے دل میں رسول ﷺ کی محبت تھی؟ نہیں تھی۔ تو معلوم یہ ہوا کہ فاتبعونی تو برحق ہے مگر اتباع جو ہے وہ کسی کی خالی پیروی کا نام نہیں ہے بلکہ اس پیروی کو اتباع کہتے ہیں جو کسی کی محبت کے جذبے سے متاثر ہو کر اس کی پیروی کی جائے اس پیروی کا نام اتباع ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فاتبعونی میرے محبوب ﷺ کی اتباع کرو اور اتباع جبھی ہوگی جب ان

Marfat.com

کے جذبہ محبت میں ڈوب کر اور ان کے جذبہ محبت سے مجبور ہو کر یوں کہیے کہ آپ شراب محبت مصطفوی ﷺ میں چور و مخمور ہو کر جب ان کے نقش قدم پر چلیں گے اور ان کے افعال مقدسہ کی اور ان کے اقوال مبارکہ کی پیروی کریں گے تو پھر اتباع ہو گی اور یوں کسی کے کام کو نقل کر لینا یہ اتباع نہیں ہے ورنہ سب منافقین کو متبعین کہنا پڑے گا حالانکہ وہ بالکل متبعین نہیں ہیں۔

شبہ

اب آپ کے دل میں یہ خیال ہو گا کہ یہ تو دل کی بات ہے کسی کے دل میں جذبہ محبت ہے یا نہیں، تو نماز پڑھنا اور یہ تمام دین کے کام کرنا بظاہر تو ہمارا اور ان کا معاملہ مشترک معلوم ہوتا ہے تو ہم نے ان کا دل تو چیر کے دیکھ نہیں لیا کہ ان کے دل میں جذبہ محبت ہے یا نہیں ہے وہ کہتے ہیں کہ ہمارے دل میں ہے کیسے ان کو یہ کہیں کہ آپ کے دل میں نہیں ہے یہ کیسے ہو گا۔

شبہ کا ازالہ

اس کا جواب یہ ہے کہ محبت رسول ﷺ کے جذبہ سے متاثر ہو کر جب حضور ﷺ کی پیروی کی جائے یقیناً وہ حضور ﷺ کی اتباع ہے مگر اس کا بھی ایک معیار میرے آقا ہم کو دے گئے کہ کس کے دل میں میری محبت کا جذبہ ہے اور کون میرے جذبہ محبت سے مجبور اور متاثر ہو کر میری پیروی کرتا ہے اس کا بھی معیار میرے آقا ﷺ نے ہم کو دے دیا۔

Marfat.com

محبت رسول ﷺ کا معیار

حضور ﷺ نے ارشاد فرمادیا کہ جب تجھے کسی چیز کی محبت ہوگی جذبہ محبت سے جو پیروی ہوگی یقیناً اتباع ہے مگر جذبہ محبت کیلئے ایک معیار ہے اور وہ معیار یہ ہے کہ میں نے آپ کو بتادیا کہ اگر کسی کے دل میں کسی کی محبت ہوگی تو وہ نہ محبوب ﷺ کا عیب سن سکے گا نہ محبوب ﷺ کا عیب وہ دیکھ سکے گا تو جورات دن قرآن وحدیث میں حضور ﷺ کے عیب تلاش کریں بولو اس کے دل میں محبت کا جذبہ ہوگا نہیں ہوگا اور جب نہیں ہوگا تو پھر بات صاف ہوگئی کہ **قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ** محبت رسول کے بغیر خدا کی محبت محال ہے اور پھر اس محبت کے دعویٰ کی دلیل یہ ہے کہ رسول کی محبت کے جذبہ سے متاثر ہوکر رسول کی پیروی کی جائے یہی ہمارے اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ کا پیغام ہے، اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ کی تعلیمات کو ہمیشہ زندہ رکھے اور اللہ تعالیٰ اہل سنت کی عظمتوں کو بلند فرمائے اللہ تعالیٰ اہل سنت کو سرخرو فرمائے اللہ اسلام کا پرچم ہمیشہ لہراتا رہے اور اللہ تعالیٰ تمام عالم اسلام کو اپنے حفظ وامان میں رکھے اللہ تعالیٰ پاکستان کو بھی اپنے حفظ وامان میں رکھے اور دعا کرو اللہ تعالیٰ پاکستان کی سرزمین کو دین متین کا گہوارہ بنائے آمین۔

(سورۃ فاتحہ)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب نمبر 3

لفظ ضال کی تحقیق وتشریح

غزالی ءزماں رازی ءدوراں ضیغم اسلام محدث بے بدل امام اہل سنت علامہ سید احمد شاہ صاحب کاظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بمقام: بلدۃ الاولیاء ملتان شریف بتاریخ ۲۹ رمضان المبارک بمطابق ۔۔۔ اگست ۷۸ء میں یہ خطاب دلنواز فرمایا

Marfat.com

دھنک

صفحہ نمبر

سورۃ فاتحہ سارے قرآن مجید کا دیباچہ ہے ـــــ 65

انبیاء علیہم السلام معصوم ہیں ـــــ 66

سب پر آپ انکو منطبق کرتے چلے جائیں ـــــ 69

کئی مہینے بھی اسکے لئے کافی نہیں ہونگے ـــــ 70

حضور ﷺ راہ حق سے کبھی گم نہیں ہوئے ـــــ 71

ووجدک ضالاً فھدٰی ، کا صحیح معنی ومفہوم ـــــ 72

یہ درخت ایسا ہے کہ راہ دکھلانے والا ـــــ 75

اے محبوب ﷺ اپنے ملک توحید میں، میں نے تجھے تنہا پیدا کیا ـــــ 78

ہم نے آپکو وارفتہ ءمحبت پایا تو آپ ﷺ پر وہ راہیں کھول دیں ـــــ 81

Marfat.com

الحمد لله الحمد لله نحمده و نستعينه و نستغفره و نومن به ونتوكل عليه و نعوذ بالله من شرور انفسنا و من سيئات اعمالنا من يهديه الله فلا مضلله ومن يضلله فلا هادی له و نشهد ان لا الٰه الا الله وحده لا شريك له ونشهدان سيدنا وسندنا ونبينا و حبيبنا و كريمنا و روفنا و رحيمنا ومولانا و ملجانا وماوٰنا محمد عبده و رسوله اما بعد فاعوذ بالله من الشيطٰن الرجيم بسم الله الرحمٰن الرحيم الحمد لله رب العٰلمين الرحمن الرحيم مالك يوم الدين اياك نعبدو اياك نستعين اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين صدق الله العظيم و صدق رسوله النبی الكريم الامين و نحن علٰی ذٰالك لمن الشاهدين وا شاكرين والحمد لله رب العٰلمين ان الله وملٰئكة يصلون على النبی يا ايها الذين اٰمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما اللهم صل علٰی سيدنا ومولانا محمد وعلٰی آل سيدنا و مولانا محمد وبارك وسلم وصل عليه۔

(سورۃ فاتحہ)

Marfat.com

الحمد للہ علیٰ احسانہ آج رمضان المبارک کی ۲۹ تاریخ ہے اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے اپنے فضل سے محض اپنے کرم سے یہ سب روزے ہم کو رکھوا دیئے اور آج بھی الحمد للہ ہم روزے سے ہیں اللہ تعالیٰ روزے دار بندوں کے روزے قبول فرمائے اب یہ آج کی تاریخ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آج رات اگر چاند ہو گیا تو پھر یہ رمضان شریف کا سلسلہ ختم ہو جائیگا اور اس کی جدائی حقیقت یہ ہے کہ قلب مومن پر شاق ہے رمضان کی آمد کا انتظار ہوتا ہے اور یہ مبارک مہینہ اتنا جلدی گزر جاتا ہے کہ پتہ نہیں لگتا اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر بہر حال یہی دعا ہے کہ ساری برکتیں ہمیشہ اللہ تعالیٰ ہمارے شامل حال رکھے گذشتہ رات مسجدوں میں قران پاک کا ختم بھی ہو گیا اور اس مسجد میں بھی قرآن پاک کا ختم ہو گیا آپ کو معلوم ہے کہ رات بارہ بجے تک یہ سلسلہ رہا اور میری حالت کل ایسی تھی کہ میں روزہ افطار کیا محض پانی سے اس لئے مجھے کافی کمزوری ہو چکی ہے میں اس قابل نہ تھا مگر الحمد للہ یہاں کے روح پرور پروگرام میں شریک ہو گیا اور آنے والے احباب الحمد للہ الحمد للہ خوش ہو گئے اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ خوش رکھے اور محمد میاں صاحب اللہ ان کو بھی خوش رکھے ان کے ختم قرآن کی شرکت سے بھی محروم رہا اس لئے کافی تاخیر ہو گئی اور پھر حالت میری یہ تھی اب تو رمضان شریف بھی ختم ہو رہا ہے اور تمام مساجد میں ختم قرآن کا سلسلہ بھی ختم ہو گیا ہے بس ایک دعا ہے اللہ تعالیٰ اپنی برکتیں شامل حال رکھے آمین۔

سورۃ فاتحہ سارے قرآن مجید کا دیباچہ ہے

Marfat.com

میں نے عرض کیا تھا کہ سورۃ فاتحہ مقدسہ مبارکہ سارے قران مجید کا دیباچہ ہے اور قرآن مجید میں جو مضامین ہیں وہ سب اجمالی طور پر اس میں پائے جاتے ہیں اور آج آخری دن ہے رمضان شریف کا تو میں اس بحث کو بہت مختصر لفظوں میں سمیٹنے کی کوشش کروں گا جس کی طرف کل میں نے اشارہ کیا تھا مسئلہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا کہ میرے بندو تم منعم علیہم کی راہ پر چلنے کی مجھ سے دعا کرو اور جو مغضوب علیہم اور ضالین ہیں ان کی راہ سے بچنے کی مجھ سے دعا کرو تو اب یہ بات اتنی روشن اور اتنی واضح ہے کہ جو منعم علیہم میں ہوگا وہ مغضوب علیہم میں نہیں ہوسکتا اور جو منعم علیہم میں ہوگا وہ ضالین میں نہیں ہوگا کیونکہ منعم علیہم کی راہ پر چلنے کی ہم نے دعا کی ہے اور مغضوب علیہم اور ضالین کی راہ سے بچنے کی دعا کی ہے تو بالکل واضح اور روشن بات ہے کہ جن پر اللہ نے انعام فرمایا نہ وہ مغضوب علیہم ہوسکتے ہیں نہ ضالین ہوسکتے ہیں اور جن پر اللہ نے انعام کیا ان میں سب سے پہلے النبین ہیں اور النبین میں سے پہلے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں جو سید الانبیاء ہیں تو یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ النبین بلکہ سید الانبیاء اور سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے دامن اقدس پر معاذ اللہ ضال کا دھبہ لگایا جائے اور ان کو ضالین میں شمار کیا جائے العیاذ باللہ یہ کس طرح ممکن ہے تو میں نے کل اس پر گفتگو کی تھی اور بتایا تھا کہ جن لوگوں کو وہم پیدا ہوا آیت کریمہ **ووجدك ضا لافهدٰی** سے انکا وہ وہم بالکل بے معنی ہے کیونکہ وہ ایک خاص واقع تھا حضور ﷺ کے بچپن کا اس واقعہ میں اللہ نے ذکر فرمایا اور یہ حضور ﷺ کی

(سورۃ والضحیٰ آیت 7)

Marfat.com

عظمت کو ظاہر کرنے کیلئے ذکر فرمایا کہ میرے محبوب ﷺ آپ کی عظمت کا یہ عالم ہے کہ بچپن میں آپ چلتے پھرتے راہ بھول گئے تو ہم نے فوراً جبریل علیہ السلام کو بھیج کر آپ کو راہ پر لگا دیا تو وہ حضور ﷺ کی عظمت کے بیان میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی تو بتایئے اب کہاں حضور ﷺ کی عظمت حضور ﷺ کی شان کا بیان اور کہاں حضور ﷺ پر معاذ اللہ ضلال کا الزام ۔ چہ نسبت خاک را بہ عالم پاک دونوں باتوں میں کوئی مناسبت ہی نہیں ہے تو میری جو تحقیق تھی وہ قطعی طور پر وہ میں نے آپ کے سامنے بیان کر دی کہ میں نے بتا دیا کہ **ووجدك ضالا فهدٰى** میں اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے اللہ اللہ اللہ یہ میں نے بیان کیا آپ سے حضور علیہ السلام کا ایک واقعہ راستہ بھول جانا اور جبریل علیہ السلام کو اللہ نے بھیجا اور حضور ﷺ کو پھر راستہ پر لگا دیا وہ حضور کے بچپن کا واقعہ کی طرف اشارہ ہے قطعاً یہی بات ہے دوسرے کسی معنٰی کا یہاں وہم بھی نہیں ہے۔

انبیاء علیہم السلام معصوم ہیں

بہرنوع اب لوگوں نے جو باتیں کی ہیں انکو سامنے رکھنا تو پڑے گا تو لوگوں نے کہا کہ انبیاء علیہم السلام سے گمراہی سرزد ہو جاتی ہے معاذ اللہ اگر چہ وہ اس پر قائم نہ رہیں لیکن گمراہی ان سے سرزد ہو جاتی ہے خواہ وقتی طور پر ہو وہ گمراہ ہو سکتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب ایک قبطی کو قتل کیا تھا تو انہوں نے فرمایا **وانا من الضالین** میں نے جو قبطی کو قتل کیا تو وہ قتل کا مستحق نہ تھا تو میں نے قتل کیا تو میں ضالین میں سے تھا تو دیکھئے موسیٰ علیہ

(سورۃ والضحیٰ آیت 7)

Marfat.com

السلام تو خود اپنے آپ کو ضالین میں شمار کر رہے ہیں تو معلوم ہوا کہ انبیاء ضالین سے ہو سکتے ہیں خواہ وقتی طور پر ہوں مگر ہو سکتے ہیں اس کے متعلق اور قرآن پاک کی دوسری آیت **ووجدك ضالا فهدى** ہم نے آپ کو ضال پایا تو ہم نے آپ کو ہدایت فرمائی تو اس سلسلے میں مجھے ایک بات عرض کرنی ہے وہ یہ ہے کہ ضلال شدید قسم کی معصیت ہے اصل ترین معصیت ہے ضال ہے العیاذ باللہ العیاذ باللہ کوئی بھی گناہ اور کوئی بھی معصیت اس وقت تک معصیت نہیں ہے کہ جب تک کہ اس کا مرتکب بقصد معصیت اس کا ارتکاب نہ کرے جب تک قصد نہیں پایا جائیگا معصیت کا اس وقت تک معصیت ہی نہیں ہو گی یہ آپ خوب یاد رکھیں معصیت کا قصد ہو گا تو معصیت ہو گی لیکن اگر معصیت کا قصد نہیں ہے کوئی فعل ایسا سرزد ہو گیا کہ اگر کوئی قصد ایسا کام کرے تو یقیناً وہ عاصی ہوا اور گمراہ ہوا تو اگر کسی شخص سے بغیر قصد کے ایسا کام سرزد ہو جائے تو وہ حقیقتاً نا عاصی ہے نا حقیقتاً وہ ظالم ہے نا حقیقتاً وہ ضال ہے وہ ایک ایسا کام کرنے والوں میں شامل ہے کہ اس جیسا کام کرنے والے ضال ہو سکتے ہیں اس جیسا کام کرنے والے ظالمین ہو سکتے ہیں اور اس جیسا کام کرنے والے عاصی اور گنہگار ہو سکتے ہیں۔ وہ کون؟ وہ وہی ہیں جنہوں نے وہ کام معصیت کے ارادے سے کیا وہ عاصی ہوں گے وہ ظالم ہونگے وہ ضال ہونگے لیکن جس نے کوئی ایسا کام بغیر ارادے کے کیا بغیر قصد کے کیا تو اس کا فعل ضلال کے مشابہ تو ضرور ہو گا مگر ضلال نہیں ہو گا ظلم کے مشابہ تو ضرور ہو گا مگر ظلم نہیں ہو گا معصیت کے

Marfat.com

مشابہ تو ضرور ہوگا مگر معصیت نہیں ہوگا کیوں؟ معصیت گمراہی اور ظلم تو اس وقت تک ہوتا ہی نہیں جب تک کہ کرنیوالا گناہ کے ارادے سے وہ کام نہ کرے اگر گناہ کے ارادے سے کام کر رہا ہے تو بے شک حقیقتاً وہ ضال ہے وہ حقیقتاً ظالم ہے حقیقتاً وہ عاصی ہے لیکن جس نے معصیت کا قصد کیا ہی نہیں اور اس سے ایسا فعل سرزد ہو گیا جو مشابہ ہے معصیت سے بس وہ حقیقتاً عاصی نہیں حقیقتاً وہ ضال نہیں حقیقتاً وہ ظالم نہیں بلکہ اس کا یہ فعل معصیت ضلال ظلم کے مشابہ ہے حضرت آدم علیہ السلام کے متعلق قرآن میں آپ نے پڑھا کہ آدم علیہ السلام نے بھی اپنے ظلم کا اقرار کیا قرآن میں آیت موجود ہے **ربنا ظلمنا انفسنا** اے ہمارے رب ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا کوئی ہے جو حضرت آدم علیہ السلام کو ظالم کہہ سکے کیا ان کو ظالم کہا جا سکتا ہے؟ نہیں کہا جا سکتا تو آپ کہیں گے کہ وہ تو کہتے ہیں **ربنا ظلمنا** اس کا جواب یہی ہے جو میں دے چکا ہوں کیا کہ حضرت آدم علیہ السلام اور اماں حوا سلام اللہ علیہا کو اللہ تعالیٰ نے ایک درخت کے پاس جانے سے روکا تھا اور وہ اس درخت کے پاس چلے گئے اور ان کا یہ جانا یہ ایک ایسا فعل تھا جو ظلم کے مشابہ تھا تو لہٰذا چونکہ یہ ایک ایسا کام ہوا جس کو ہم ظلم کے مشابہ کہہ سکتے ہیں حقیقتاً ظلم نہیں کہہ سکتے اس سے آدم علیہ السلام کو معاذ اللہ ظالم کے خطاب سے مخاطب نہیں کر سکتے ظالم کے لقب سے ملقب نہیں کر سکتے اور ظالم کے لفظ سے ہم ان کو یاد نہیں کر سکتے کیونکہ انکا جو فعل تھا وہ ظلم کے ارادے سے نہیں تھا اور معصیت کا ارادہ نہیں تھا۔

(سورۃ اعراف آیت 23)

Marfat.com

سب پر آپ ان کو منطبق کرتے چلے جائیں

تو آپ کہیں گے کہ ارادہ کا آپ کو کیسے پتہ چلا تو میں کہوں گا کہ وہ قرآن سے پتہ چلا قرآن نے فرمایا اقرآ۔۔۔۔۔۔۔۔ ہم نے آدم سے ایک عہد لیا کہ اس درخت کے قریب نہ جانا تو آدمؑ بھول گئے اور جب وہ درخت کے پاس گئے تو ہم نے ان کا کوئی ارادہ نہیں پایا کیا مطلب یعنی درخت کے قریب تو ضرور گئے مگر باالقصد نہیں گئے معلوم ہوا جہاں معصیت کا قصد نہ ہو وہ معصیت نہیں ہوتی لہٰذا ان کے لئے یہ فرمایا **وعصٰی آدم ربہ فغوٰی** یہ عصیان نہیں بلکہ یہ ایسا فعل جو عصیان کے مشابہ ہے اور حضرت آدم علیہ السلام کا حال حقیقتاً غوایت نہیں ہے بلکہ مشابہ اس فعل کے جو غوایت ہے یہ غوایت نہیں یہ غوایت کے مشابہ ہے اس کی مثال قرآن میں ہے برائی کا بدلہ اس کی مثل جو برائی ہے برائی کا بدلہ تو حقیقتاً برا نہیں ہوگا اگر برا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو ناجائز قرار دے برے کام کو تو اللہ جائز قرار نہیں دیتا لیکن برائی کا بدلہ دینا تو اللہ نے جائز قرار دیا ہے یہ فرمایا جیسی برائی ہے ویسا بدلہ لے لو تو بدلہ حقیقتاً برا نہیں ہے بلکہ جو بدلے والا کام جو ہم بدلہ لیں گے تو جیسی برائی اس نے کی تھی تو ہمارا وہ بدلہ اس کے مشابہ ہوگا اس کی برائی کے مشابہ ہوگا تو اس کی برائی کے مشابہ ضرور ہے مگر حقیقتاً وہ برائی نہیں ہے بس آپ یقین فرمائیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جو قبطی کو قتل کیا تھا تو اس کو طمانچہ تو ضرور مارا انہوں نے لیکن قصد قتل سے نہیں مارا ان کا ارادہ قتل کرنے کا نہیں تھا اور وہ تاب نہ لا سکا اور وہ

Marfat.com

مقتول ہوگیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام جب ضال ہوتے جب انہوں نے باارادہ قتل اس کو مارا ہوتا اور قتل کا ارادہ تو موسیٰ نے کیا ہی نہیں جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ارادہ قتل کا نہ تھا اس طرح حضرت آدم علیہ السلام کا ارادہ بھی معصیت کا نہ تھا اور جب یہ ارادہ نہیں تھا تو حضرت آدم علیہ السلام کا فعل معصیت ہوگا نہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا فعل ظلم ہوگا اور گمراہی ہوگی وہ گمراہی سے پاک ہیں ظلم سے پاک ہیں جو ان پاک لوگوں پر گمراہی کا الزام لگاتے ہیں وہ خود گمراہ ہیں اور خود ظالم ہیں تو یہ جواب میں نے آپ کو دیدیا اصولی طور پر یہ میرا جواب ہے جتنے جزئیات اس میں ملیں گے ان سب پر آپ ان کو منطبق کرتے چلے جائیں اس کے بعد اس طرف یہ کہ رسول اکرم ﷺ کے متعلق اللہ نے ارشاد فرمایا۔ **ووجدك ضالاً فهدٰی** ہم نے آپ ﷺ کو ضال پایا تو ہم نے آپ کو ہدایت دی تو اس سے یہ ثابت کرتے ہیں کہ نبی ضال ہوسکتا ہے جب سید الانبیاء ﷺ کو اللہ نے ضال فرمایا تو پھر اور کون باقی رہیگا تو ایک جواب تو میں بیان کر چکا اور وہ جواب قطعی جواب ہے اس میں کوئی شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔

کئی مہینے بھی اس کے لئے کافی نہیں ہونگے

لیکن دوسرے پہلو کو میں واضح کرنا چاہتا ہوں دوسرا پہلو یہ ہے کہ ہم **ووجدك ضالاً فهدٰی** میں اس واقع سے قطع نظر کرلیں اس واقع سے کہ جبریل علیہ السلام نے آپ ﷺ کو راستے پر لگایا اس واقع سے بالکل قطع نظر کرلیں اور اس کا بالکل تصور بھی نہ لائیں

(سورۃ والضحیٰ آیت 7)

Marfat.com

اور پھر اس واقع سے خالی الذھن ہو کر ہم یہ کہیں کہ بھئی یہ تو اللہ حضور ﷺ کو فرماتا ہے **ووجدك ضالاً فهدٰى** ہم نے آپکو گمراہ پایا یہ تو بڑی عجب سی بات ہے اس واقع سے تعلق نہ ہوا ہمارا تو پھر ہم کیا جواب دینگے تو اس کے جواب کے بارے میں اگر میں آپ کو تمام تفصیلات کے ساتھ بیان کروں آپ یقین فرمایئے کہ کئی مہینے بھی اسکے لئے کافی نہیں ہوں گے میں اس کو بہت مختصر لفظوں میں سمیٹ کر بیان کروں گا اس واقع سے تعلق نظر قطع کر لی جائے اور **ووجدك ضالاً فهدٰى** کے معنی یہ لیئے جائیں کہ ہم نے آپ کو گمراہ پایا تو ہم نے آپ کو ہدایت کی تو پھر اس کا مفہوم کیا ہوگا اور حضور ﷺ کے دامن سے یہ الزام ضلالت کس طرح دور ہوگا تو اس بات کو سمجھنا ہے تو اس کے متعلق میں عرض کرنا چاہتا ہوں آپ سے بات یہ ہے کہ جس ضلالت کو ثابت کرنے کیلئے یہ آیت پڑھی گئی اسی ضلالت کی اللہ نفی کر چکا ہے اپنے حبیب ﷺ سے جسے میں نے کل عرض کیا **ماضل صاحبكم وما غوٰى** (سورۃ النجم آیت 2) تو جب اس گمراہی سے اللہ نے نفی کر دی تو اب تم اس گمراہی کو اس آیت سے ثابت کر ہی نہیں سکتے اب یہ ضلال تو ضرور ہے ضلال تو ہے لیکن وہ ضلال نہیں جو تمہارے ذہن میں ہے ہاں وہ ضلال نہیں جو تمہارے ذہن میں ہے۔

حضور ﷺ راہ حق سے کبھی گم نہیں ہوئے

بات یہ ہے کہ ضلال کا مادہ ہے ضل ضلالہ اور لام لام میں مدغم ہو گیا تو ضل ہو گیا تو ضل

(سورۃ والضحیٰ آیت 7) (سورۃ نجم آیت 1)

Marfat.com

کے معنی ہیں لغت عرب میں عرب میں کہا جاتا ہے **ضل الماء فی اللبن** پانی دودھ میں گم ہو گیا اگر کوئی پانی دودھ میں ڈالے جیسے لوگ پانی دودھ میں ڈالتے رہتے ہیں تو عرب کے لوگ کہتے ہیں کہ **ضل الماء فی اللبن** پانی دودھ میں گم ہو گیا تو معلوم ہو گیا کہ ضل کے معنی ہیں گم ہونے کے اب بات کیا ہے بات یہ ہے کہ گم ہونا معترض کے خیال میں تو راہ حق سے گم ہونا ہے تو راہ حق سے گم ہونے کا ذکر تو قران میں نہیں ہے راہ حق سے گم ہونیکا ذکر قرآن میں کہاں ہے اپنی طرف سے تو پھر لگائے تو قرآن میں تحریف ہو گی قرآن نے کہاں کہا ہے کہ **ووجدك ضالاً عن طريق الحق** کب کہا قرآن نے؟ اگر قرآن نے نہیں کہا تو تم کو کیا حق ہے کہنے کا قرآن میں اس کی نفی کی گمشدگی تو ضرور ہے گم ہونا تو ضرور ہے مگر راہ حق سے گم ہونا ممکن نہیں یہ کیسی گم شدگی ہے۔

ووجدک ضالا فھدٰی کا صحیح معنٰی ومفہوم

دیکھئے جس کسی کو کسی سے کمال کی محبت ہوتی ہے تو محبت والا محبوب میں گم ہو جاتا ہے اور اس کی شدید محبت کو ضلال سے تعبیر کیا جاتا ہے یہ بھی لغت عرب ہے بلکہ میں عرض کروں گا کہ قرآن میں بھی یہ استعمال موجود ہے سیدنا یوسف علیہ السلام کے والد ماجد سیدنا یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب حضرت یوسف علیہ السلام کی محبت میں کمال درفتگی کا مظاہرہ فرمایا تو ان کے بیٹوں نے اپنے والد ماجد حضرت یعقوب علیہ السلام سے کہا **انك لفی**

Marfat.com

ضلالك القديم ابا جان آپ تو اپنے اسی پرانے ضلال میں ہیں تو کیا یعقوب علیہ السلام کے بیٹوں نے یعقوب علیہ السلام کو ضال عن طریق الحق کہا تھا کہ آپ پہلے ہی سے راہ حق سے گمراہ ہیں **لا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم** یہ بات تو نہیں تھی وہ تو آپ کو پہلے نبی مانتے تھے اور رسول مانتے تھے وہ ان کو نبی مانتے تھے یعقوب علیہ السلام کو ان کے بیٹے ان کا ایمان کہ وہ نبی بلکہ مفسرین نے تو یہ لکھا کہ یہ سب بھی انبیاء تھے یہ بحث الگ ہے اس بحث کے چھیڑنے سے بہت سے مسائل ابھر آئیں گے ان مسائل کا موقع نہیں ہے تو کم از کم اتنا تو آپ کو ماننا ہی پڑے گا کہ یعقوب علیہ السلام کے بیٹے یعقوب علیہ السلام کو نبی مانتے تھے تو جو نبی ہو تو اس کے بارے میں کہنا کہ **انك لفی ضلالك القديم** (سورۃ یوسف آیت) آپ تو پرانی گمراہی میں ہیں تو آپ قدامت سے قدیم الایام سے وہ گمراہ ہی چلے آ رہے ہیں یہ مفہوم تو نہیں ہے اس لئے سب لوگوں نے کہا کہ ان کا مطلب یہ تھا کہ **انك لفی ضلالك القديم** اے ابا جان یوسف علیہ السلام کی جو آپ کو پرانی محبت ہے اس پرانی محبت میں آپ گم ہیں انہوں نے کہا **انك لفی ضلالك القديم** اسی پرانی محبت میں وہی پرانی محبت جو چلی آ رہی ہے یوسف کی اسی یوسف کی پرانی محبت میں آپ گم ہیں تو ضلال کے معنی ہوئے پرانی محبت میں گم ہونا کیوں اس لئے کہ جب کسی کو محبت ہوتی ہے تو اس میں کوئی شک نہیں کہ محبت والا محبوب محبت میں واقعی گم ہو کر رہ جاتا ہے۔ یہ ان لوگوں سے

(سورۃ یوسف آیت 95)

Marfat.com

پوچھئے جو اللہ کی محبت کی راہوں میں چلنے والے ہیں اور اللہ کی محبت کو اختیار کرنیوالے ہیں تو میں عرض کررہا تھا **انك لفی ضلالك القدیم** یہ قران کی آیت ہے یہاں ضلال کے معنی وہ گمراہی نہیں جو جس کو طریق حق سے گمراہی کہا جاتا بلکہ یہاں ضلال سے مراد محبت ہے کہ آپ تو یوسفؑ کی محبت میں ہیں اور پرانی محبت میں ہیں جو پہلی محبت ابتداء سے چلی آرہی ہے اسی میں ہیں آپ گم ہیں تو جس طرح یہاں ضلال کے معنی پرانی محبت میں گم ہونے کے ہیں اسی طرح **ووجدك ضالاً فهدٰی** کے معنی ہیں پیارے محبوب ہم نے تو تجھے اپنی پرانی محبت میں گم پایا اور اب چالیس سال کی عمر شریف میں میرے محبوب ﷺ تو اسی پرانی محبت کے اندر ایسا وارفتہ ہے کہ اب تیری محبت کا تقاضہ یہ ہے کہ وہ راہیں مجھ پر واضح ہو جائیں کہ جن راہوں سے محبوب حقیقی کی بقاء اور محبوب حقیقی کی محبت اور اس کے قرب کے تقاضے تکمیل پذیر ہوں تو میرے محبوب ﷺ آپ کو ہم نے اپنی پرانی محبت میں وارفتہ پایا تو پھر کیا ہوا فھدٰی ہم نے آپ ﷺ کو اعلان نبوت کا حکم عطا فرما کر وہ سب راہیں کھول دیں کہ جن راہوں کیلئے آپ انتظار میں تھے آپ جن راہوں کے انتظار میں تھے ہم نے سب راہیں کھول دیں تو اب اس کا مفہوم بالکل واضح ہو گیا **ووجدك ضالاً فهدٰی** کہ آپ ﷺ ہماری پرانی محبت میں وارفتہ تھے اور آپ ﷺ ان راہوں کے انتظار میں تھے کہ جن راہوں پر چل کر آپ ان محبت کے تقاضوں کی تکمیل فرما سکیں تو فرمایا فھدٰی ہم نے آپ ﷺ کو اعلان نبوت کا حکم

Marfat.com

عطا فرما کر اے محبوب ﷺ ان سب راہوں کو آپ ﷺ کے لئے کھول دیا کہ جن راہوں کیلئے آپ ﷺ بے قرار تھے اور آپ وارفتہ محبت تھے۔

یہ درخت ایسا ہے کہ راہ دکھلانے والا

اب بتایئے رسول کریم ﷺ کا اللہ کی محبت میں وارفتہ ہونا یہ طریق حق ہے گمراہی ہوسکتا ہے اللہ کی محبت ہی تو تمام دین کا خلاصہ ہے ہر چیز کی جو حقیقت ہے وہ تو اللہ کی محبت ہے تو اللہ نے فرمایا **ووجدك ضالاً فهدٰی** ہمارے حبیب ﷺ ہم نے آپ ﷺ کو اپنی محبت میں وارفتہ پایا فھدٰی ان راہوں کو کھول دیا جن راہوں کو اختیار فرما کر آپ اپنی محبت کے تقاضوں کی تکمیل فرماسکیں یہ معنی بالکل واضح ہیں اور روشن ہیں اس کے بعد امام رازی رحمتہ اللہ علیہ نے بھی انہی معنی کو اپنی تفسیر کبیر میں لکھا اور علامہ سید محمود الوسی حنفی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی تفسیر روح المعانی میں انہی معنی کو لکھا جو میں آپ حضرات کے سامنے بیان کرتا ہوں وہ معانی کچھ عربی گرائمر کیساتھ تعلق رکھنے کی وجہ سے ان کا سمجھنا کچھ دشوار ہے لیکن میں کہہ دیتا ہوں اللہ کرے دوست سمجھ لیں تو مجھے خوشی ہوگی۔ بات یہ ہے کہ قران کریم میں بھی اور کلام عرب میں بالعموم یہ استعمالات موجود ہیں کہ ایک لفظ جس معنی میں وضع کیا گیا ہے وہ اس کے ان معنی میں وہ حقیقت ہے اور کہیں ایک لفظ ایسے معنی میں بولا جاتا ہے کہ وہ لفظ ان معنی کیلئے وضع نہیں کیا گیا تو ان معنی میں وہ مجاز ہے میں سمجھا دوں آپ کو جیسے کہ لفظ اسد ہے عرب کی لغت عربی زبان میں اردو میں ہم اس کا معنی

Marfat.com

کرتے ہیں شیر تو ظاہر ہے شیر تو ایک حیوان ہے پھاڑنے والا تو لفظ اسد جس نے وضع کیا اس نے اس حیوان کے مقابلے میں وضع کیا جو حیوان مفترس ہے پھاڑنے والا یہ اسد کا لفظ اور شیر کا لفظ فارسی اردو میں جس نے وضع کیا کسی حیوان مفترس کیلئے وضع کیا کہ جو جنگل کا جانور ہے اور جنگل کے جانوروں کا اسے بادشاہ کہتے ہیں اور وہ پھاڑ کھانے والا جانور ہے اور بڑا درندہ ہے خونی قسم کا درندہ ہے تو جب لفظ اسد لفظ شیر یا اور ایسے بہت سے الفاظ میں لغت عرب بہت وسیع ہے جیسے لفظ غضنفر ہے لیث ہے یہ تمام الفاظ شیر کے معنی میں وضع ہوئے اور جب ہم کہیں گے شیر تو اس کے حقیقی معنی تو وہی جانور جنگل کا جو جنگل کے جانوروں کا بادشاہ ہے پھاڑ کھانے والا حقیقی معنی تو وہی ہوں گے اس میں شک نہیں لیکن میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ ہزاروں مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ آپ لفظ اسد کو یا لفظ شیر کو اس کے اصلی معنی میں استعمال نہیں کرتے جس کے لئے وہ وضع کیا گیا ہے بلکہ ایک اور معنی میں استعمال کر لیتے ہیں مگر شرط یہ ہے کہ ان معنی کی حقیقی معنی سے کوئی مناسبت ہو کوئی علاقہ ہو علماء نے پچیس ۲۵ علاقے لکھے ہیں مجاز کے تو ان علاقات مجاز کا ذکر یہاں بے سود ہے میں مثال ایسی دونگا کہ وہ علاقہ سمجھ جائیں گے آپ مثلاً فرض کیجئے کہ شیر کا لفظ تو اسی جنگل کے جانور کیلئے بولا گیا تو جنگل کا جانور تو اس کے حقیقی معنی ہوں گے لیکن اگر کوئی نہایت ہی قوی ہیکل اور جرات مند بہادر شخص آپ کے سامنے آئے اور آپ کہتے ہیں کہ بھائی وہ تو شیر آ گیا تو اب جو آپ شیر اس کو کہہ رہے ہیں لیکن آپ ایمان سے کہیں کہ شیر کا جو لفظ

Marfat.com

آپ نے استعمال کیا ہے حقیقی معنی میں استعمال کیا ہے یا مجازی معنی میں؟ مجازی معنی میں استعمال کیا ہے مناسبت یہ ہے کہ جیسے وہ بڑا قوی جانور ہے یہ بھی قوی ہے جیسے وہ بڑا جراتمند ہے جانور جنگل کا تو ہے یہ بھی جرات مند ہے جیسے وہ بڑا بہادر ہوتا ہے ویسے یہ بھی بڑا بہادر ہے تو اس مناسبت کیوجہ سے شیر کا لفظ جو ہے وہ مجازی معنی میں استعمال کیا ہے تو اسی طرح لفظ ضلال جو ہے ایک اس کے حقیقی معنی ہیں اور ایک اس کے مجازی معنی ہیں لفظ ضلال جو ہے عربی میں ایک معنی اسکے حقیقی ہیں ایک معنی میں مجازی حقیقی معنی کیا ہیں؟ حقیقی معنی تو یہی ہیں گم ہو جانا گم ہونا اور مجازی معنی کیا ہیں؟ مجازی معنی ہیں یہ ادب عربی کے ان بارہ فنون پر جو حاوی ہوگا۔ صحیح معنی میں اس کا جواب وہ سمجھے گا مگر میں جواب دیئے دیتا ہوں کوئی سمجھ جائے تو بہتر ہے اگر نہ سمجھے تو بھئی اللہ معاف کرے وہ یہ ہے علاقات مجاز میں تضاد بھی ایک علاقہ ہے تضاد کے معنی یہ ہیں کہ مجاز حقیقت کی ضد ہے اور حقیقت مجاز کی ضد ہو یہی ایک علاقہ ہے تو اب یہاں پر ضلالت ضد ہے ہدایت کی اور ہدایت ضد ہے ضلالت کی تضاد علاقہ ہے مجاز کا جہاں تضاد کا علاقہ پایا جائے وہ مجازی معنی لئے جاسکتے ہیں تو اسی علاقہ تضاد کی بنیاد پر وہ علماء نے فرمایا عرب کی زبان میں یہ استعمال کیا جاسکتا ہے کہ میں آپ کو پوری بات بتادوں وہ بات یہ ہے کہ عرب میں یہ قاعدہ تھا کیونکہ وہاں لق و دق بیابان ہوتے تھے اور درختوں کی بڑی کمی ہوتی تھی تو ایسا ہوتا تھا کہ کوئی ایسی وادی ہے کہ جس وادی سے گذر کر کئی ملکوں کی طرف راستے نکلتے ہیں کوئی راستہ یمن کی

Marfat.com

طرف جارہا ہے کوئی شام کی طرف جارہا ہے کوئی مصر کی طرف جارہا ہے مثال کے طور پر تو اب وہ ان راہوں کیونکہ وہ راہیں خاص جگہ سے منسوب ہوتی ہیں اور پھٹتی ہیں تو ایسا ہوتا تھا کہ کسی ایسی جگہ میں کوئی درخت ہو یا مضبوط قسم کا درخت تو اس درخت کا نام عرب کے لوگ رکھتے تھے اور کہتے تھے کہ **هذه الشجرة الضالة** یہ درخت ایسا ہے جو لوگوں کو راہیں دکھانیوالا ہے کہتے تھے ضالہ معنی ہوتے تھے ھادیہ کے اس علاقہ تضاد کی بناء پر اور یاد رکھیئے ہدایت کے معنی ہیں کسی کو راہ پر لانا اور ہدایت جب راہ پر لانے کے معنی ہوئے تو اس سے پہلے ضروری ہوگا کہ وہ راہ پر نہ ہو تبھی تو اس کو راہ پر لائیں گے تو لہٰذا یوں کہیے کہ ہدایت کیلئے ضلالت لازم ہے کیونکہ جس کو کبھی ضلالت ہوئی نہیں اس کو ہدایت دینے کا کوئی مفہوم ہی نہیں ہے ہدایت کے معنی تو راہ پر لانا جو پہلے گم ہوگا اس کو راہ پر لائیں گے تو یہ لہٰذا ہدایت و ضلال میں علاقہ لزوم کا ہوا اور مجاز کے علاقوں میں جہاں تضاد کا علاقہ ہے وہاں لزوم کا بھی علاقہ ہے۔

اے محبوب ﷺ اپنے ملک توحید میں میں نے تجھے تنہا پیدا کیا

تو سنیئے اب عرب کے لوگ کہا کرتے تھے **هذه الشجرة الضالة** یہ درخت کو کہا جو ایسی جگہ واقع ہے اس جگہ جہاں سے مثلاً ایک راستہ یمن کو جاتا ہے ایک راستہ شام کو جاتا ہے ایک مصر کو جاتا ہے مثال کے طور پر اس جگہ ایک درخت ہے تو عرب کے لوگ اس درخت کو کہا کرتے تھے کہ **هذه الشجرة الضالة** یہ درخت ایسا ہے جو لوگوں کو

Marfat.com

راہ دکھانے والا ہے جو اس درخت کے پاس آجائے اسے پتہ ہوگا کہ بھائی اس کے جانب مشرق مصر کو راستہ جاتا ہے اور جانب عرب شام کو راستہ جاتا ہے اور جانب جنوب مثال کے طور پر یمن کو راستہ جاتا ہے تو یہ درخت ایسا ہے جو لوگوں کو راہ دکھاتا ہے لوگوں کیلئے ہدایت کرتا ہے یہ لوگوں کیلئے ھادی ہے تو اس ہدایت کرنے والے درخت کو کہتے تھے کہ **ھذہ الشجرۃ الضالۃ** مگر وہ درخت ایسی جگہ ہوتا تھا کہ اس کے آس پاس کوئی ایسا درخت نہ ہوتا کہ لوگوں کو شبہ نہ ہو جائے وہ درخت اس وادی میں ایک ہی ہو اور آس پاس کوئی نہ ہو وہ جگہ ایسی ہو جہاں سے مختلف ملکوں کی طرف راہیں نکلتی ہوں تو پھر اس درخت کو لوگ کہتے تھے **ھذہ الشجرۃ الضالۃ** یہ درخت ضالہ ہے یعنی وہ لوگوں کو مختلف ممالک کی طرف مختلف مقامات کی طرف راہ دکھاتا ہے یہ درخت ھادی ہے یہ درخت ہدایت کرتا ہے تو وہ درخت ہوتا ہے کہ اس کے آس پاس اور کوئی درخت نہیں ہوتا اور ایسے مقام پر ہوتا ہے جس مقام سے مختلف راہیں نکلتی ہیں اور مختلف مقامات کو جانے والے جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ جل مجد نے ارشاد فرمایا کہ میرے محبوب ﷺ جس طرح وادی میں ایک درخت ایسے مقام پر ہو کہ جہاں سے راہیں پھوٹتی ہوں اور وہ اس درخت کے پاس جاکر ہی سمجھ سکے گا کہ ادھر سے جانا ہے تو فلاں ملک جاؤں گا ادھر جانا ہے تو فلاں ملک کی طرف جاؤں گا تو میرے پیارے محبوب تیری ذات پاک ایسی ہے کہ اس درخت کے قریب کوئی اور درخت نہیں ہوتا وہ اکیلا ہوتا ہے میرے پیارے محبوب ﷺ

Marfat.com

میں نے تجھے اپنے ملک توحید میں تنہا پیدا کیا اکیلا پیدا کیا تو اکیلا ہے کیا مطلب تجھ جیسا ہے ہی کوئی نہیں تو اب تو ایسے مقام پر واقع ہے میں نے تجھے ایسے مقام پر واقع کیا ہے کہ میرے پیارے محبوب ﷺ کوئی جہنم کو جانا چاہے تو اس کا راستہ بھی وہاں سے نکلتا ہے اگر کوئی جنت کو جانا چاہے تو اس کا راستہ بھی وہاں سے نکلتا ہے کوئی شیطان کی طرف جائے تو اس کا راستہ بھی وہاں سے نکلتا ہے رحمٰن کی طرف جائے تو اس کا راستہ بھی وہاں سے نکلتا ہے تو میرے محبوب ﷺ میں نے تجھ کو شجرۃ ضالہ بنایا یعنی تمام کائنات کو تو ہی راہ بتاتا ہے کہ اس میں راہ ہے نجات کی جنت کی تو **ووجدك ضالاً فهدٰی** کے معنی ہوئے **ووجدك هاديا فهدٰی اى فهدهم** ساری کائنات کو میرے پیارے میں نے تیرے ہی راستے ہدایت عطا فرمائی اور یہ وہ معنی ہیں کہ قرآن خود اسی کی تائید کرتا ہے اور جس معنی کی تائید قرآن کرے اس سے بہتر اور کون سے معنی ہو سکتے ہیں قرآن نے کہا **انك لتهدى الٰى صراط مسقيم** میرے پیارے محبوب ﷺ صراط مستقیم کی طرف تو ہی تو راہ دکھانے والا ہے تو قرآن نے خود حضور ﷺ کو فرمایا **انك لتهدى الٰى صراط مسقيم** رہی وہ دوسری آیت کہ **انك لاتهدى من احببت** کے معنی وہ میں نے ہزاروں مرتبہ بیان کیے **انك لاتهدى** کے معنی ہیں **انك من تخلق الهداية داء لمن احببت** میرے محبوب خالق اھتدٰی تو نہیں ہے خالق اھتدٰی میں ہوں اور جس کے لئے میں نے

(سورۃ شوریٰ آیت 52)(سورۃ قصص آیت 56)

Marfat.com

اھتدٰاء کو پیدا کر دیا اس کے لئے ہدایت اور اھتداء کو تقسیم کرنے والا تو ہے یہ بات اسی مقام پر ختم ہو چکی ہے۔

ہم نے آپکو وارفتہ محبت پایا تو آپ ﷺ پر وہ راہیں کھول دیں

میں نے عرض کیا **ووجدك ضالاً فهدٰی** اس کے معنی کیا ہوئے۔اس کے معنی یہ ہوئے میرے محبوب ﷺ میں نے اپنے میدان توحید اور اپنے اس ملک توحید میں کہ جس ملک توحید میں لوگ مختلف راہوں کی طرف بھاگ رہے ہیں کوئی جہنم میں گر رہا ہے اور کوئی کہیں جا رہا ہے اللہ نے فرمایا میرے پیارے محبوب ﷺ جس طرح اس وادی میں ایک ہی درخت ہوتا ہے اور اس سے راہیں ملتی ہیں میرے محبوب ﷺ میں نے اپنے ملک توحید میں تجھے اکیلا ہی بنایا ہے تجھی سے راہ ملے گی **ووجدك ضالاً فهدٰی** کے یہ معنی ہیں اور وہ معنی بھی حق ہیں ہم نے آپکو وارفتہ محبت پایا تو وہ راہیں آپ ﷺ پر کھول دیں کہ جن راہوں پر چل کر آپ تقاضہ محبت کی تکمیل فرما سکیں یہ دو باتیں تھیں اب اللہ سے دعا کرتا ہوں۔اللہ تعالیٰ ہمارے عقیدے کو صحیح رکھے اور ہمارے ایمانوں کو اللہ سالم رکھے اور ایسے ظالم لوگوں سے اللہ ہمیں بچائے جو ہمارے آقا ﷺ کے حق میں ہمیں بدعقیدہ کرنے کی فکر میں ہیں اے اللہ کچھ رہے نہ رہے مگر دلوں میں تیرے محبوب ﷺ کی تعظیم رہ جائے حضور ﷺ کی عظمت اور محبت رہ جائے الٰہی اسلام پر زندگی ہو ایمان پر خاتمہ ہو شاید یہ درس اس سال کا آخری درس ہو۔

Marfat.com

میں آپ لوگوں کیلئے دعا گو ہوں کہ آپ حضرات بڑی دور دور سے اسی ذوق اسی شوق کو لیکر آتے رہیں اور آپ حضرات کمال محبت کے ساتھ آپ نے درس سنا میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ الٰہی آپ کو اس کے اس ذوق وشوق کی بہترین جزائے خیر عطاء فرمائے اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی رحمتوں سے نوازے اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی برکتوں سے نوازے آپ کے تمام مقاصد حسنہ میں آپ کو اللہ تعالیٰ کامیاب فرمائے رمضان المبارک کی برکتیں اب بھی نصیب ہوں آئندہ بھی نصیب ہوں

وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب نمبر 4

حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم

تقریر دل پذیر بر موضوع حیات النبی ﷺ بمقام دار العلوم امجدیہ کراچی
بر موقع عرس اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ
خطاب ضیغم اسلام محقق بے بدل غزالئ زماں رازی ء دوراں امام اہلسنت
علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی رحمتہ اللہ علیہ

Marfat.com

دھنک

صفحہ نمبر

روح آفتاب کی طرح ہے ___ 87

حیات انبیاء علیہم السلام کے دلائل ___ 88

دوران طواف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حضور ﷺ سے مصافحہ کرنا ___ 90

ہر شخص کی روح قبر میں جسم سے تعلق رکھتی ہے ___ 94

مبشر بشیر مومن کی قبر میں آتے ہیں ___ 95

حضور ﷺ کی روح پاک کا تعلق کائنات کے ہر ذرہ سے ہے ___ 98

Marfat.com

الحمد لله الحمد لله نحمده و نستعينه و نستغفره و نومن به ونتوكل عليه و نعوذ بالله من شرور انفسنا و من سيئاتِ اعمالنا من يهديه الله فلا مضلله ومن يضلله فلا هادی له و نشهد ان لا الٰه الا الله وحده لا شريك له ونشهدان سيدنا وسندنا ونبينا و حبيبنا و كريمنا و روفنا و رحيمنا ومولانا و ملجانا وماوٰنا محمد عبده و رسوله اما بعد فاعوذ بالله من الشيطٰن الرجيم بسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم فلنحيينه حيٰوة طيبة صدق الله العظيم و صدق رسوله النبی الكريم الامين و نحن علٰی ذٰالك لمن الشاهدين وا شاكرين والحمد للّٰه رب العٰلمين ان اللّٰه وملٰئكة يصلون على النبی يا ايهاالذين اٰمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما اللّٰهم صل علٰی سيدنا ومولانا محمد وعلٰی آل سيدنا و مولانا محمد وبارك وسلم وصل عليه۔

برادران اہلسنت یہ اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ کے عرس کی آخری نشست ہے اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ نے جن عقائد واعمال کی تعلیم دی ہے وہ کتاب وسنت کی روح ہے وہ اسلام کی حقیقت ومغز ہیں اور دین کا عطر ہیں لوگوں نے غلط اعتراضات کیے اور کہا کہ اعلیٰ

(سورۃ النحل آیت 97)

Marfat.com

حضرت رحمتہ اللہ علیہ نے کوئی خاص دین لوگوں پر مسلط کیا اور اپنے ماننے والوں کو کیا وصیت کی کہ جو میرا دین ہے میری کتابوں سے ظاہر ہے یعنی مخصوص دین اسلام تمام فرائض سے اہم فرض اس پر قائم رہنا ہے کتنا بڑا بہتان ہے کس قدر اشتباہ ہے۔ اللہ ہمیں اس بہتان سے بچائے۔ اب مختصر سی بات عرض کرنا چاہتا ہوں چند دن کی بات ہے مکہ مکرمہ مدرسہ صولتیہ کا ایک شخص میرے پاس آیا اس نے کہا کہ میں سعودی ہوں پاکستان کے دورہ پر سعودیہ سے آیا ہوں دورہ کا مقصد یہ ہے کہ میں جائزہ لینا چاہتا ہوں کہ پاکستان کا مذہبی ماحول کیا ہے اور کہا کہ پاکستان میں لوگ قبر پرستی کرتے ہیں اور کہا کہ یہاں شرک ہوتا ہے بدعتیں ہوتی ہیں کہا کہ میں نے سب سے پہلے ملتان میں آکر دیکھا کہ یہاں قبروں کی عبادت کی جارہی ہے حضرت شاہ رکن عالمؒ کے ہاں حضرت غوث بہاوالحق زکریا ملتانی رحمتہ اللہ علیہ حضرت موسیٰ پاک شہید رحمتہ اللہ علیہ کے ہاں گیا ہوگا اور دیکھا ہوگا کہ لوگ بڑے ادب واحترام کے ساتھ حاضری دیتے ہیں اس نے کہا کہ میں نے دیکھا یہاں قبروں کی پوجا ہوتی ہے اور کہا کہ میں نے سنا ہے جس قبر کی سب سے زیادہ پوجا ہوتی ہے وہ (داتا حضور رحمتہ اللہ علیہ کی قبر) لاہور میں ہے۔ اب میں وہاں جا رہا ہوں اور پورے پاکستان کے مذہبی ماحول کا جائزہ لیکر وہاں سعودیہ جاکر رپورٹ پیش کروں گا اور مقصد یہ ہوگا کہ وہ حکومت جو ہے وہ اصلاح حال کے لیے متوجہ ہوگی اور یہاں عقائد واعمال کی اصلاح کریگی کہ جو یہاں شرک وکفر پر مشتمل عقائد ہیں اور جو

Marfat.com

شرک و بدعت

کے اعمال پاکستان میں ہورہے ہیں وہ سعودی حکومت اس بات کی کوشش کریگی کہ شرک و کفر کو دور کرے اور بدعات کو مٹانے اور اپنے مسلک کے مطابق پاکستان میں کام کریگی ۔اس نے کہا کہ آپ مجھے یہ بتائیں کہ آپ نبی اکرم ﷺ کے بارے میں ہمارے وصال کے بارے میں آپ کیا عقیدہ رکھتے ہیں۔ میں نے کہا **رسول اللہ ﷺ حی** تو فوراً غضبناک ہوکر کہنے لگا **الرسول فی القبر میت میت** معاذ اللہ ثم معاذ اللہ مجھے بڑا دکھ ہوا تو وہ کہنے لگا آپ یہ بتائیں کہ رسول ﷺ کی روح کہاں ہے اور یہ تمام انبیاء ورسل علیہم السلام اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم جنکو آپ زندہ کہتے ہیں انکی رو حیں کہاں ہیں؟ دو ہی مقام ہیں یا اعلیٰ علیین ہے یا اسفل السافلین ہے سجین ہے آپ یہ بتا یئے کہ مقربین کی روحیں اعلیٰ علیین میں ہوئیں تو انکے اجسام میں نہیں ہوئیں نا کافر مرنے کے بعد زندہ ہے جسمانی طور پر نا کوئی نبی مرنے کے بعد زندہ ہے جسمانی طور پر انکی رو حیں اعلیٰ علیین میں اور انکی روحیں سجین اسفل السافلین میں ہیں پھر بتایئے آپ کس طرح حیات کا قول کر سکتے ہیں؟ یا پھر آپ یہ کہیں کہ انکی روحیں انکے اجسام میں ہیں اگر یہ کہیں تو پھر اعلیٰ علیین میں کیا مانیں گے اور ارواح صالحین تو اعلیٰ علیین میں ہیں تو پھر قبر میں انکی حیات کا قول کیسے معتبر وصحیح ہوگا (یہ اس نے کہا)

روح آفتاب کی طرح ہے

Marfat.com

میں نے کہا روح آفتاب کیطرح ہے آفتاب کہیں بھی ہو اسکی شعائیں زمین پر پڑتی ہیں رو شنی ہوتی ہے حرارت کا احساس ہوتا ہے سورج کی جو چیزیں اللہ نے اس میں ودیعت رکھی ہیں اور جو خاصیتیں سورج میں امانت رکھی ہیں وہ اسکی شعاعوں کے ذریعے زمین کی سطح تک آتی ہیں اور زمین میں پیوست ہوتی ہیں حرارت و روشنی آتی ہے وہ لطیف حقیقتیں جو سورج کی شعاعوں کے ذریعے اللہ زمین تک پہنچا تا ہے وہ زمین تک پہنچتی ہیں اور زمین ان کو لیتی ہے تو ارواح تمام آفتاب کی مثل ہیں آفتاب کی طرح ہیں تو سمجھ لیجیے کہ ارواح انبیاء کرام علیہم الصلوۃ السلام جنکو اللہ تعالیٰ نے آفتاب ھدٰی بنایا وہ آفتاب ھدٰی بنکر آئے بیشک ہم ان ارواح کو اعلیٰ علیین میں تسلیم کرتے ہیں لیکن انکے اجسام کریمہ جس مقام اور جس جگہ ہیں اللہ تعالیٰ نے انکی ارواح کا جو تعلق اعلی علیین کیساتھ رکھا وہی انکے اجسام کیساتھ رکھا ارواح انبیاء کا جو تعلق اعلیٰ علیین سے ہے انکے اصل مستقر کیساتھ ہے۔ بالکل وہی تعلق انکے اجسام کریمہ کے ساتھ ہے اور اس تعلق کی بناء پر میں پوچھتا ہوں اگر وہ اعلی علیین میں ہیں تو اجسام کریمہ میں بھی ہیں اور ان کے لیے کوئی زمان و مکان کی قید نہیں۔

حیات انبیاء علیہم السلام کے دلائل

اگر یہ بات نہیں مانتے ہو تو میں پوچھتا ہوں ۔ایک حدیث میں نے پڑھی ادریس کا ندھلوی نے ایک کتاب لکھی ہے اور اسی حدیث کے لیے میں نے وہ کتاب رکھی ہوئی ہے

Marfat.com

اس نے لکھا رسول اللہ ﷺ طواف فرما رہے تھے خانہ کعبہ کا یہ بات بعد کو ہو گی یاد آیا پہلے تو میں نے مسلم کی حدیث پڑھی حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں وادی ءاجرک سے گزر رہا ہوں میں دیکھ رہا ہوں کہ حضرت یحیٰ علیہ السلام اونٹنی پر سوار ہیں اور حضور ﷺ نے فرمایا کہ وہ تلبیہ فرما رہے ہیں حبشہ پہاڑی پر سرکار ﷺ نے گذرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ میں نے یہاں انبیاء کرام علیہ السلام کو میں ملاخطہ فرما رہا ہوں وہ حبشہ کی پہاڑی اللہ کی زمین پر ہے۔ اور وہ وادی اجرک اللہ کی زمین پر ہے حضرت یحیٰ کو حضور ﷺ ملاخطہ فرما رہے ہیں حضرت موسیٰ علیہم السلام کو حضور ﷺ ملاخطہ فرما رہے ہیں۔ خود حضور ﷺ نے فرمایا یہ بھی مسلم کی حدیث پاک ہے کہ سرکار ﷺ نے فرمایا **مررت علی الکثیب الاحمر بقبر موسٰی فاذا ھو قائم یصلی فی قبرہ** کثیب احمر سے میں گزرا میں نے دیکھا کہ اپنی قبر میں کھڑے ہو کر موسیٰ علیہ السلام نماز پڑھ رہے ہیں۔ میں نے کہا یہ مجھے بتا جب ارواح انبیاء اعلیٰ علیین میں ہیں تو موسیٰ کا قبر میں نماز پڑھنے کا کیا مطلب وہ تو اعلیٰ علیین میں ہیں انکی روح کے جسم میں آنے کے تم منکر ہو قبروں کے اندر وہ زندہ ہیں نہیں تو وہ اعلیٰ علیین میں ہیں اور قبروں میں انکے جسموں سے انکا کوئی تعلق نہیں ہے حضور ﷺ فرماتے ہیں **رائیت موسیٰ قائم یصلی فی قبرہ** میں نے خود دیکھا اے نگاہ محمدی ﷺ تجھ پر کروڑوں سلام دنیا کی نگاہیں غلط ہو سکتی ہیں حضور ﷺ کی نگاہ غلط نہیں ہو سکتی یہ زبان نبوت کا فرمان ہے۔ **راء یت**

(مسلم شریف)

Marfat.com

موسیٰ قائما یصلی فی قبرہ اب بتاؤ وہ اعلی علیین میں ہیں مگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو قبر میں حضور ﷺ نے اس شان کے ساتھ دیکھا، مبارک آنکھوں سے دیکھا اور زبان اقدس سے فرمایا اس حدیث کا کیا مطلب ہوگا پھر آپ کیسے حیات انبیاء علیہم السلام کا انکار کریں گے۔ پھر وادی اجرک میں حضور ﷺ نے انبیاء علیہم السلام کو ملاحظہ فرمایا یہ مسلم کی حدیث ہے یہ ایسی حدیث نہیں ہے کہ جسکو لوگ کہدیں کہ غلط ہے یا ضعیف ہے قابل اعتماد نہیں ہے۔ صحیح مسلم کی روایت ہے وادی اجرک میں حضور ﷺ نے کیا دیکھا وہ کہنے لگے بتاؤ کیا دیکھا اگر انکی روحیں اعلی علیین سے باہر نہیں جاتیں وہ وہاں مقید ہیں تو اجسام سے اور کسی امر سے انکا کوئی تعلق نہیں ہے تو سرکار ﷺ نے وادی اجرک میں کس چیز کو ملاحظہ فرمایا حضرت یحییٰ علیہ السلام و دیکھا حضرت موسیٰ علیہ السلام دیکھا اور انبیاء کرام علیہم السلام کو حضور ﷺ نے دیکھا موسیٰ علیہ السلام کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور پھر یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر اُٹھائے گئے سب جانتے ہیں اور یہ بھی مانتے ہیں تسلیم کرتے ہیں۔

دوران طواف عیسیٰ علیہ السلام کا حضور ﷺ سے مصافحہ کرنا

میں نے ابن عدیؒ کی روایت پیش کی ادریس کاندھلوی کی کتاب سے روایت پیش کی اس نے بھی اسکو لکھا ہے فقط اسلئے میں نے اس کتاب کو رکھا ہوا ہے میں نے کہا یہ بتاؤ عیسیٰ علیہ السلام کی حیات ثابت کرنے کے لیے وہ اپنی کتاب میں لکھتا ہے حالانکہ میں اس سے حوا

Marfat.com

لہ نہیں لے رہا میں تو اپنے مفسرین محدثین کی کتابوں سے حوالہ دے رہا ہوں اور ہمارے محدثین نے اس حدیث کو مختلف مقامات پر صحت اور اعتماد کیساتھ نقل فرمایا چنانچہ روح المعانی میں بھی یہ حدیث موجود ہے جو میں پڑھوں گا۔ سنئے حضور ﷺ خانہ کعبہ کا طواف فرما رہے ہیں حضور ﷺ نے طواف ختم کیا مقام ابراہیم علیہ السلام پر حضور ﷺ تشریف فرما ہوئے ایسے معلوم ہوا جیسے حضور ﷺ کسی کا انتظار فرما رہے ہیں۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ماتے ہیں ہم نے دیکھا ایک صاحب سفید چادر اوڑھے ہوئے کعبہ کا طواف کر رہے ہیں اُنہوں نے طواف کعبہ ختم کیا وہ حضور ﷺ کے پاس آئے حضور ﷺ کو سلام کیا اور چادر سے ہاتھ نکال کر حضور ﷺ سے مصافحہ کیا۔ مصافحہ کے بعد وہ چلے گئے تو حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ سرکار ﷺ یہ کون بزرگ تھے سرکار ﷺ نے فرمایا **ذالك اخی عیسٰی ابن مریم** یہ میرے بھائی عیسی ابن مریم تھے جو مجھے سلام کرنے آئے تھے۔ مرزائیت کے مقابلہ میں عیسی علیہ السلام کی حیات کو ثابت کرنے کے لیے یہ حدیث پیش کر سکتے ہیں اور پیش کی ہے یہ جبکہ نہیں دیکھتے کہ اور کیا ثابت ہوا میں بتانا چاہتا ہوں حضرت عیسی علیہ السلام آسمانوں پر جلوہ گر ہیں ابھی تک ان کا نزول نہیں ہوا سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا قرب قیامت میں عیسٰی علیہ السلام کا نزول ہوگا۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ اس رفع کے بعد وہ نزول موعود ہے یا نہیں؟ ابھی نزول نہیں ہوا وہ قرب قیامت میں نازل ہونگے لیکن خود

(تفسیر روح المعانی)

Marfat.com

حضور ﷺ کے زمانہ اقدس میں حضور ﷺ کی موجودگی میں حضور ﷺ کے سامنے عیسٰی علیہ السلام طواف کر رہے ہیں حضور ﷺ سے مصافحہ کر رہے ہیں تو کیا کہا جائیگا معلوم ہوا کہ اللہ نے انبیاء کرام کو وہ قوت عطاء فرمائی ہے کہ انکی روحانیت اتنی عظیم ہے کہ وہ اجساد مثالیہ یا اجساد صوریہ یا وجود مثالی کے ساتھ وجود صوری سے وہ جہاں چاہیں تشریف فرما ہو جائیں اور ایک آن میں کئی مقامات پر جلوہ افروز ہو جائیں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام جو اللہ کے فرشتے ہیں جب وہ حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی صورت میں یا انسانی شکل میں حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تھے تو علماء نے کہا **لا یفارق سدرۃ المنتھٰی** وہ سدرۃ المنتہی میں بھی موجود ہوتے تھے اور حضور ﷺ کی بارگاہ میں بھی آتے تھے۔ پتہ چلا اللہ نے ان کو مثالی صورتیں دی ہیں مثالی وجود دیئے ہیں اجساد مثالیہ وہ انکی روحانی قوت ہے اور روحانی صورتیں ہیں اور روحانی جسم ہیں روحانی اجساد ہیں روحانی وجود ہیں انکی روحانی ذاتیں ہیں اللہ تعالیٰ نے انکو ظاہر فرمایا۔ میں یہ کہہ رہا تھا کہ بے شک وہ اعلیٰ علیین میں ہیں مگر انکی روحانیت اتنی قوی ہے کہ انکا جو تعلق اعلیٰ علیین سے ہے وہی تعلق انکا اس دنیا کیساتھ ہے جو تعلق اعلیٰ علیین سے ہے وہ تعلق ان کی قبور کیساتھ انکی ارواح کا تعلق ہے اور جو تعلق انکا اعلیٰ علیین سے ہے وہ تعلق انکا اجساد کریمہ کے ساتھ ہے لہذا میں یہ بھی کہہ سکتا ہوں کہ وہ اعلیٰ علیین میں زندہ ہیں اور میں یہ بھی کہہ سکتا ہوں کہ وہ اپنی قبروں میں بھی زندہ ہیں اور میں یہ بھی کہہ سکتا ہوں کہ وادی ءاجرک میں نگاہ

Marfat.com

مصطفے ﷺ انکو ملا خطہ فرما رہی ہے۔ یہ کیا ہے۔ جیسے میں نے عرض کیا کہ حضور ﷺ ایک آفتاب ہیں اسکی شعائیں جہاں پڑیں گی وہیں انکا تعلق پیدا ہو جائے گا۔ ارواحِ انبیاء کی شعائیں اعلی علیین پر بھی پڑتی ہیں۔ اسی طرح ارواح انبیاء علیہ السلام کی شعاعیں ان کے اجسام میں بھی پڑتی ہیں ان کی قبور میں بھی پڑتی ہے۔ اس عالم شہادت میں بھی پڑتی ہیں اس عالم دنیا میں بھی پڑتی ہیں عالم برزخ میں بھی پڑتی ہیں عالم آخرت میں بھی پڑتی ہیں ان کی وہ شعائیں زمینوں پر بھی پڑتی ہیں آسمانوں پر بھی پڑتی ہیں عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ نے ایسا عظیم روحانی وجود عطاء فرمایا حالانکہ اپنے جسد عنصری کیساتھ آسمانوں پر اُٹھائے گئے ہیں مگر انکی روحانیت اتنی قوی ہے کہ وہ آسمانوں پر بھی اسی وجود میں جلوہ گر ہیں زمین پر بھی وہ اسی مثالی وجود کے ساتھ جلوہ گر ہیں۔

میں عرض کر رہا تھا کہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت سیدی امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ مسلک ہے کہ انبیاء علیہم السلام زندہ ہیں اور ہمارا یہ عقیدہ ہے **الانبیاء احیاء فی قبورھم** انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں کے اندر زندہ ہیں اعلی علیین میں انکی ارواح کا ہونا اس عقیدے کی نفی نہیں کرتا بلکہ اسکو ثابت کرتا ہے کہ وہاں بھی زندہ ہیں اور یہاں بھی زندہ ہیں اور انکی ارواح کو اللہ نے وہ قوت عطاء فرمائی ہے۔ اور پھر عرض کروں کہ بڑے افسوس کا مقام ہے ان سے پوچھا جائے کہ تم قبر میں تعذیب و تنعیم کے قائل ہو یا نہیں ہو؟ ارے کافر کو تعذیب ہے مومن کو تنعیم ہے۔ قبر کے بارے حدیث میں آتا ہے

Marfat.com

القبر روضة من رياض الجنة اوحفرة من حفر النار کہ قبر جو ہے وہ جنت کا باغ ہے یا دوزخ کا گڑھا ہے مومن کی قبر جنت کا باغ ہے اور کافر کی قبر دوزخ کا گڑھا ہے۔ میں پوچھتا ہوں کہ کافر کی روح سجین میں ہے اور مومن کی روح اعلی علیین میں ہے پھر جنت کا باغ ہونا اور گڑھا ہونا دوخ کا اسکا کیا مطلب ہے؟۔ ارے جب روحیں وہاں ہیں تو قبر کا باغ یا دوزخ کا گڑھا ہونا اسکا کیا مطلب ہے، اس کا کیا مفہوم ہے؟

ہر شخص کی روح قبر میں جسم سے تعلق رکھتی ہے

معلوم ہوا کافر کی روح سجین میں ہو کر بھی اپنی قبر سے تعلق رکھتی ہے اور کافر کی روح کا جورا بطہ ہے وہ اجزاء اجسامیہ کیساتھ رہتا ہے کیونکہ عذاب جسم پر مرتب ہوتا ہے اور عذاب اصل میں روح کو ہوتا ہے مگر روح کا تعلق اجزاء جسم کے ساتھ ہے اسلئے اس عذاب کا ترتب بھی جسم کے اجزاء پر ضرور ہوتا ہے اسلئے حضور تاجدار دو جہاں محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا بخاری شریف میں ہے کہ سرکار ﷺ نے دو انسانوں کی آوازیں سنیں جنکو انکی قبروں میں عذاب دیا جارہا تھا یہ بخاری کی حدیث ہے۔ جی ہاں کوئی ایسی بات آجائے یہ لوگ کہہ دیا کرتے ہیں۔ کہ معاذ اللہ شیطان کی آواز تھی۔ اعرابی کا واقعہ آپ نے سنا ہوا ہے۔ حضور ﷺ قبر میں جلوہ فرما ہیں تو حضور ﷺ کی قبر انور سے لپٹ گیا بے ساختہ اسنے کہا کہ حضور میں تو بخشش کے لئے حاضر ہوا تھا۔ قبر انور سے آواز آئی کہ اللہ نے تجھے

Marfat.com

بخش دیا ان وہابیوں نے کہا کہ ابن تیمیہ نے کہا کہ یہ جو قبر سے آواز آئی یہ شیطان کی آواز تھی ۔آپ بتایئے کہ مسلمان اس کو برداشت کرے گا سوچنے کا مقام ہے اور دلیل کیا ہے کہ وہ تو یہاں ہیں ہی نہیں وہ تو اعلی علیین میں ہیں تو اعلی علیین میں ہونے کے بعد تو پھر قبر سے آواز آنیکا کوئی سوال ہی نہیں پیدا ہوتا ارے میں پوچھتا ہوں کافروں کی جو روح تھی وہ سجین میں تھی سرکار ﷺ کافروں کی قبروں سے جو آواز سنتے ہیں۔ بخاری کی حدیث ہے حضور نے دو انسانوں کی آواز سنی جنکو انکی قبروں میں عذاب دیا جارہا تھا اب میں پوچھتا ہوں آپ سے انکی روح تو سجین میں تھی تو قبر میں عذاب کا کیا مطلب ہے معلوم ہوا کافر کی روح اگر سجین میں ہو تو خیر اور وہ اجزاء جسم سے ضرور تعلق رکھتی ہے تو اگر کافر کی روح سجین میں ہو کر قبر اور اپنے اجزاء سے متعلق ہو سکتی ہے تو مومن کی روح اعلی علیین میں ہو کر اپنی قبر اور اپنے جسم سے متعلق کیوں نہیں ہو سکتی؟

مبشر بشیر مومن کی قبر میں آتے ہیں

سوچنے کا مقام ہے ورنہ تنعیم وتعذیب کا کوئی سوال ومقصد نہیں رہتا تنعیم وتعذیب مذہب اہلسنت کے بنیادی عقائد میں سے ہے کوئی ان کا انکار نہیں کر سکتا سوائے اسکے کہ چند معترضین نے انکار کیا ہے۔معترضین میں بھی سب منکر نہیں ہیں ۔بعض جنہوں نے دیکھا کہ تنعیم وتعذیب ایسی چیز ہے کہ فقط حدیث میں ہی نہیں قرآن میں بھی موجود ہے تو وہ مجبور ہو گئے تسلیم کرنے پر قرآن میں موجود ہے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا یثبت اللہ

Marfat.com

الذین آمنوا بالقول الثابت قول ثابت ایمان والوں کو ثابت قدم رکھے گا اور مومن کا ثابت قدم رہنا ہے قبر کے اندر، سنو منکر نکیر ان فرشتوں کو کہتے ہیں جو کافروں کی قبر میں آتے ہیں اور جو مومن کی قبر میں آتے ہیں انکا نام منکر نکیر نہیں بلکہ مبشر بشیر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری قبروں میں منکر نکیر کو نہ بھیجے مبشر بشیر کو بھیجے۔ تو وہ مبشر بشیر مومن کی قبر میں آتے ہیں وہ اس سے سوال کرتے ہیں کہ **ماعلمك بهذا الرجل** بتا اس رجل مقدس کے متعلق تیرا کیا علم ہے؟ وہ کہتا ہے **هو محمد رسو لالله** اس مقام پر ان لوگوں نے کہا کہ یہ ھذا جو ہے وہ وجود ذھنی کے لیے ہے موجود فی الذہن کے لیے اور حضور وہاں موجود نہیں ہوتے دلیل یہ ہے کہ ھو لفظ خود غائب کی ضمیر ہے اور الرجل جو ہے وہ بھی غائب کے معنی میں تو اگر اس سے تم ثابت کرتے ہو تو کیا مطلب ہوگا؟۔ ھو کی بجائے ھذا کہنا فرشتوں نے ھذا کہا وہ تو محسوس مبصر کے لیے نہیں تھا وہ تو موجود ذھنی کے لیے تھا میں کہتا ہوں غلط ہے میرا دعویٰ ہے تمام نحو کی کتابیں اُٹھا کر دیکھ لو کہ ھذا جو ہے وہ اسم اشارہ ہے اسکی اصل وضع محسوس مبصر کے لیے ہے ہاں بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ کوئی لفظ اصل کے خلاف استعمال ہو جاتا ہے تو وہ مجاز ہوتا ہے۔ ھذا کا استعمال محسوس مبصر کے لیے حقیقت ہے حقیقت ہے اور ھذا کا استعمال موجود فی الذھن کے لیے خلاف اصل ہے خلاف اصل ہے۔ یاد رکھو اصل محتاج دلیل نہیں ہے خلاف اصل پر دلیل کی حاجت ہوتی ہے تو لفظ ھذا جو محسوس مبصر کے لیے ہے وہ تو اپنی اصل پر ہوا محسوس

(سورۃ ابراہیم 27)

Marfat.com

مبصر کے لیے وضع کیا گیا ہے وہ اپنی اصل پر ہے۔ اصل کے خلاف کہاں ہو گا جہاں حقیقت متعذر ہو تو تم دنیا پر قیاس کرتے ہو بزرخ کا اور اپنے اوپر قیاس کرتے ہو اللہ کے پیارے حبیب ﷺ کا تو تمہارا خود قیاس باطل ہے قیاس مع الفارق ہے۔ میں کہوں گا یہ قیاس ہو نہیں سکتا۔ جب تک وہاں حقیقت کا تعذر ثابت نہ کرو۔ ممکن نہیں ہے اور خلاف اصل پر تمہارے پاس کوئی دلیل نہیں ہے۔ نہیں میں کہتا ہوں ھذا کا مشار الیہ محسوس مبصر حضور ﷺ کی ذات مقدسہ ہے حضور ﷺ کی شکل انور ہے حضور ﷺ کی صورت مبارکہ ہے وہی خارج میں نظر آرہی ہے۔ اسلئے کہ ہذا کی وضع ہی محسوس مبصر کے لیے ہے اور جس مقام پر ھذا کسی موجود فی الذھن کے لیے استعمال ہوا ہے وہ اسلئے ہوا ہے کہ وہاں حقیقت متعذر ہے جب تک حقیقت کا تعذر ثابت نہ ہو آپ محسوس مبصر سے عدول نہیں کر سکتے اور مجاز کی طرف آپ نہیں جا سکتے رہا یہ کہ وہ کون ما **علمك بهذا الرجل** آپ بتایئے یہ رجل مشار الیہ ہوا کہ نہیں ہوا ھذا کا اور وہ محسوس مبصر ہو گا جب ہی تو مشار الیہ قرار پائیگا۔ حقیقت تو یہی ہے اصل وضع تو یہی ہے حقیقت متعذر ہو تو مجاز کی طرف جائیں گے۔ اور میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ حقیقت کے تعذر پر قیامت تک کوئی دلیل قائم ہو نہیں سکتی لہذا یہاں الرجل محسوس مبصر ہے اور آپ کہیں گے ضمیر تو غائب کی ہے اور حضور ﷺ تو غائب ہوئے۔۔۔ کیسے بیوقوف لوگ ہو یہ بتاؤ اس ھو کی ضمیر کا مرجع کون ہے؟ ارے مرجع تو الرجل ہے اور جب الرجل ہوا محسوس مبصر تو ھو کے غائب ہو

Marfat.com

نے سے تمہیں کیا فائدہ ہوا تم خود ہی غائب ہو گئے ۔ بھئی ھو کا مرجع تو الرجل ہے وہ ہے محسوس مبصر کیونکہ ھذا کی وضع ہی محسوس مبصر کے لیے ہے جب وضع اس کی محسوس مبصر کے لیے ہے اور یہاں اس حقیقت کا تعذر تم قیامت تک نہیں ثابت کر سکتے ھو کا مرجع الرجل ہے اور الرجل محسوس مبصر ہے تو تمہارا یہ کہنا کہ ھو ضمیر غائب کی ہے اس سے تمہیں کوئی فا ئدہ نہیں ہوا کیونکہ مرجع اس کا الرجل ہے اور وہی محسوس مبصر ہے۔

حضور ﷺ کی روح پاک کا تعلق کائنات کے ہر ذرہ سے ہے

عزیزان محترم: یہ بات آپ بتایئے کہ سرکار ﷺ تو اعلی علیین میں ہیں تو سرکار ﷺ کیسے قبر میں نظر آتے ہیں؟ معلوم ہوا کہ اعلی علیین میں اسطرح ہیں کہ ہر عالم سے انکی روح اقدس کا انکی ذات مقدسہ کا جو آفتاب ہے وہ اتنا قوی ہے کہ ان کا تعلق اعلی علیین سے بھی ہے اور انکا تعلق اپنی قبر انور سے بھی ہے اپنے جسد کریم سے بھی ہے بلکہ مجھے کہنے دیجیئے کہ انکا تعلق اقوام عالم کے ذرے ذرے سے ایسا ہی ہے جیسے آفتاب کی شعاعوں کا تعلق سطح زمین سے ہے ۔ میرے کہنے کا مقصد یہ تھا کہ اُنہوں نے یہ جو چال چلی ہے اور اب یہ منصوبہ بنایا ہے کہ پاکستان کے دورے ہو رہے ہیں اور کہاں کہاں مشرکانہ عقائد ہیں اور کہاں کہاں مشرکانہ اعمال ہیں ہم سو رہے ہیں ہم پر افسوس ہے ان تمام عقائد و اعمال کی رپورٹیں وہاں لے جا کر پیش کرتے ہیں اور پھر نجدیت کو مسلط کرنے کے لیے وہ جو کوشش کر رہے ہیں وہ آپکو معلوم ہے تو بیدار ہو جاؤ ۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا ہم پر انتہائی

Marfat.com

احسان ہے کہ اُنہوں نے ہمیں نور بصیرت عطا فرمایا عقائد کے بارے میں بھی اعمال کے بارے میں بھی انکی راہوں کو ہم نے چھوڑ دیا غیر ہم کو تباہ کر رہے ہیں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی زندہ دل کھیتی کو برباد کر رہے ہیں اسکی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی لگائی ہوئی کھیتی کو سرسبز و شاداب رکھے۔

وآخر دعوٰنا ان الحمدللہ رب العٰلمین

Marfat.com

باب نمبر 5

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے نور کا جلوہ ہیں

مدرسہ اسلامیہ انوار العلوم ملتان کے سالانہ جلسہ دستار فضیلت پر حضرت آفتاب ولایت قطب زماں غزالئ دوراں امام اہل سنت علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی رحمتہ اللہ علیہ 31 مارچ 1984ء کو قاسم باغ قلعہ کہنہ پر مسئلہ نورانیت کے موضوع پر اپنے منفرد انداز میں یہ علمی تحقیقی معرکتہ الآراء خطاب فرمایا۔

Marfat.com

دھنک

صفحہ نمبر

تمام مفسرین کا یہی عقیدہ ہے ـــــ 103

کائنات میں اللہ کی شان کے سواء کسی کا ظہور نہیں ـــــ 108

جنت وذوزخ دونوں کو پیدا کرنا اللہ کی خوبی ہے ـــــ 110

میں مثال نہیں دیتا مسئلہ بتاتا ہوں ـــــ 112

اے محبوب ﷺ لیتے وقت تو لوح ہے بانٹتے وقت تو قلم ـــــ 117

کوئی چیز حکمت الٰہی کے خلاف نہیں ـــــ 118

جو میرے محبوب ﷺ تک پہنچ گیا وہ مجھ تک پہنچ گیا ـــــ 120

خدا کے سواء کسی کو سجدہ جائز نہیں ـــــ 121

تعظیم کا انکار کرنے والا کافر ہے ـــــ 122

Marfat.com

الحمد لله الحمد لله نحمده و نستعينه و ستغفره و نومن به ونتوكل عليه و نعوذ بالله من شرور انفسنا و من سيئات اعمالنا من يهديه الله فلا مضلله ومن يضلله فلا هادى له و نشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له ونشهدان يدنا وسندنا ونبينا و حبيبنا و كريمنا و روفنا و رحيمنا ومولانا و ملجانا وماوٰنا محمد عبده و رسوله اما بعد فاعوذ بالله من الشيطٰن الرجيم بسم الله الرحمٰن الرحيم قد جاء كم من الله نورو كتاب مبين صدق الله العظيم و صدق رسوله النبى الكريم الامين و نحن علٰى ذٰالك لمن الشاهدين وا شاكرين والحمد لله رب العٰلمين ان الله وملئكة يصلون على النبى يا ايهاالذين امنوا صلوا عليه وسلموا تسليما اللهم صل علٰى سيدنا ومولانا محمد وعلٰى آل سيدنا و مولانا محمد وبارك وسلم وصل عليه۔

محترم حضرات میں بالکل عاجز و ناکارہ آدمی ہوں جن حضرات نے محبت کے کلمات میرے حق میں فرمائے بس میں یہی دعا کرتا ہوں کہ یا اللہ مجھے انکا اہل بنادے میں تو کچھ بھی نہیں ہوں مولا تو جانتا ہے مدرسہ انوار العلوم ۴۴ء سے قائم ہے اور الحمد اللہ اس وقت

(سورۃ مائدہ آیت 15)

Marfat.com

تک مدرسہ نے علوم دینیہ کی جو خدمت سرانجام دی ہے اور دے رہا ہے۔ میں آپ حضرات سے یہی التجاء کروں گا کہ آپ یہی دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ سے کہ مدرسہ انور العلوم ہمیشہ اپنے فیوض و برکات سے امت مسلمہ کے تشنگان علم کو منور کرتا رہے۔ یہ مدرسہ درحقیقت یہ ایک روحانی مرکز ہے اللہ تعالیٰ مدرسہ انوار العلوم کو قائم رکھے اور حضرت قبلہ مخدوم سید صدر الدین رحمتہ اللہ نے اسکا سنگ بنیاد خود اپنے ہاتھوں سے رکھا تھا میں خود حاضر ہوا حضرت سے عرض کی اور حضرت تشریف لائے اور حضرت نے سنگ بنیاد رکھا میں حضرت کا ہمیشہ ممنون و شکر گزار رہونگا اور آپ کی عنایات و مہربانیوں کا اور آپ کے نورانی خاندان کی جو عنایات مجھ پر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب حضرات کو ہمیشہ خوش رکھے چونکہ حضرت مولانا عبدالقادر سعیدی (آپ کے تلمیز رشید جو اسٹیج سیکرٹری تھے) نے اعلان فرمادیا چند باتیں عرض کروں گا بس آپ حضرات کی محبت ہے کچھ عرض کرنے کے قابل ہوا سب حضرات ایک بار درود شریف پڑھ لیں۔

اللھم صل علٰی سیدنا ومولانا محمد وعلٰی آل سیدنا و مولانا محمد وبارك وسلم وصل علیه۔

تمام مفسرین کا یہی عقیدہ ہے

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا **قد جاء کم من اللہ نور وکتاب مبین** بے شک تمہارے پاس نور آیا اور روشن کتاب آئی یہ اللہ کا کلام ہے کسی انسان کا کلام نہیں ہے اللہ کا

(سورۃ مائدہ آیت 15)

Marfat.com

کلام ہے اللہ فرماتا ہے **قد جاء کم من اللہ نور** لوگو اللہ کیطرف سے نور آیا **وکتاب مبین** اور کتاب آئی وہ نور کیا ہے؟ میں نہیں کہتا حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے لیکر امام جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ تک تمام مفسرین کی کتابیں آپ دیکھ لیں سب کا یہی عقیدہ ہے **قد جاء کم من اللہ نورای محمد الرسول اللہ** ﷺ کہ وہ نور محمد الرسول اللہ ﷺ کی ذات پاک ہے اور میں آپکو بتا دینا چاہتا ہوں کہ جس نور عظیم کا ذکر اس آیت میں ہے یہ وہی نور عظیم ہے جسکو اللہ تعالیٰ نے تمام کائنات سے پہلے پیدا فرمایا ساری کائنات سے پہلے اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب (ﷺ) کے نور کو اپنے نور سے پیدا فرمایا اور یہ ایک حدیث میں بھی آیا ہے **خلقت من نور اللہ** حضور ﷺ نے فرمایا میں اللہ کے نور سے پیدا کیا گیا ہوں ایک حدیث میں یہ بھی آتا ہے **یا جابر اول ماخلق اللہ نور نبیك من نورہ** اے جابر رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے اپنے نور سے تیرے نبی کے نور کو پیدا فرمایا اللہ نے اپنے نور سے اپنے حبیب ﷺ کے نور کو پیدا فرمایا **اٰمنا وصدقنا** ہمارا ایمان ہے کہ اللہ نے اپنے نور سے اپنے نبی ﷺ کے نور کو پیدا فرمایا یہ بات لوگوں کے ذہن میں نہیں آتی اور وہ مختلف قسم کے شکوک وشبہات ابھارتے ہیں اور ان میں مبتلاء ہو جاتے ہیں کہتے ہیں اللہ نے اپنے نور سے حضور ﷺ کے نور کو کیسے پیدا فرمایا۔ اللہ نے اپنے نور سے اپنے حضور ﷺ کا نور پیدا کیا میرے دوستو میرے محترم عزیزو میں

(تفسیر جلالین) (مصنف عبدالرزاق)

Marfat.com

آپکو بتانا چاہتا ہوں کہ **کان اللہ لم یکن معہ شیا** اللہ تعالیٰ کے سواء تو کچھ تھا ہی نہیں تو جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا تو ایسا تو نہیں ہوا کہ اللہ نے خارج سے کوئی چیز لیکر اس ایک چیز کو بنا دیا ہو۔ کیونکہ خارج تھا ہی نہیں نہ خارج میں کوئی چیز تھی فقط اللہ تھا اور اللہ کے سوا کچھ نہ تھا تو اس لئے میں کہوں گا کہ اللہ نے جو کچھ بھی پیدا فرمایا وہ اسی کے نور کا ظہور ہے اور اپنی ذات پاک کی تجلیات ہی سے اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کے نور مقدس کو پیدا فرمایا یہ کہنا کہ اللہ نے جب اپنے نور سے پیدا فرمایا تو اللہ کے نور میں کمی آگئی ہوگی یہ بہت غلط ہے۔ اسلئے غلط ہے کہ کمی اور بیشی یہ تو ایسی چیزوں سے تعلق رکھتی ہے کہ جو چیزیں کسی اندازے میں آسکیں ناپ اور تول میں آسکیں، گنتی میں آسکیں، اللہ تو گنتی سے پاک ہے اللہ تعالیٰ تو ناپ وتول اور وزن سے پاک ہے **تعالی اللہ عن ذالك علو كبيرا** اللہ کمی اور بیشی سے پاک ہے کمی اور بیشی کا تعلق وہاں ہوگا جہاں مقدار ہو کمیت ہو اللہ مقدار نہیں ہے اللہ تعالیٰ کمیت سے پاک ہے تو وہاں کمی بیشی کا کوئی تصور ہی قائم نہیں ہوتا جن لوگوں نے کمی بیشی کا تصور ذہن میں قائم کیا تو انہوں نے اللہ کا قیاس اپنے اوپر کرلیا اور اللہ کا قیاس اپنے اوپر کرنا یہ بہت غلط بات ہے۔ میں آپکو بتانا چاہتا ہوں کہ اللہ رب العزت جل جلالہ وعم نوالہ نے اپنے نور سے اپنے حبیب ﷺ کا نور جسطرح پیدا فرمایا وہ تو ہمارے وہم وگمان سے بھی بالاتر ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے کام یہ سب ہمارے وہم وگمان سے بالاتر ہیں مگر ہمارے سمجھنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے

Marfat.com

اس عالم دنیا میں وہ چیزیں پیدا فرمادیں ہیں جنکو دیکھ کر ہم حقیقتوں کو سمجھ سکتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے قران پاک میں فرمایا **سنر یھم ایاتنا فی الآفاق وفی انفسھم حتی یتبین لھم انه الحق** (سورۃ) اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم اپنی قدرت کی نشانیاں انکو آفاق عالم میں دکھائیں گے اور انکی جانوں میں دکھائیں گے یہاں تک کہ ان پر حق ظاہر ہو جائے جو میرے محبوب ﷺ فرمارہے ہیں آفاق عالم میں اللہ کی قدرت کی نشانیاں جو ہمارے پیش نظر ہیں آپ ان پر ایک نظر ڈالیں تو آپکو معلوم ہو جائیگا کہ یہ شک وشبہ کوئی بنیاد نہیں رکھتا یہ دیکھیے کہ یہ کہنا کہ اللہ نے اپنے نور سے پیدا فرمایا تو اللہ کے ہاں کمی آگئی یہ غلط ہے۔ حضور ﷺ اللہ کا جلوہ ہیں حضور ﷺ اللہ کا جزو ہوں تو کمی آئے حضور ﷺ اللہ کا حصہ ہوں تو کمی آئے حضور ﷺ اللہ کا کوئی جزو قرار پائے ہوں تو کمی آئے اللہ اس سے پاک ہے کہ اسکا کوئی جزو ہو کوئی حصہ ہو اللہ اس سے پاک ہے حضور ﷺ جزو نہیں ہیں اللہ کا حصہ نہیں ہیں اللہ تقسیم سے پاک ہے تجزی سے پاک ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو اپنا جزو قرار نہیں دیا حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کا جزو نہیں ہیں بلکہ اللہ کا جلوہ ہیں اور یاد رکھیے اللہ نے اپنے نور سے اپنے حبیب ﷺ کے نور کو پیدا فرمایا وہ جزئیت کی حثیت سے نہیں بعضیت کی حثیت سے نہیں بلکہ جلوہ کی حثیت سے ہیں اللہ نے اپنے نور کی تجلی فرمادی اور اللہ نے اپنے نور کے جلوے کو نور محمدی ﷺ قرار دیا آپ جزو اور جلوہ کا فرق سمجھنا چاہیں تو اسکے لیے اس دنیا کے اندر بھی مثال موجود ہے

(سورۃ آیت 53)

Marfat.com

دیکھے ایک چراغ روشن ہے آپ اس چراغ سے ہزار ہا چراغ روشن کر سکتے ہیں پہلے چراغ میں کوئی کمی نہیں آئیگی ایک چراغ سے آپ نے دوسرا چراغ روشن کر دیا۔ تیسرا کیا چوتھا کیا، کروڑوں چراغ روشن کیے تو پہلے چراغ میں کوئی کمی نہیں آئے گئی کیوں؟ اس لیے کہ یہ چراغ اس پہلے چراغ کا جز ونہیں ہے جلوہ ہے۔ حسن اول کا نام نور محمدی ﷺ ہے۔ میں عرض کروں گا یہ آفتاب کا عکس آپ اس دنیا میں دیکھتے ہیں تو آپ سے کوئی اگر پوچھے کہ یہ شیشہ میں آفتاب کا عکس جو نظر آرہا ہے یہ کیا ہے؟ تو ہم یہی کہیں گے کہ یہ آفتاب کا نور ہے لیکن کوئی اگر یہ کہے کہ بھائی اگر شیشے میں آفتاب کا نور ہے تو آفتاب کے نور میں کمی آگئی تو یہ اسکا کہنا غلط ہے کیونکہ یہ نور آفتاب کا ہمیں شیشہ میں نظر آرہا ہے یہ آفتاب کا جز ونہیں ہے بلکہ جلوہ ہے۔ ہزاروں شیشے آپ رکھ دیں ایک آفتاب کا جلوہ شیشوں میں اسی طرح نظر آئیگا مگر آفتاب میں کوئی کمی نظر نہیں آئے گی تو اگر ایک آفتاب کا جلوہ کروڑوں شیشوں میں نظر آئے اور آفتاب میں کمی نہ آئے تو یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ اللہ کے نور کا جلوہ نور محمدی ﷺ کی شکل میں چمکے اور اللہ کے نور میں کمی آجائے اسلئے ہمارا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حسن اول کی پہلی تجلی جو فرمائی اس حسن اول کا نام نور محمدی ﷺ ہے اور اسی نور محمدی ﷺ کے لیے حدیثوں میں آتا ہے سرکار ﷺ نے فرمایا کہ **اول ما خلق اللہ نوری** اللہ نے سب سے پہلے میرے نور کو پیدا کیا اور اللہ نے سب سے پہلے میرے نور کو اپنے نور سے پیدا کیا یعنی اپنے نور کی

Marfat.com

تجلی فرمائی تو میرا نور پیدا ہو گیا تو حضور ﷺ اللہ کے نور کی تجلی ہیں اور سب سے پہلی تجلی حضور ﷺ کا نور ہے حضور ﷺ کے نور کی تجلی سے تمام کائنات روشن ہوئی اور جو چیز ظاہر ہوئی خواہ انبیاء کرام علیہم السلام ہوں رسل اکرم علیہم السلام ہوں اولیا اللہ ہوں مومنین ہوں یہاں تک کہ لوح وقلم عرش و کرسی ملائکہ تمام عناصر نباتات و جمادات موالید واجسام ارواح تحت وفوق ۔۔ساری کائنات کا ظہور کیا ہے۔درحقیقت حضور ﷺ اللہ کے نور کا جلوہ ہیں اور کائنات کا ہر ذرہ حضور ﷺ کے نور کا جلوہ ہے ۔ ساری کائنات اللہ کے نور کا جلوہ ہے اللہ ہے باقی کچھ نہیں یہ کائنات اللہ نہیں بلکہ اللہ کے نور کی تجلیات ہیں تجلی اول نور محمدی ﷺ ہے اور نور محمدی ﷺ کی تجلیات کائنات کا ہر ذرہ ہے یہ تمام ساتوں زمینیں ساتوں آسمان یہ سب اللہ تعالیٰ جل جلالہ وعم نوالہ کے نور اور اسکی تجلیات کا ظہور ہیں اور یہ میں آپکو بتا دینا چاہتا ہوں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ وعم نوالہ اپنی ذات میں اور اپنی صفات میں یکتا ہے وحدہ لاشریک ہے اللہ کی ذات ازلی ہے ابدی ہے وہ واجب الوجود ہے اسکی ذات واجب ہے اور اسکی کوئی ابتدا نہیں اور اسکی کوئی انتہا نہیں اور وہ ایک ہے اسکا ایک ہونا بتقاضاء ذات ہے کسی نے اسکو ایک نہیں بنایا کسی کے ایک کرنے سے وہ ایک نہیں ہوا وہ ازل سے ایک ہے وہ ایک ہے یہ اسکی ذات کا تقاضا ہے۔

کائنات میں اللہ کی شان کے سواء کسی کا ظہور نہیں

Marfat.com

اب یہ بات آپکے ذہن میں آگئی اب میں عرض کروں گا کہ اللہ تعالیٰ کی تمام صفات کی پہلی شان ہے کہ اللہ کی تمام صفات تو صفات ذاتیہ ہیں وہ سب صفات جلالیہ ہوں یا صفات جمالیہ وہ سب ازلی ہیں اور جسطرح رحمت اللہ کی صفت ہے، غضب بھی اللہ کی صفت ہے یا نہیں؟ جلال بھی اسکی صفت ہے اور جمال بھی اسکی صفت ہے اور جب دونوں باتیں آپ کے ذہن میں آگئیں تو اب میں آپکو بتادو کہ کائنات میں جو چیزیں مورد غضب ہیں وہ خدا کی صفت غضب کا ظہور ہیں اور جو چیزیں اللہ تعالیٰ جل جلالہ وعم نوالہ کی رحمت کا مورد ہیں تو وہ اللہ کی صفت رحمت کا ظہور ہیں رحمت بھی اسکی ہے غضب بھی اس کا ہے کوئی غضب کا ظہور ہے کوئی رحمت کا ظہور ہے اب وہ تمام شکوک وشبہات یہاں رفع ہو جانے چاہییں جو کسی کے ذہن میں پیدا ہوں کہ وہ ابوجہل ہے وہ ابولہب ہے وہ یزید ہے وہ شمر ہے وہ نمرود ہے اور وہ ہامان ہے اور وہ فرعون ہے یہ کیا ہیں۔ ارے تم کہو گے حضور ﷺ کے نور کی توہین ہوگئی۔ یہ توہین نہیں ہے، حضور ﷺ اللہ کے نور کی کامل تجلی ہیں اور اللہ کے نور میں اللہ کی صفت رحمت کا بھی ظہور ہے اسکی صفت غضب کا بھی ظہور ہے اسکی صفت جلال کا بھی ظہور ہے اور اسی کی صفات کمال کا بھی ظہور ہے، کوئی غضب کا مظہر ہے کوئی مظہر جلال ہے کوئی مظہر جمال ہے میں کہوں گا دوزخ بھی اسی کی صفت کا ظہور اور جنت بھی اسی کی صفت کا ظہور کہیں رحمت کا ظہور ہے کہیں غضب کا ظہور ہے، کہیں ظہور جلال ہے اور کہیں ظہور جمال ہے۔ کفار ہوں مشرکین ہوں منافقین ہوں کوئی بھی ہوں بتاؤ یہ

Marfat.com

مورد غضب ہیں یا نہیں ہیں۔ غضب اللہ کی صفت ہے یا نہیں ہے۔ اس لیے یہ کہوں گا کہ ساری کائنات میں اللہ کی شان کے سوا کسی کا ظہور نہیں ہے، اب رہی یہ بات کہ اللہ تعالیٰ نے تمام کائنات کو اپنے کمالات اور اپنی تجلیات کا ظہور قرار دیا۔

جنت و دوزخ دونوں کو پیدا کرنا اللہ کی خوبی ہے

میرے پیارے دوستو اور میرے عزیزو! یہ میں آپ کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ کسی مورد غضب کو برا کہنا اور کسی مورد رحمت کو اچھا کہنا یہ ہماری طرف سے نہیں ہے بلکہ جس کے غضب کا ظہور ہے اور جسکی رحمت کا ظہور ہے، مورد غضب کا برا ہونا یہ اسی کی طرف سے ہے اور مورد رحمت کا اچھا ہونا یہ اسی کی طرف سے ہے اس لیے جسکو اللہ اچھا کہے ہم اے برا نہیں کہ سکتے اور جسے اللہ برا کہے اسے ہم اچھا نہیں کہہ سکتے کسی کو اچھا یا برا کہنا یہ تو اللہ کی ترجمانی ہم کرتے ہیں اور ہم کچھ بھی نہیں ہیں مورد غضب کا برا ہونا اللہ کی رحمت کا اچھا ہونا ہم نہیں کہتے اللہ نے مورد رحمت کو اچھا کہا مورد غضب کو اس نے برا کہا یہ اللہ کی ترجمانی ہے ہم اللہ کی ترجمانی کرتے ہیں ہم کون ہیں اچھا اور برا کہنے والے؟ اور یہی میں آپکو بتا دینا چاہتا ہوں کہ یہ اچھائی اور یہ برائی اب یہ مسئلہ ایسا ہے کہ شاید عام دوستوں کے ذہن میں نہ آئے لیکن میں اسکو واضح طور پر بیان کئے دیتا ہوں سن لیجئے ایک مرتبہ درود شریف پڑھیں۔۔۔ دیکھئے اچھائی اور برائی کا جو تعلق ہے وہ اللہ کی ذات کے ساتھ نہیں ہے اللہ تو اچھا ہی ہے حسن کے ساتھ خیر کے ساتھ اور اچھائی کے ساتھ حمد کے ساتھ ثناء کے ساتھ اللہ

Marfat.com

متصف ہے اللہ کی کوئی بات ایسی نہیں جو حمد کے خلاف ہو ثناء کے خلاف ہو خوبی کے خلاف ہو میں قسم اٹھا کر کے کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے جہنم کو پیدا کیا یہ جہنم کو پیدا کرنا یہ بھی اللہ تعالیٰ کی خوبی ہے اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا کیا یہ بھی اللہ کی خوبی ہے اور جب اللہ نے جنت و دوزخ دونوں کو پیدا کیا تو یہ دونوں کا پیدا کرنا یہ اللہ کی خوبی ہے تو میرے پیارے دوستو میرے محترم عزیزو! میں آپکو بتا دینا چاہتا ہوں کہ دوزخ اور جنت میں رہنے والوں کو پیدا کرنا یہ بھی اللہ کی خوبی ہے میں مثال نہیں دیتا مسئلہ بتاتا ہوں دیکھے اگر ایک حاکم جیل خانہ بناتا ہے اور ایک حاکم ایک شاہی مہمان خانہ بناتا ہے شاہی مہمان خانے میں عزت و عظمت کے ساتھ لوگوں کو رکھا جاتا ہے یا نہیں؟ اور قید خانہ جیل خانہ بنایا جائے اس میں بھی اسی بادشاہ کی سلطنت اور مملکت کے رہنے والوں کو رکھا جاتا ہے۔ جیل خانہ بھی بادشاہ بناتا ہے اور اس میں رہنے والے اسی کی سلطنت کے لوگ ہوتے ہیں اور شاہی مہمان خانہ بھی بادشاہ بناتا ہے اور اس کے اندر بھی اسی شہنشاہ کے مہمان رکھے جاتے ہیں تو میں آپکو بتانا چاہتا ہوں کہ جنت شاہی مہمان خانہ ہے اور دوزخ ابدی قید خانہ ہے اور جب یہ دونوں اللہ کیطرف سے ہیں تو سمجھ لو اگر یہاں کسی کی اچھائی یا برائی کا تصور ذہن میں آئیگا تو وہ اس کی ذات کی طرف منسوب ہوگا اللہ کی طرف کوئی برائی منسوب نہیں ہوگی اللہ تعالیٰ جو کچھ کرتا ہے وہ اچھا کرتا ہے وہ خیر ہی کرتا ہے اگر کوئی بادشاہ اپنے ملک میں جیل خانہ نہ بنائے اور مجرموں کو قید کرنے کا انتظام نہ کرے تو لوگ تنگ آجائیں گے ان لوگوں سے جو

Marfat.com

جرائم کے عادی ہیں اس لیے ان کو جرائم کے عادی لوگوں کو سزا دینے کے لیے انکو قید میں رکھنا یہ بھی اسکی بہتری ہے اور یہ بادشاہ کی دانش مندی کا کمال ہے اور شاہی مہمان خانہ بنانا یہ بھی اسکی شاہی عظمت کا نشان ہے اس لیے میں کہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اگر جہنمیوں اور جہنم کو بنایا دوزخ اور دوزخیوں کو بنایا جنت یا جنتیوں کو بنایا۔ واللہ باللہ ثم تاللہ یہ دونوں کام جب اللہ کی طرف منسوب ہوں گے تو خیر ہی خیر ہے اور جب اب برائیوں کی نسبت جو جیل خانے کے مستحق ہیں انکی طرف کیجائیگی تو انکی نسبت کرنے سے برائی کا پہلو نکلے گا اللہ کی کیطرف نسبت کرنے سے برائی کا پہلو نہیں نکلے گا یہ مسئلہ اپنی جگہ پر طے ہو چکا ہے کہ برائی کا پیدا کرنا برا نہیں ہے بلکہ برائی کا کرنا برا ہے برائی کا پیدا کرنا برائی نہیں کیونکہ پیدا کرنے میں برائی ہوتی ہی نہیں اسکو برائی جب ہی کہا جائیگا جب کوئی اسکو عمل میں لائے، عمل میں لائے بغیر وہ برائی ہوتی ہی نہیں۔

میں مثال نہیں دیتا مسئلہ بتاتا ہوں پستول بنانے والے نے پستول بنایا اور جو پستول بنانے والے نے بنا دیا تو جسکو وہ پستول ملا چنانچہ اس سے معاہدہ ہے کہ تو اسکو غلط استعمال نہیں کریگا لیکن تو کسی کے بناتے پستول کو باوجود معاہدہ کرنے کے کوئی غلط استعمال کرے اور کسی کو بے قصور اس پستول سے قتل کر دے تو بولئے مجرم بنانے والا ہوگا یا چلانے والا ہوگا، چلانے والا ہوگا۔ تو سمجھ لو اللہ تعالیٰ نے خیر و شر کی قوت پیدا کی اور انسان کو عطا فرمائی اور بتا دیا **وھدینٰہ النجدین** کہ دونوں راہیں ہم تجھے بتا رہے ہیں یہ راہ ہے

(سورۃ بلد آیت 10)

Marfat.com

جنت کی یہ راہ ہے دوزخ کی اگر تو نے ادھر رخ کرلیا تو جنت میں چلا جائیگا اور ادھر رخ کرلیا تو دوزخ چلا جائیگا کسی شر کا شر ہونا کسی برائی کا برائی ہونا کسی جرم کا جرم ہونا یہ کرنے سے تعلق رکھتا ہے بنانے سے تعلق نہیں رکھتا بنانے والا جو کچھ بناتا ہے اس کا بنانا اچھا ہے اچھا ہے، اچھا ہے، اگر کسی نے پستول بنایا تو بھی اچھا ہے اگر کسی نے چھری بنائی وہ بھی اچھی ہے اگر کسی نے دوا بنائی وہ بھی اچھی ہے اور اگر اس نے کوئی کشتہ بنایا وہ بھی اچھا ہے۔ میرے عزیزہ! میرے کہنے کا مقصد یہ تھا کہ بنانا برا نہیں ہوتا بلکہ بنی ہوئی چیز کو اسکے خلاف استعمال کرنا اور عمل میں لانا یہ برا ہوتا ہے لہذا برائی اللہ کی طرف منسوب نہیں ہوگی اللہ نے انکو برا کہا جو اللہ کے غضب کے مورد ہوئے انکو اللہ نے برا کہا ہم اللہ کی ترجمانی کرتے ہیں کہ وہ لوگ برے ہیں اور برے کیوں ہیں؟ وہ برے اسلئے ہیں کہ وہ ایسی چیز کو کسب میں لائے جس سے بچنے کا جس کے کسب سے محفوظ رہنے کا اللہ سے وہ معاہدہ کر چکے تھے اللہ تعالیٰ نے بتایا تھا کہ یہ دوزخ کا راستہ ہے یہ جنت کا راستہ ہے یہ خیر ہے یہ شر ہے ادھر جاؤ گے تو تمہارے لئے نجات ہے ادھر جاؤ گے تو تمہارے لیے ہلاکت ہے تو بس میرے کہنے کا مقصد یہ تھا کہ کوئی دوزخی ہو کوئی جنتی ہو کوئی اچھا ہو کوئی برا ہو یہ جتنے بھی ہیں سب اللہ تعالیٰ کی صفت رحمت اور صفت غضب کی تجلیات ہیں اور ساری کائنات میں اللہ کی شان کے سوا کسی کا ظہور نہیں ہے، جب بات آپ سمجھ گئے تو اب میں آپکو یہ بتاؤں کہ مرکز ظہور تجلیات محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ حضور ﷺ کی تجلیات کا ظہور انبیاء علیہم

Marfat.com

السلام صدیقین شہداء صالحین تمام مومنین مخلصین سب اولیاء سب اسی مرکز عظیم کے ظہور کا ظہور ہیں اور اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے اپنے نبی کا نور ظاہر فرمایا اپنے نور سے ظاہر فرمایا یعنی اپنے نور کا جلوہ کر کے ظاہر فرمایا حضور ﷺ اللہ کا جزو نہیں ہیں اللہ کی تجلی ہیں اللہ تعالیٰ نے تجلی نور محمدی ﷺ کی صورت میں ظاہر فرمائی اور پھر ساری کائنات کو اسی نور محمدی ﷺ کی تجلی سے مخلوق فرمایا اب یہاں یہ اعتراض نہیں پیدا ہوسکتا کہ تم نے اللہ یا رسول کے نور کی توہین کی ہے اس لیے کہ اس میں اچھے بھی ہیں اور برے بھی ہیں کافر بھی ہیں منافق بھی ہیں یہ اعتراض ختم ہوگیا کیونکہ یہ تمام برائیاں اللہ اور رسول کی طرف منسوب نہیں ہوتیں بلکہ انکا وجود ان برائیوں کا ظہور ان برائیوں کا پیدا ہونا یہ کسب سے متعلق ہے کرنے سے متعلق ہے تو جنہوں نے وہ کسب کیا وہ برے قرار پائے اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے کسی کو برا کر کے پیدا نہیں کیا اللہ نے پیدا کرنے میں کوئی برائی نہیں کی وہ ہر برائی سے پاک ہے وہ ہر برائی سے پاک ہے ہر عیب سے پاک ہے اس لیے ہم کہیں گے اللہ تعالیٰ کے نور کا ظہور اول نور محمدی ہے اور نور محمدی کا ظہور یہ ساری کائنات ہے۔ مسئلہ مشکل نہیں آسان ہوگیا یہ کسی صاحب نے پوچھا کہ آپ کہتے ہیں **اول ما خلق اللہ نوری** حضور ﷺ کی حدیث ہے کہ سب سے پہلے اللہ نے میرے نور کو پیدا کیا حالانکہ مشکوۃ شریف میں حدیث ہے ترمذی شریف میں بھی ہے **اول ما خلق اللہ القلم** کہ اللہ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا تو اب ہم کیا کہیں نور محمدی پہلے ہوا یا

Marfat.com

قلم پہلے پیدا ہوا؟ میں عرض کروں گا کہ صرف قلم کو پہلے پیدا کرنے والی حدیث ہی نہیں ہے اور بھی حدیثیں ہیں ایک حدیث میں آتا ہے **اول ما خلق اللہ نوری** اللہ نے سب سے پہلے میرے نور کو پیدا کیا ایک حدیث میں آتا ہے **اول ما خلق اللہ القلم** اللہ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا ایک حدیث میں آتا ہے **اول ما خلق اللہ اللوح** اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے لوح کو پیدا کیا ایک حدیث میں آتا ہے **اول ما خلق اللہ الروح** للہ نے سب سے پہلے روح کو پیدا کیا ایک حدیث میں آتا ہے **اول ما خلق اللہ العقل** اللہ نے سب سے پہلے عقل کو پیدا کیا تو آپ کہیں گے کہ یہ تو اور بھی معاملہ مشکل ہو گیا۔ میں کہتا ہوں کہ مسئلہ مشکل نہیں ہوا بلکہ آسان ہو گیا آسان اس لیے ہو گیا کی جب یہ بات طے ہو گئی کہ رب العزت نے اپنے حسن ازل کی ایک تجلی نور محمدی ﷺ کی شکل میں پیدا فرمائی تو اصل تو وہی ہے، اولیت حقیقیہ تو اسی کے لیے ہے اولیت حقیقیہ اسی کے لیے ہے۔ لیکن یاد رکھو اسی نور محمدی کے لے اگر قلم کا لفظ فرما دیا گیا تو وہ قلم استعارہ ہے نوری محمدی ﷺ کے لیے لفظ قلم استعارہ ہے نور محمدی ﷺ کے لیے اگر یہ آیا **اول ما خلق اللہ العرش** اللہ نے سب سے پہلے عرش کو پیدا کیا یہ لفظ عرش بھی استعارہ ہے نور محمدی ﷺ کے لیے اگر یہ آیا **اول ما خلق اللہ القلم** تو لفظ قلم استعارہ ہے نور محمدی ﷺ کے لیے اگر یہ آیا **اول ما خلق اللہ اللوح** سب سے پہلے اللہ نے لوح کو پیدا کیا تو یہ

(مشکوٰۃ شریف)(ترمذی شریف)

Marfat.com

لفظ لوح بھی استعارہ ہے نور محمدی ﷺ کے لیے اگر یہ آیا **اول ما خلق اللہ الروح** سب سے پہلے اللہ نے روح کو پیدا کیا یہ لفظ روح بھی استعارہ ہے نور محمدی ﷺ کے لیے۔ کئی صفات ہیں کئی کمالات ہیں کئی خوبیاں ہیں کئی اوصاف ہیں کسی صفت کے اعتبار سے کوئی لفظ اس کے لیے بولا یا کسی اور صفت کے لحاظ سے کوئی لفظ اس کے لیے تعبیر کر دیا کسی اور کمال کے اعتبار سے کوئی اور لفظ اس کے لیے اطلاق کر دیا چیز ایک ہی ہوتی ہے حقیقت ایک ہی ہوتی ہے اسکو مختلف الفاظ سے تعبیر کرنا یہ دلیل ہے کہ اس میں یہ بھی صفت ہے یہ بھی کمال ہے یہ بھی خوبی ہے مثال نہیں دیتا مسئلہ سمجھاتا ہوں ایک انسان ہے مثلاً اس کا نام عبدالرحمٰن ہے اب وہ عبدالرحمٰن اپنے باپ کا بیٹا ہے اور اپنے بیٹے کا باپ ہے تو اگر بیٹا اسکو ابا کہے تو بھی ٹھیک ہے اور اگر اسکا باپ اسکو بیٹا کہے تو بھی ٹھیک ہے یہ بیٹا بھی ہے اور باپ بھی یہ اپنے بھائی کا بھائی ہے اور اپنے دوست کا دوست ہے یہ بھائی بھی ہے دوست بھی ہے اپنی بیوی کا خاوند ہے اور اپنے سسر کا داماد ہے تو یہ داماد بھی ہے خاوند بھی ہے پھر اپنی اولاد کی جب شادی کرے گا تو سسر ہوگا اور جب کسی کی بیٹی کو بیاہ کر یہ لایا تو اسکا داماد ہوگا یہ داماد بھی ہے سسر بھی ہے یہ بھائی بھی ہے دوست بھی ہے بیٹا بھی ہے باپ بھی ہے جب یہ پڑھنے جائیگا تو شاگرد ہے جب کسی کو پڑھائے گا تو استاد ہے جب خود کسی کے ہاتھ پر بیعت کریگا تو یہ مرید ہے اور جب کوئی اس کے ہاتھ پر بیعت کریگا تو یہ پیر بھی ہے اگر یہ معالج اور ڈاکٹر ہے تو کسی مریض کا علاج کریگا تو یہ ڈاکٹر اور

Marfat.com

حکیم ہے اور اگر یہ خود مریض ہو کر علاج کے لیے کسی معالج کے پاس جائے تو مریض بھی ہے اگر یہ اپنی دوکان پر بیٹھا ہے تو دوکاندار ہے اور کسی دوکان پر جا کر سودے لیگا تو یہ گاہک بھی ہے دوکاندار بھی ہے مرید بھی ہے استاد بھی ہے شاگرد بھی ہے بھائی بھی ہے، بیٹا بھی ہے باپ بھی ہے، ہے تو یہ ہے ایک، مگر مختلف جہات سے مختلف ناموں سے تعبیر کیا گیا جب حضور ﷺ کی نورانیت کا اظہار فرمایا تو **اول ماخلق اللہ نوری** سے تعبیر فرمایا۔

محبوب ﷺ لیتے وقت تو لوح ہے دیتے وقت تو قلم ہے

جب حضور کی عظمت کا لحاظ فرمایا عظمت کی بلندی کا تو **ورفعنا لك ذكرك** سے تعبیر فرمایا تو اسی نور محمدی ﷺ کو عرش بھی فرمایا۔ **اول ما خلق اللہ العرش** جب اسکی صفت عقل کا اظہار فرمایا تو اسی نور محمدی کو عقل سے تعبیر فرمادیا اور پھر جب اسی نور محمدی کو اللہ نے دو صفتیں دیں ایک قوت افعال ہے اور ایک قوت انفعال ہے قوت افعال کے معنی ہیں اثر کرنا انفعال کے معنی ہیں کسی کے اثر کو قبول کرنا قلم جب تختی پر کاغذ پر لکھتا ہے تو اپنا اثر دیتا ہے نقش دیتا ہے حرف دیتا ہے تختی اور کاغذ اس نقش کو قبول کرتے ہیں تو جب یہ اللہ کی بارگاہ میں اللہ کی لوح بنکر حاضر ہیں تو اللہ تعالیٰ نے جو کچھ دیا اسکو قبول کیا۔ **فاوحی الی عبدہ ما اوحی** بارگاہ الوہیت میں حاضر ہوئے تو اللہ نے جو کچھ دیا اسکو قبول کیا۔ بارگاہ الوہیت میں حاضر ہیں تو عبدیت کی لوح بن گئے

(سورۃ الم نشرح آیت 4)(سورۃ نجم آیت 10)

Marfat.com

اول ما خلق الله اللوح۔ بندوں میں آئے تو یا یھا النبی یا یھا الرسول بلغ ماانزل الیك فرمایا میرے محبوب جب تو میری بارگاہ میں حاضر ہوگا تو جو میں دوں گا وہ تو لے گا اور جب تو میرے بندوں کے پاس جائیگا تو جو تو دے گا میرے بندے لیں گے لیتے وقت تو لوح ہے، دیتے وقت تو قلم ہے اور میرے محبوب ﷺ تو تو اپنی عقل کیساتھ موصوف ہے جب اسکا اعتبار ہوگا تو اے محبوب ﷺ تو عقل کل ہے تو ساری کائنات کی عقل تیری عقل کے سامنے ذرہ کی مقدار بھی نہیں ہے۔ **اول ما خلق الله الروح** میرے محبوب روح کی شان یہ ہے کہ جسم کی حیات روح سے وابستہ ہوتی ہے ٹھیک ہے؟ میرے محبوب ﷺ تو وہ ہے کہ ساری کائنات کی حیات تیرے دامن میں ہے ساری کائنات کی حیات تیرے دامن سے وابستہ ہے اے محبوب ﷺ جب تیری صفت حیات کا اعتبار فرماتے ہیں تو تجھے لفظ روح سے تعبیر فرماتے ہیں اسی لئے فرمایا **اول ما خلق الله الروح**۔ وہ روح کائنات ہیں اس لیے وہ سب سے اول ہوئے سارے عالم میں وہ سب سے بلند و بالا ہیں اس لیے عرش کی عظمت نے انہیں جھک کر سلام کیا عقل و خرد کا مرکز وہی ہیں اس لیے انکو عقل بھی فرمایا اللہ سے لینے والے ہیں اس لیے لوح فرمایا کائنات کو دینے والے ہیں اسلئے قلم بھی فرمایا۔

کوئی چیز حکمت الٰہی کے خلاف نہیں

Marfat.com

عزیزان محترم کہنے کا مقصد یہ تھا کہ ساری کائنات اللہ کے حسن و جمال کا مظہر ہے اللہ کی شانوں کا ظہور ہے اللہ ہے اور اللہ کی شانیں ہیں اور اللہ کی شانوں کا ظہور ہے اسکے سوا کائنات میں کچھ بھی نہیں ہے۔ یہ حقیقت جس پر واضح ہوگئی جسکی آنکھ کھل گئی تو اس نے اس حقیقت کو پالیا اللہ کی قسم وہ کامل ہوگیا نور بصیرت اسکو نصیب ہوگیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا **من شرح اللہ صدرہ للاسلام فھو علٰی نور من ربہ اللہ** فرماتا ہے ہم جس کے سینے کو اسلام کے لیے کھول دیتے ہیں وہ اپنے رب کیطرف سے ایک نور عظیم پر ہوتا ہے اور جب وہ نور عظیم اسکو نصیب ہو جاتا ہے تو پھر حقائق کائنات کی کوئی چیز اس پر مخفی نہیں رہتی یہ الگ بات ہے کہ عبدیت کے تقاضے اپنے مقام پر رہتے ہیں اور وہ اپنے اپنے مقام پر پورے ہوتے ہیں اللہ جب چاہتا ہے کسی چیز کیطرف اپنے محبوب ﷺ کو متوجہ فرما دیتا ہے اور جب چاہتا ہے اپنے محبوب ﷺ کی توجہ کو ہٹا دیتا ہے یہ اللہ کی حکمتوں کے تقاضے ہیں لوگ کسی چیز کو جبکہ اللہ حضور کی توجہ اسطرف مبذول نہ کرائے اور کسی چیز سے حضور ﷺ کی توجہ کو ہٹائے تو لوگ اسکو لاعلمی سے تعبیر کر دیتے ہیں ارے یہ لاعلمی نہیں ہے بلکہ یہ عدم التفات ہے اور اگر یہ نہ ہو تو اللہ کی حکمتیں پوری نہیں ہوسکتیں اللہ کی حکمتیں پوری نہیں ہوسکتیں اس لیے میں عرض کر رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے جسکو نور عظیم عطا فرمایا اس پر حقائق کائنات کا انکشاف ہوگیا اور وہ انکشاف اللہ تعالیٰ کی حکمتوں کیساتھ ہوتا ہے کیونکہ کوئی چیز حکمت الٰہی کے خلاف نہیں ہوسکتی اللہ حکیم ہے اسکا ہر

(سورۃ زمر آیت 22)

Marfat.com

کام حکمت پر مبنی ہوتا ہے یہ بات اپنے ذہن میں رکھ لیں۔

جو میرے محبوب ﷺ تک پہنچ گیا وہ مجھ تک پہنچ گیا

اور آخر میں اتنی بات عرض کر دوں کہ بات یہ ہے اگر یہ بات نہ ہو تو پھر حقائق کائنات کو نہ اللہ کی توحید کی دلیل بنایا جا سکتا ہے نہ اللہ کی معرفت کی نشانی قرار دیا جا سکتا ہے کائنات کا ہر ذرہ اللہ کی معرفت کی دلیل فقط اس لیے ہے کہ کائنات کا ہر ذرہ اس خالق کائنات کی شانوں کا ظہور ہے اور اسکا ظہور جو مرکز اول ہے وہ نور محمدی ہے اور نور محمدی کا ظہور اللہ کی ذات سے ہے جزو ہو کر نہیں بلکہ جلوہ ہو کر ہے یہ تو ایک مختصر بات تھی جو میں نے کہ دی اور آخر میں یہ ایک بات کہتا ہوں کہ۔ میرے دوستو یہی وجہ سے کہ ہمارا تعلق اولیاء کرام سے وابستہ ہے اور اولیاء کرام کے اندر بھی مراتب ہیں اولیاء کے اندر بھی بہت سے مراتب ہیں غوث ہیں اغواث ہیں اقطاب ہیں ابدال ہیں نجباء ہیں نقباء ہیں اور کئی ایسے ہیں جن سے براہ راست ہمارا تعلق ہو سکتا ہے مرید اپنے پیر کے ہاتھ میں ہاتھ دیتا ہے یہ کیا ہے؟ یہ اسکا براہ راست تعلق ہوتا ہے۔ اسکا تعلق پھر آگے چلتا ہے یہاں تک کہ وہ تعلق منتہٰی ہوتا ہے بارگاہ نبوت میں اور جب بارگاہ نبوت میں وہ تعلق منتہٰی ہوتا ہے تو پھر بارگاہ نبوت کے بعد پھر شروع ہوتا ہے معاملہ بارگاہ الوہیت کے قرب کا اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے محبوب ﷺ تک جسے پہنچنا نصیب ہو گیا بس وہ مطمئن ہو جائے جو میرے محبوب تک پہنچ گیا سمجھ لو کر وہ مجھ تک پہنچ گیا **ان الذین یبا یعونك انما یبایعون**

(سورۃ فتح آیت 10)

Marfat.com

الله اللہ کی بارگاہ تک اسکی رسائی ہوگئی۔

خدا کے سواء کسی کو سجدہ جائز نہیں

عزیزان محترم ہم تو اولیاء کرام کیساتھ اپنے روابط کو اسی لئے اپنے لئے سعادت کا موجب سمجھتے ہیں اور یہ روابط ہمیں آگے پہنچاتے ہیں بارہ گاہ نبوت تک پہنچاتے ہیں اگر اولیاء سے رابطہ نہ ہو نبوت کی بارہ گاہ تک پہنچنا محال جو بنی تک نا پہنچا وہ خدا تک پہنچ نہیں سکتا یہ ملتان تو بلدۃ الاولیاء ہے اولیاء کا شہر ہے خوش نصیب ہیں وہ لوگ ملتان کی سرزمین میں رہ کر حضرات اولیاء کرام سے حسن اعتقاد رکھتے ہیں اور انکی نسبتوں کے حامل ہیں آج اس دور میں بہت پریشانیاں ہمارے سامنے آرہی ہیں کوئی کہتا ہے یہ قبے گرادو کوئی کہتا ہے یہ قبریں گرادو کوئی کہتا ہے بند کردو مزارات پر جانا کوئی کہتا ہے یہ شرک ہورہا ہے کوئی کہتا ہے یہ کفر ہورہا ہے کوئی کہتا ہے یہ سجدے ہورہے ہیں حالانکہ ہمارا عقیدہ ہے کہ خدا کے سوا کسی کو سجد جائز نہیں سجدہ عبادت تو اللہ کے علاوہ کسی کے لیے ممکن ہی نہیں اگر کوئی کسی کو سجدہ کریگا تو وہ مشرک اور کافر ہو جائے گا۔ اور سجدہ تعظیم اگر چہ کفر نہیں ہے اگر چہ شرک نہیں ہے مگر ہمارا مذہب ہے کہ سجدہ تعظیمی بھی کسی بزرگ کیلے کرنا جائز نہیں ہے پہلے جائز تھا حضرت یوسف علیہ السلام کو سجدہ ہوا اور پھر ابتداء میں حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ نے فرشتوں سے سجدہ کرایا اب لوگ کہتے ہیں کہ وہ سجدہ انحنا کیساتھ تھا تو انحنا سجدہ میں حکم کے اعتبار سے تو کوئی فرق نہیں ہے کیونکہ انحنا سے مراد سجدہ نہیں ہے بلکہ انحفا کا مطلب

Marfat.com

ہے حد رکوع تک جھکنا تو اگر کسی کے سامنے سجدہ کرنا جائز نہیں تو کسی کے سامنے رکوع کرنا بھی جائز نہیں ہے رکوع اور سجدہ کا تو ایک حکم ہے تو مطلب تھا کہ اگر سجدہ تعظیمی شرک ہوتا تو حضرات آدم علیہ السلام کے لیے نہ کرایا جاتا کیونکہ شرک ہمیشہ شرک ہے، شرک تو کبھی جائز ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ ہوسکتا ہے کہ ایک کام پہلے جائز تھا اب ناجائز ہو گیا یہ ہوسکتا ہے لیکن یہ نہیں ہوسکتا کہ ایک کام پہلے جائز تھا اور اب شرک ہو جائے یہ نہیں ہوسکتا شرک ہمیشہ شرک رہیگا اسی لیے میں عرض کروں گا سجدہ تعظیمی اگر چہ ناجائز ہے اولیاء کے لیے کسی بزرگ کے لیے سجدہ تعظیمی ناجائز ہے مگر فقط سجدہ تعظیمی کو شرک کہنا یہ بہت بڑا ظلم ہے اگر اسکو مشرک کہتے ہو تو پھر شرک کو تم نے جائز قرار دیدیا حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ میں اور جو شرک کو کسی زمانہ میں جائز کہے وہ مسلمان نہیں ہے۔

تعظیم کا انکار کرنے والا شیطان ہے

بہر حال الحمد اللہ ہم مشرک نہیں ہیں ہم تو موحد ہیں اور موحد کے معنی یہ ہیں کہ ایک اللہ کو وحدہ لاشریک مانتے ہیں اور جہاں تک ہماری توحید کا جو اعتقاد ہے کہ تم ان چیزوں کو بھی وجود میں مستقل تسلیم کرتے ہو درخت بھی زمین بھی آسمان بھی ہے ہم تو کہتے ہیں کہ وجود مستقل کسی کا ہے ہی نہیں ہم تو کہتے ہیں کہ اگر مستقل وجود اگر ہے تو فقط اللہ کا ہے اللہ نے اپنے وجود مستقل کی تجلی نور محمدی ﷺ کی شکل میں ظاہر فرمائی اور نور محمدی ﷺ کی

Marfat.com

تجلیات سے تمام عالم وجود میں آ گیا اس لیے الحمد اللہ ہمارا اعتقاد بالکل واضح ہے روشن ہے اگر کوئی حضور ﷺ کو نور کہنا شرک سمجھتا ہے تو وہ بھی قرآن کے خلاف جا رہا ہے اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ معاذ اللہ ان حضرات کے لیے تم جو یہ عقیدہ رکھتے ہو یہ شرک ہے وہ بھی قران کے خلاف جا رہا ہے کیونکہ ابھی میں نے آپکو بتایا کہ انبیاء کی تعظیم ہوئی حضرت آدم کی تعظیم ہوئی اور سجدہ کی صورت میں ہوئی اگر چہ آج سجدہ جائز نہیں کسی ولی کے لیے مگر تعظیم ہوئی سجدے کی شکل میں تو میں عرض کر رہا تھا کہ اولیاء کی تعظیم ہمارا ایمان ہے انبیاء کی تعظیم ہمارا ایمان ہے اور جس نے سب سے پہلے تعظیم کا انکار کیا وہ شیطان ہے اور اس نے انکار کی وجہ سے اسکا نتیجہ پالیا اور دنیا کو معلوم ہو گیا اللہ نے فرمایا کہ اے شیطان میں نے جب تجھے حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کر تو تو نے کیوں نہیں کیا تو اس نے صاف کہہ دیا **انا خیر منه خلقتنی من نارو خلقته من طین** (سورۃ ص) اللہ کے خلیفہ سے اللہ کے نبی سے اپنے آپکو بہتر کہنا اور اسکے مقابلہ میں تکبر و غرور کی راہ اختیار کرنا یہ اللہ کے نبی کی توہین ہے اللہ کے نبی کی تنقیص ہے اللہ کے نبی کی تنقیص کفر ہے اللہ نے فرمایا **فخرج منها فانك رجیم ان علیك لعنتی الٰی یوم الدین** اللہ کے ولیوں کی تعظیم اللہ کے محبوبوں کی تعظیم اور اللہ کی عبادت یہ ہمارا بنیادی عقیدہ ہے اور ہم ساری کائنات کو اللہ ہی کے حسن الوہیت کی جلوہ گاہ سمجھتے ہیں اور ہم اس لئے کہتے ہیں کہ اللہ کی پرستش کرو اللہ کے سامنے جھکو اللہ کو مانو اللہ کے احکام پر چلو اللہ کی

(سورۃ ص آیت 76)

Marfat.com

عبادت کرو اور تم سب اپنے آپکو اس بات پر مستقیم کرلو کہ اللہ ہی ہے اللہ ہی ہے مستقل وجود اللہ کے سوا کسی کا نہیں ہے کائنات میں جو کچھ ہے اللہ کی تجلیات کا ظہور ہے نور محمد مصطفیٰ ﷺ ہے۔ عزیزان محترم میں نے یہ چند کلمات عرض کر دیئے ہیں اگر چہ میں اس وقت ان کلمات کے کہنے کے قابل نہ تھا لیکن آپکی محبت نے کہلوائے میں دعا کروں گا اللہ جل جلالہ وعم نوالہ قبول فرمائے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب نمبر 6

علم غیب واختیارت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

بیہقی عصر رئیس المحققین غزالئ زماں رازی ءدوراں امام اہل سنت حضرت علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی نور اللہ تعالیٰ مرقدہ نے یہ خطاب دلنواز سالانہ جلسہ دستار فضیلت وعرس اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے موقع پر دار العلوم امجدیہ کراچی پاکستان میں ہزاروں لوگوں کے اجتماع سے فرمایا۔

Marfat.com

دھنک

صفحہ نمبر

مسلمان اہانت رسول ﷺ کو برداشت نہیں کرسکتا	ـــــ	129
ایمان وکفر حس اور ادراک سے بالاتر ہیں	ـــــ	130
قطعی علم غیب صرف رسل علیہم السلام کو دیا جاتا ہے	ـــــ	131
تین سو سے زیادہ منافق مسجد سے باہر نکالے گئے	ـــــ	132
لوگ لفظ علم غیب سے بہت چڑتے ہیں	ـــــ	134
علماء کا تعامل بڑی چیز ہے	ـــــ	136
سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تقبیل ابہامین کیا	ـــــ	137
قیامت تک کوئی دلیل نہیں لاسکتے میرا چیلنج ہے	ـــــ	139
ہم اللہ کے سلام کو نماز میں نقل کرتے ہیں	ـــــ	140
قیامت تک کوئی اس حدیث سند نہیں لاسکتا	ـــــ	141
مناظرہ ختم اب تیرا میرا مباہلہ ہے	ـــــ	142
انک لاتھدی الیٰ صراط مستقیم کے معنی اور مفہوم	ـــــ	146
اے محبوب ﷺ ہم نے آپ کو کوثر عطا فرمادی	ـــــ	150
علم وعمل کی قوت ہونا یہی تو حیات ہے	ـــــ	151
ادب کا شاہکار ترجمۃ القرآن کنز الایمان	ـــــ	153
مودودی کی افراط وتفریط	ـــــ	155
ارے عتاب تو محبت بھرے خطاب کا نام ہے	ـــــ	157
کیا ایسے لوگ ترجمہ کرنے کے اہل ہیں	ـــــ	159
مغضوب کا ترجمہ معتوب کرنا یہ کیسی واہیات بات ہے	ـــــ	160
قیامت کے دن آپ دیکھیں گے	ـــــ	161
ارے تمام محشر والے اس دن حضور ﷺ کی حمد کریں گے	ـــــ	163

Marfat.com

الحمد لله الحمد لله نحمده و نستعينه و نستغفره و نومن به ونتوكل عليه و نعوذ بالله من شرور انفسنا و من سيئات اعمالنا من يهديه الله فلا مضلله ومن يضلله فلا هادی له و نشهد ان لا الٰه الا الله وحده لا شريك له ونشهدان سيدنا وسندنا ونبينا و حبيبنا و كريمنا و روفنا و رحيمنا ومولانا و ملجانا وماوٰنا محمد عبده و رسوله اما بعد فاعوذ بالله من الشيطٰن الرجيم بسم الله الرحمٰن الرحيم ما كان الله ليذر المومنين علٰى ما انتم عليه حتٰى يميز الخبيث من الطيب و ماكان الله ليطلعكم على الغيب ولٰكن الله يجتبیٰ من رسله من يشاء صدق الله العظيم و صدق رسوله النبی الكريم الامين و نحن علٰى ذٰالك لمن الشاهدين وا شاكرين والحمد لله رب العٰلمين ان الله وملئكة يصلون على النبی يا ايها الذين اٰمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما اللهم صل علٰى سيدنا ومولانا محمد وعلٰى آل سيدنا و مولانا محمد وبارك وسلم وصل عليه۔

(سورۃ آل عمران آیت 179)

Marfat.com

حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ صاحب ازہری دامت برکاتہم العالیہ حضرت قبلہ مفتی ظفر علی صاحب نعمانی دامت برکاتہم العالیہ حضرت علامہ مفتی وقار الدین صاحب دامت برکاتہم العالیہ جمیع علماء اہلسنت و برادران ملت فقیر درحقیقت اس قابل نہیں کہ اس نوعیت کیساتھ مدعو فرما کر ممبر پر بیٹھنے کا شرف عطا فرمایا جائے یہ ان حضرات کا کام ہے اور ان حضرت کی بے پایاں میرے ساتھ اسقدر نوازشیں عنایتیں مہربانیاں ہیں اللہ تعالیٰ ان حضرات علماء اہل سنت کو زندہ وسلامت رکھے حضرت شیخ الحدیث علامہ عبدالمصطفیٰ ازہری کو اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ صحت عاجلہ عطا فرمائے اور دارالعلوم امجدیہ انکے فیوض و برکات کو جاری رکھے مجھے حکم ہوا سعادت سمجھ کر حاضر ہوا اور اس قابل نہیں ہوں محض اظہار عقیدت کیلئے چند کلمات عرض کروں گا اللہ تعالیٰ کلمتہ الحق کہنے کی توفیق عطا فرمائے یہاں اس موقع پر دو تقریبیں ہوتی ہیں اصل تقریب تو اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عرس مبارک کی ہوتی ہے اور اس عرس مبارک کے موقع پر دارالعلوم امجدیہ کے فارغ التحصیل طلبہ کی دستار بندی کی تقریب بھی ہوتی ہے اور یہ دونوں تقریبیں مل کر بڑی عظمت و اہمیت کی حامل ہو جاتی ہیں اور اسی اہمیت اور عظمت کے پیش نظر یہ حضرات فقیر کو دعوت دیتے ہیں اور فقیر حاضر ہو جاتا ہے تو سب سے پہلے میں یہ عرض کروں گا کہ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جنہیں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت وعقیدت اور نسبت حاصل ہوئی اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ کی ذات مقدسہ اپنے دور میں ظلمت اور تاریکیوں

Marfat.com

کیلئے ایک نور تھی اور اس نور نے تاریکیوں کو روشن کر دیا جن لوگوں نے گمراہی پھیلا کر مسلمانوں کے اعتقادات کو تباہ کر دیا تھا اور بارگاہ الوہیت اور بارگاہ رسالت میں کھلی گستاخیاں کیں تھیں اگر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وجود گرامی نہ ہوتا تو شاید آج ہم بھی اہل سنت کے مذہب اور عقائد سے نا آشنا ہوتے اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ نے حق کو باطل سے جدا فرمایا اور یہی ایک امتیازی شان تھی میں سمجھتا ہوں کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مظہر اتم تھے۔

مسلمان اہانت رسول ﷺ کو برداشت نہیں کرسکتا

عزیزان محترم یہی وہ بات ہے قرآن کریم کی اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ایمان والو اللہ تمہیں اس حال پر نہیں چھوڑے گا جس حال پر تم اب ہو وہ حال کیا ہے منافق اور مومن آپس میں ملے ہوئے ہیں کچھ پتہ نہیں چلتا کہ منافق کون ہے اور کچھ معلوم نہیں ہوتا کہ مومن کون ہے اگر چہ منافق دینی قلبی بیماری کیوجہ سے وہ ظاہر ہوتے رہتے ہیں لیکن ان پر نفاق کا جو حکم ہے وہ قطعی طور پر کوئی لگا نہیں سکتا اور قطعیت کے ساتھ کوئی کہہ نہیں سکتا کہ یہ منافق ہی ہے، مسلمانوں میں رہتے ہیں نمازیں بھی پڑھتے ہیں مسجدیں بھی بناتے ہیں اور انکی شکل وصورت بھی مسلمانوں جیسی ہے جہاد میں بھی شریک ہو جاتے ہیں سب کام کرتے ہیں لیکن ان کے دل میں رسول اللہ ﷺ کا

Marfat.com

بغض ہے اللہ کے پیارے حبیب ﷺ سے عناد ہے۔ نفاق ہے۔ اور وہ مسلمانوں کیساتھ ملے ہوئے ہیں ایمان والوں کواس بات سے بڑی تکلیف تھی کہ ان کا نفاق جب ظاہر ہوتا تھا تو ان کے منافق ہونیکا حکم لگانا یہ ہمارا کام تو نہ تھا اور کوئی حکم قطعی منافقوں کے بارے میں جب تک اللہ تعالیٰ جل جلالہ وعم نوالہ اور رسول اکرم ﷺ کی طرف سے قطعی حکم نہ لگے اور اللہ تعالیٰ کیطرف سے یہ امتیاز قائم نہ ہواس وقت تک ہمارے لئے بڑی مشکل تھی اور آج بھی یہی صورت حال ہے آج بھی بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ وہ دل میں بغض وعناد رکھتے ہیں اور ایک عرصہ تک وہ اہل سنت اور اہل محبت کے لبادہ میں لوگوں کے سامنے وہ رہتے ہیں جب وقت آتا ہے کھل جاتے ہیں اور پھر حقیقت ظاہر ہو جاتی ہے تو میں عرض کررہا تھا کہ یہی صورت حال تھی مسلمانوں کی اوران کو بڑی تکلیف ہوتی تھی کہ جب کسی منافق سے رسول اکرم تاجدار مدنی ﷺ کی عظمت کے خلاف کسی بات کا اظہار ہوتا تھا تو مومن تڑپ جاتا تھا کیونکہ مسلمان ہر تکلیف کو برداشت کر لیتا ہے مگر حضور ﷺ کی شان میں کسی اہانت والی بات کو مسلمان برداشت نہیں کر سکتا تو مسلمان بہت پریشان تھے۔

ایمان وکفر حس اور ادراک سے بالاتر ہیں

اللہ جل جلالہ وعم نوالہ نے ارشاد فرمایا ایمان والو اللہ تمہیں اس حال پر نہیں چھوڑے گا کہ مومن منافق ایک دوسرے کے ساتھ ملے رہیں اللہ ضرور ایسا وقت لائیگا کہ

Marfat.com

حتی یمیز الخبیث من الطیب یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ خبیث کو طیب سے جدا کر دے گا خبیث منافق ہیں طیب مومن ہیں اللہ تعالیٰ خبیثوں کو جدا کر دے گا اور طیبین کو جدا کر دے گا مومنوں کو الگ کر دے گا منافقوں کو الگ کر دیگا نفاق کے معنی ہی یہی ہیں کہ دل میں جو کفر رکھتا ہے اور اسلام کو ظاہر کرتا ہے۔ وہی تو منافق ہے تو اللہ جل جلالہ و عم نوالہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو اس حال میں نہیں چھوڑے گا اللہ ضرور ایسا وقت لائیگا کہ مومنوں کو جدا کر دے گا اور منافقوں کو جدا کر دیگا اب منافق کا جدا کرنا جبھی ہوگا کہ جب اسکے دل کا کفر ظاہر ہو اور ان پر قطعی حکم لگے کہ ان کے دل میں کفر ہے اور یہ قطعی منافق ہیں یہ تو غیب کی بات ہے اور غیب کی بات تو ہر شخص کو معلوم نہیں ہو سکتی تو کس طرح مومن منافقوں سے جدا ہوں گے تو اللہ جل جلالہ وعم نوالہ نے فرمایا کہ یہ ٹھیک ہے ایمان بھی دل میں ہے اور کفر بھی ایمان اور کفر یہ دونوں غیب ہی کی چیزیں ہیں اور لوگوں کو محسوس نہیں ہوتیں اور لوگوں کو معلوم نہیں ہوتیں حس اور ادراک سے بالاتر ہیں یہ ٹھیک ہے لیکن اس کے باوجود اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ دونوں چیزیں اگرچہ غیب سے متعلق ہیں مومن کا ایمان بھی قلب میں ہے اور منافق کا نفاق بھی قلب میں ہے اور جو چیز قلب کے اندر چھپی ہوئی ہے وہ غیب ہے اور ہر شخص غیب جان نہیں سکتا مومن اور منافق جدا کیسے ہونگے تو اللہ فرماتا ہے کہ اللہ ایسا نہیں کرے گا کہ تم میں سے ہر ایک کو غیب کی اطلاع دیدے اور ہر ایک شخص غیب جان لے اور غیب علم سے معلوم کر کے فلاں کے

Marfat.com

دل میں کفر ہے اور وہ منافق ہے اور فلاں کے دل میں ایمان ہے اور وہ قطعی مومن ہے یہ غیب کا علم اللہ ہر ایک کو نہیں دیا کرتا۔

قطعی علم غیب صرف رسل علیہم السلام کو دیا جاتا ہے

اللہ تعالیٰ کی شان یہ ہے اور قانون قدرت یہ ہے کہ **ما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب** اللہ تمہیں غیب پر مطلع نہیں فرماتا **ولکن اللہ یجتبی** غیب کا علم دینے کیلئے اللہ تعالیٰ رسولوں کو چن لیتا ہے رسولوں کو غیب کا علم دیتا ہے رسول غیب کے علم سے یہ قطعی حکم لگاتے ہیں کہ یہ مومن ہے یہ منافق ہے رسول غیب کے علم سے کیونکہ رسول کا علم غیب بھی قطعی ہوتا ہے، وہ علم غیب تو اولیاء کرام کو بھی ہوتا ہے، مگر وہ علم غیب قطعی نہیں ہوتا وہ علم غیب ظنی ہوتا ہے قطعی علم غیب خاصہ ہے رسالت کا صرف رسول کو قطعی علم غیب دیا جاتا ہے، اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ایک مقام پر فرمایا کہ (ری چیک) اللہ تعالیٰ غیب قطعی پر سوائے رسول کے کسی کو مطلع نہیں فرماتا اور غیب قطعی صرف رسول کو ملتا ہے رسول کو جو غیب اللہ تعالیٰ دیتا ہے وہ قطعی ہے قطعی ہے قطعی ہے اولیاء کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو جو غیب کی باتیں معلوم ہوتی ہیں وہ ظنی ہوتی ہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں رسول کو غیب کا علم دیتا ہوں اور رسول میرے دیئے ہوئے غیب کے علم سے دیکھتے ہیں کہ فلاں کے دل میں ایمان ہے اور فلاں کے دل میں کفر و نفاق ہے وہ قطعی حکم لگاتے ہیں کہ یہ مومن ہے یہ منافق ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا ایک جمعہ کے دن جبکہ تمام لوگ جمع تھے اس میں

Marfat.com

مومن بھی بیٹھے ہوئے تھے اور منافق بھی تھے کیونکہ نمازیں پڑھنے کیلئے منافق بھی آتے تھے اور منافق تو نماز کا زیادہ اہتمام کرتے تھے اس لئے کہ وہ سمجھتے تھے کہ اگر ہماری پردہ پوشی ہوسکتی ہے تو نماز ہی کے دامن میں ہوسکتی ہے تو انہیں گھسٹ کر بھی آنا پڑتا تو آکر مگر مسجد میں مسلمانوں کے سامنے نماز پڑھتے تھے جمعہ کا دن تھا مومن بھی تھے منافقین بھی تھے سب ملے ہوئے تھے منافق کے ساتھ مومن بھی بیٹھا تھا اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کو پورا فرمایا کیونکہ اللہ تعالیٰ جو وعدہ فرماتا ہے اس کے خلاف نہیں ہوسکتا اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ اللہ تعالیٰ مومنوں کو جدا کردے گا اور منافقوں کو جدا کردیگا پاکوں کو جدا کردے گا ناپاکوں کو جدا کردیگا اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ پورا فرمایا یہ وعدہ تو وہی پورا کرسکتا ہے کہ جو علم غیب کی صفت سے متصف ہو۔

(300) سے زیادہ منافق مسجد سے باہر نکالے گئے

اب ہر ایک کو تو غیب کا علم نہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا غیب کا علم تو میں رسل علیہم السلام کو دیتا ہوں رسول میرے دیئے ہوئے غیب سے جانتا ہے کہ فلاں کے دل میں ایمان ہے اور فلاں کے دل میں کفر و نفاق ہے تو رسول قطعی حکم لگاتا ہے مومن کا یہ مومن ہے اور رسول قطعی حکم لگاتا ہے نفاق کا کہ یہ منافق ہے، حضور سرور عالم ﷺ کی زبان پر اللہ تعالیٰ نے اپنے اس وعدہ کو پورا فرمایا اور حضور ﷺ نے جمعہ کے دن ممبر پر جلوہ گر ہو کر فرمایا

اخرج یا فلان فانك منافق، اذهب یا فلان فانك نافق ،

Marfat.com

قم یا فلاں فانك منافق اے فلاں تو کھڑا ہو جا تو منافق ہے اے فلاں تو نکل جا تو منافق ہے اے فلاں تو چلا جا تو منافق ہے۔ ایک ایک منافق کو اللہ کے پیارے حبیب ﷺ نے نام لے لیکر حضور ﷺ نے منافقوں کو جدا فرمایا اور منافقین کو مسجد سے نکالتے رہے تین سو سے زیادہ منافق اس دن مسجد سے باہر نکالے گئے سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس دن نماز جمعہ میں حاضر ہونے میں اتفاقاً کچھ تاخیر ہوگئی جب آپ مسجد کے قریب پہنچے تو جماعت کی جماعت نکل رہی تھی وہ نکالے ہوئے تھے ناں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ سمجھے کہ کہیں نماز ختم تو نہیں ہوگئی کیونکہ لوگ مسجد سے باہر آ رہے ہیں جب اندر آ کر دیکھا تو منظر ہی اور تھا سرکار دو عالم ﷺ مومنوں کو جدا فرما رہے تھے منافقوں کو جدا فرما رہے تھے اور نام لے لیکر حضور ﷺ منافقوں کو نکال رہے تھے۔

عزیزان محترم: میں آپ کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے منافقوں کو جدا کر لیا اپنے حبیب ﷺ کی زبان سے نکلی ہوئی بات کو پورا کیا اور یہ غیب کے علم کے بغیر ہو نہیں سکتا غیب کا علم اپنے حبیب ﷺ کو عطا فرمایا اطلاع علی الغیب اپنے حبیب ﷺ کو عطا فرمائی اور اس اطلاع علی الغیب سے اس پورے غیب سے اللہ کے پیارے حبیب ﷺ نے منافقوں کو الگ کیا اور مومنوں کو الگ کیا منافق الگ ہو گئے مومن الگ ہو گئے منافقوں کو حضور ﷺ نے نکال دیا نام لے لیکر حضور ﷺ نے کھڑا کر دیا فرمایا تو کھڑا

Marfat.com

ہو جا تو نکل جا، تو چلا جا، تو منافق ہے، تو منافق ہے تین سو سے زیادہ منافقین کی تعداد اسی دن مسجد نبوی شریف سے باہر ہوئی۔

لوگ لفظ علم غیب سے بہت چڑتے ہیں

عزیزان محترم ایک بات عرض کروں آپ سے بات یہ ہے کہ یہاں دو چیزیں ہیں ایک تو خبیث کا طیب سے جدا ہونا اور ایک اس طیب کو خبیث سے جدا کرنے کیلئے علم غیب سے متصف ہونا جب تک غیب کا علم نہ ہو تو پتہ ہی نہیں چل سکتا کہ اس کے دل میں خبث ہے یا اس کے دل میں طیب ہے، ایمان ہے یا کفر ہے یا ایمان ہے یا نفاق ہے تو جب تک کہ رسول کیلئے غیب کا علم آپ نہیں مانیں گے؟ اطلاع علی الغیب نہیں مانیں گے؟ لوگ لفظ علم غیب سے بہت چڑھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اطلاع علی الغیب کہہ لو علم غیب اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہے مگر ان کو یہ معلوم نہیں ہے اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا خاصہ تو وہ علم غیب ذاتی ہے ہم اللہ کے سواء کسی کیلئے علم غیب ذاتی نہیں مانتے اور جس کیلئے ہم علم عیب دلائل شرعیہ کی روشنی میں تسلیم کرتے ہیں وہ عطائی ہے اللہ کی عطا سے ہے یہ اللہ کی شان ہے کہ وہ ازلی ہے ابدی ہے واجب الوجود ہے اور اس کی صفات ازلی میں اور اس کی صفات ابدی ہیں اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی ذات مقدسہ ان صفات سے متصف ہے اور یہ ممکن نہیں ہے کہ کوئی امر حادث اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہو سکے اللہ تعالیٰ کسی امر حادث سے متصف ہو سکے۔

حضرت خضر علیہ السلام وہ رجل مقدس تھے

Marfat.com

بہر حال میں یہ بتا رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ رسولوں علیہ السلام کو غیب کا علم عطا فرماتا ہے اور رسولوں علیہ السلام کے غیب کے علم کو غیب کا علم کہنا یہ میں نہیں کہہ رہا میں وضاحت کیساتھ کہنا چاہتا ہوں اگر کوئی صاحب مجھ سے حوالہ پوچھیں گے انشاء اللہ میں دوں گا سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت خضر علیہ السلام کے متعلق فرمایا **کان رجلا کان ای الخضر کان رجلا یعلم علم الغیب** (تفسیر ابن جریر) حضرت خضر علیہ السلام وہ رجل مقدس تھے جو غیب کا علم جانتے تھے یہ قول ہے عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا اور یہ سند کے ساتھ موجود ہے تفسیر ابن جریر کے اندر موجود ہے اور میں عرض کر رہا تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام خضر علیہ السلام کا جو واقعہ ہے اس ضمن میں یہ علامہ ابن جریر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی یہ حدیث نقل فرمائی وہ فرماتے ہیں کہ **کان رجلا یعلم علم الغیب** حضرت خضر علیہ السلام وہ رجل مقدس تھے کہ جو غیب کا علم جانتے تھے اور اگر یہ لفظ علم غیب سے چڑھ ہے اور اسی پر ان کے کفر و شرک کے فتوے جاری ہوتے ہیں تو یہ فتویٰ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما پر لگاؤ نعوذ باللہ حیرت کا مقام ہے اور سمجھ میں نہیں آتا کہ اہل سنت کے وہ عقائد جو کتاب و سنت کی وضاحت کے ساتھ ثابت ہیں اور آفتاب کیطرح ان کی صداقت چمک رہی ہے، یہ لوگ معلوم نہیں کہاں جا رہے ہیں اور ان عقائد کو معاذ اللہ کفر و شرک و بدعت سے تعبیر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے شر سے ہم کو

(تفسیر ابن جریر)

Marfat.com

بچائے۔

علماء کا تعامل بہت بڑی چیز ہے

یہ عجیب بات ہے کہ ایک شخص نے انگوٹھا چومنے کی بات نکالی تو میں نے کہا بھئی بات یہ ہے کہ وہ حدیث ضعیف ہے اور حضور سرور عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے اذان میں میرا نام سن کر انگوٹھے چومے تو جنت میں میں اس کے لئے قائد ہوں گا اب لوگوں نے کہا کہ بھئی یہ حدیث تو ضعیف ہے کسی نے موضوع ہی کہہ دیا اب جتنے منہ اتنی باتیں، تو ضعیف کہہ دو موضوع کہہ دو کچھ کہہ دو لیکن یہ آپ کو بتا دوں علماء محدثین نے یہ طے کر دیا ہے کہ اگر کسی حدیث کو ہم موضوع کہیں تو اس کا موضوع ہونا قطعی اور یقینی نہیں ہے ہم نے اس سند کی بناء پر کہا ہے جو سند ہمارے سامنے ہے ہوسکتا ہے **الکذوب قد یصدق** جھوٹا آدمی کبھی سچی بات بھی کہہ دیتا ہے تو جن رواۃ پر کذب کا اتہام ہے یا وضع کا اتہام ہے ہوسکتا ہے انہوں نے سچی بات کہہ دی ہو اس لئے کوئی حدیث موضوع ہو یا کوئی حدیث ضعیف ہو تو اس کو قطعاً یقیناً ضعیف اور موضوع نہیں کہہ سکتے یہاں تک کہ جس حدیث پر صحت کا حکم لگایا اور محدثین نے کہا کہ **ھذا حدیث صحیح** فرماتے ہیں اس صحت پر بھی ہم یقینی اور قطعی صحت کا حکم نہیں لگا سکتے کہ یہ حدیث جو ہے وہ قطعاً صحیح ہے اس لئے کہ جس طرح جھوٹا سچی بات کہہ سکتا ہے سچا قصداً نہ سہی وہ بغیر قصد کے جھوٹی بات بھی اس کی زبان پر جاری ہوسکتی ہے خلاف واقعہ بات بھی اس کی زبان پر جاری ہوسکتی

Marfat.com

ہے تو سچے آدمی سے بغیر قصد کے جھوٹی بات بھی ادا ہو سکتی ہے اور جھوٹا سچی بات بھی کہہ سکتا ہے اس لئے اگر کسی حدیث پر صحت کا حکم ہے وہ بھی قطعی اور یقینی نہیں ہے اور اگر کسی حدیث پر وضع یا ضعیف کا حکم ہے وہ بھی قطعی اور یقینی نہیں ہے اسی لئے ہم یہ کہتے ہیں کہ کسی حدیث کے صحیح اور ضعیف ہونیکا فیصلہ محض سند اور روات کی بنیاد پر مت کرو بلکہ علماء کے تعامل کو دیکھو اور علماء امت کے مسلک کو دیکھو علماء امت کے مسلک کے مطابق اگر کوئی حدیث پائی جاتی ہے تو اگر اس کی سند ضعیف بھی دیکھتے ہو تو علماء امت کا جو تعامل ہے اور علماء امت کا جو عمل ہے اس عمل کی بنا پر اس کو بے اصل مت کہو اس لئے کہ علماء کا تعامل بہت بڑی چیز ہے۔

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے تقبیل ابہامین کیا

بہر حال میں عرض کر رہا تھا کہ دیکھو بھائی تم لوگ گردن کا مسح کرتے ہو کوئی دیو بندی ہو، سنی ہو وضو میں گردن کا مسح کرتا ہے یا نہیں کرتا؟ کرتا ہے۔ میں نے کہا مسح رقبہ کے بارے میں کوئی ایسی حدیث مجھے دکھاؤ کہ جس پر محدثین نے صحت کا حکم لگایا ہو اور میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ وہ حدیث جس کی بنیاد پر ہم وضو میں گردن کا مسح کرتے ہیں وہ حدیث یہ ہے **مسح الرقبة امان من الغل** گردن کا جو مسح ہے وہ قیامت کے دن اس گردن کیلئے طوق لعنت سے امان کا سبب ہوگا قیامت کے دن اس کی گردن لعنت کے طوق سے امن میں رہے گی یہ حدیث ہے ملا علی قاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ امام نووی

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہ حدیث موضوع ہے فلاں نے کہا کہ یہ حدیث ضعیف ہے فلاں نے کہا کہ یہ حدیث قابل عمل نہیں ہے حجت نہیں ہے امام ملا علی قاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حق یہ ہے کہ نہ تو یہ حدیث موضوع ہے نہ یہ حدیث ایسی ہے کہ جس کو بالاتفاق متروک اور نا قابل عمل نا قابل اھتد اقرار دیا جا سکے، غلط ہے امام ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ **مسح الرقبة امان من الغل** یہ حدیث حق ہے یہ ضعیف ہے فرماتے ہیں ضعاف کا حکم جو ہے وہ فضائل اعمال میں تو صحاح کا حکم ہے جیسے صحیح حدیث قابل قبول ہے اسی طرح فضائل اعمال میں ضعیف حدیث بھی قابل قبول ہے ضعیف حدیث فضائل اعمال میں اگر وارد ہو تو وہ بمنزلہ صحیح کے ہے تو امام ملا علی قاری رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ چونکہ اس کا تعلق فضائل اعمال سے ہے تو اگر چہ ضعیف ہے مگر قابل عمل ہے لہٰذا ہم ضعیف حدیث پر عمل کرتے ہیں اور گردن کا مسح کرتے ہیں اس لئے کہ ضعیف جو ہے فضائل اعمال میں قابل قبول ہے اور اب میں ایک عرض کرتا ہوں کہ کوئی شخص ثابت نہیں کر سکتا کہ حدیث **مسح الرقبه امان من الغل** صحیح ہے اس کا حسن ہونا بھی کوئی ثابت نہیں کر سکتا لوگوں نے موضوع تو کہا چلو موضوع کا انکار کیا احناف نے میں بھی کہتا ہوں موضوع نہیں ہے لیکن ضعیف ہونے میں سب کا اتفاق ہے اگر تقبیل ابہامین کی حدیث پر اس لئے عمل نہیں کیا جاتا کہ وہ ضعیف ہے تو مسح الرقبہ کی حدیث پر بھی عمل نہیں ہونا چاہیے کیونکہ وہ بھی ضعیف ہے اور یہ آپ کو بتا دوں یہاں تو حدیث موقوف موئید ہے حدیث

Marfat.com

مرفوع کی کیونکہ ضعف کا حکم حدیث مرفوع پر لگایا محدثین نے اور حدیث موقوف پر نہیں لگایا ہے چنانچہ ملاعلی قاری نے فرمایا کہ **اذاثبت رفعه الی الصدیق فیکفی للعمل** جب انگوٹھے چومنے کی حدیث حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تک پہنچ گئی تو ثابت ہوگیا کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے تقبیل ابہامین کیا حضور ﷺ کا نام سن کر تو ہمارے عمل کرنے کیلئے کافی ہے حدیث مرفوع ضعیف بھی ہوتو ہوا کرے حدیث موقوف تو ثابت ہے تو حدیث موقوف سے تائید ہوتی ہے انگوٹھے چومنے والی حدیث کی لیکن **مسح الرقبه امان من الغل** یہ وہ ضعیف حدیث ہے کہ جس کی تائید میں آپ کوئی حدیث پیش نہیں کر سکتے جیسے میں تقبیل ابہامین کی حدیث میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہکی حدیث موقوف متعین پیش کرر ہا ہوں۔

قیامت تک کوئی دلیل نہیں لا سکتے میرا چیلنج ہے

بہرحال میرے کہنے کا مقصد یہ تھا کہ انگوٹھے چومنے کا انکار کرنے والو جس بناء پر حدیث مرفوع ضعیف ہے اگر انگوٹھے چومنا اس بنا پر تم ترک کہتے ہوتو مسح الرقبہ کو بھی ترک کر دو گردن کا مسح بھی نہ کیا کرو وضو میں، یہ تو ان لوگوں کو کہوں گا کہ جو حنفیت کا دعویٰ کر کے اور پھر تقبیل ابہامین کی حدیث کو ضعیف کہہ کر لوگوں کو روکتے ہیں کہ تقبیل ابہامین جو ہے وہ جائز نہیں۔ بہرنوع جائز نہ ہونا یہ تو بہت بڑا حکم ہے اس کے لئے تو بہت بڑی دلیل کی ضرورت ہے اور وہ قیامت تک اس کے لیئے کوئی دلیل نہیں لا سکتے کہ یہ تقبیل ابہامین جو

Marfat.com

ہے وہ نا جائز ہے جواز کیلئے حدیث مرفوع اگر چہ ضعیف ہے مگر دلیل موجود ہے اور جواز کیلئے حدیث موقوف دلیل موجود ہے اور جواز کیلئے ہمارے فقہا کا کلام موجود ہے علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ موجود ہے علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے یہی فرمایا۔ بہر حال یہ عرض کروں گا کہ جو حنفیت کے مدعی ہیں ان کو تو میں یہ کہوں گا کہ اگر تم تقبیل ابہامین کو ترک کرتے ہو تو مسح رقبہ کو بھی ترک کر دو اور گردن کا مسح بھی کبھی نہ کیا کرو اور اگر گردن کا مسح کرتے ہو تو پھر تمہیں تقبیل ابہامین کرنی پڑے گی۔

ہم اللہ کے سلام کو نماز میں نقل کرتے ہیں

بہر نوع میں عرض کر رہا تھا کہ ہمارے عقائد و اعمال کے متعلق جو احادیث ہیں وہ ان پر ضعف کا حکم لگا کر مذاق اڑاتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے میں آپ کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ اگر اس ضعیف کے حکم کی بنیاد پر مذاق اڑایا جائے تو خدا کی قسم امت محمدیہ کی اکثریت اس مذاق سے زخم کھا جائیگی جیسے علامہ ازہری دامت برکاتہم العالیہ نے فرمایا کہ بے شمار ضعیف حدیثیں ہیں اور ان حدیثوں کو بیان کیا جاتا ہے **وعلیہ وعلیہ وعلیہ العمل اکثر حدیث وعلیہ العمل اکثر حدیث اکثر حدیث وعلیہ العمل اکثر العلماء** اکثر علماء کا عمل اس حدیث ضعیف کے مطابق ہے اکثر علماء کا عمل یہی حدیث ہے اور میں پوچھتا ہوں جب **السلام علیک ایھا النبی** تم نماز میں پڑھتے ہو تو اس کو حکایت پر محمول کرنے کیلئے ایک

Marfat.com

حدیث بیان کرتے ہیں غیر مقلد وہ کہتے ہیں معراج کی رات جب حضور ﷺ اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو اللہ نے فرمایا آپ کیا تحفہ لائے ہیں تو حضور ﷺ نے فرمایا **التحیات للہ والصلوات والطیبات** تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا **السلام علیك ایھاالنبی** ارے **السلام علیك ایھاالنبی** یہ تو اللہ تعالیٰ نے معراج کی رات فرمایا تھا ہم تو اسی کی حکایت کرتے ہیں نقل کرتے ہیں اللہ نے **السلام علیك ایھاالنبی** فرمایا ہم اللہ کے سلام کو نماز میں نقل کرتے ہیں بس اتنی سی بات ہے۔

قیامت تک کوئی اس حدیث کی سند نہیں لاسکتا

لیکن میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ کوئی دیوبندی مسلک کا شخص ہو یا غیر مقلد ہو اس حدیث کی سند لائے اس حدیث کی کہ معراج کی رات اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ سے یہ فرمایا کہ **السلام علیك ایھالنبی** اور قیامت تک کوئی اس حدیث کی سند نہیں لاسکتا اگر تم ایک غیر ثابت اور بے سند روایت کی بناپر **السلام علیك ایھا النبی** کو تم حکایت پر محمول کرتے ہو اور کہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے معراج میں **السلام علیك ایھا النبی** کہا تھا تو ہم بھی کہہ دیتے ہیں یہ تو اللہ کے سلام کی حکایت ہے اس حکایت کے ثبوت میں جس روایت کا تم حوالہ دیتے ہو وہ بالکل بے سند روایت ہے اس کی کوئی سند موجود ہی نہیں ہے تو تم اگر بے سندی روایت پر **السلام علیك ایھا النبی**

(مسلم شریف)

Marfat.com

کو حکایت پر محمول کرتے ہو اور انشاء کا انکار کرتے ہو تو پھر کیا مذاق ہے ہماری حدیث کو بھی تم تقبیل ابہامین کیلئے تسلیم نہیں کرتے، ارے تم تو کوئی ضعیف حدیث بھی پیش نہیں کر سکتے جس سے یہ ثابت ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ نے بھی **السلام علیك ایها النبی** فرمایا تھا اس کی سند ہی نہیں ہے بے سند روایت ہے۔

بہر نوع میں آپ کو بتا رہا تھا غیر مقلدین **السلام علیك ایها النبی** میں حکایت کے اعتقاد کو ترک کر دیں کیونکہ جو روایت مستدل بھی ہے وہ بالکل غیر ثابت ہے اور دیوبندی وضو میں مسح رقبہ کو گردن کے مسح کو ترک کر دیں لیکن وہ اپنے موقف پر قائم ہیں حدیث صحیح نہ وہاں ہے نہ یہاں ہے اور یہ ہے تقبیل ابہامین کیلئے حدیث مرفوع بھی موجود ہے اور حدیث موقوف بھی موجود ہے اور فقہا کا کلام بھی موجود ہے۔

مناظرہ ختم اب میرا تیرا مباہلہ ہے

عزیزان محترم مجھے یاد آیا ایک مرتبہ ایک مولانا تھے لغوی قسم کی میرے ساتھ بات چیت ہوئی کہنے لگے رسول کو تم کیا سمجھتے ہو میں نے کہا میں رسول کو رسول سمجھتا ہوں پھر کہا رسول سمجھتے ہو تو ان کے اختیارات کیسے میں نے کہا بھائی اللہ ہم کو اختیار دے تو ثابت ہے اگر رسول کو اختیار دے تو وہ ثابت نہیں اللہ نے بندوں کو اختیار دیئے ہیں ثابت ہے یا نہیں؟ تو جب اللہ تعالیٰ رسول کریم ﷺ کو اختیار عطا فرماتا ہے تو اسکا انکار تم کس بناء پر کر سکتے ہو تو وہ کہنے لگا کہ رسول کو تو کوئی اختیار نہیں اور جو شخص رسول کا اختیار سمجھتا ہے وہ مشرک

Marfat.com

ہے یہاں تک کہ رسول کو اپنے علم کے بارے میں کہ کسی بات کو رسول جان لے یہ بھی اختیار نہیں استغفر اللہ بات تو بری طویل تھی میں نے ان سے کہا کہ بھئی یہ بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے جب رسول کو علم دیدیا اب تم کو کونسی گنجائش رہ گئی انکار کی اللہ نے علم دیدیا **وعلمك مالم تكن تعلم وكان فضل الله عليك عظيما** اللہ نے فرمادیا **ولٰكن الله يجتبى من رسله من يشاء** اللہ تو پسندیدہ رسولوں کو علم غیب دیتا ہے اب تم کو کیا اعتراض ہے، جب اللہ نے دیدیا کہنے لگا نہیں بات یہ ہے کہ رسول کو اگر کوئی علم دیا بھی ہے تو وہ علم اسی حد تک محدود ہے تم اس کو حد سے بے حد کر دیتے ہو یہ تم رسول کیلئے الوہیت ثابت کرتے ہو اور تم نے علم غیب رسول کیلئے ثابت کر کے اپنے حنفی ہونیکا بھی انکار کر دیا میں نے کہا کیسے کہنے لگا دیکھو یہ ہماری شرح فقہ اکبر کے اندر موجود ہے ملا علی قاری فرماتے ہیں **وعلموا ان الانبياء** سن لو تمہیں جان لینا چاہیئے کہ انبیاء علیہم السلام غیب نہیں جانتے ہاں اللہ ان کو کبھی کبھی کوئی بات بتا دیتا ہے کبھی کبھی یہ نہیں کہ اللہ نے ان کو علم دیدیا جو چاہیں جان لیں یہ بات غلط ہے جو اللہ نے کبھی کبھی بتا دیا اچھا میں نے کہا بھائی احیان تو حین کی جمع ہے اور حین کے معنی ہیں وقت کے میں تجھے بتاؤں کہ ایک وقت میں اللہ نے کتنا علم دیا ایک وقت میں باقی اوقات کا حساب تو خود لگا لینا میں نے کہا یہ حدیث دارمی شریف میں بھی ہے اور یہ حدیث ترمذی شریف میں بھی ہے اور یہ حدیث مشکوٰۃ شریف میں بھی ہے صاحب مشکوٰۃ نے اس کو ترمذی سے نقل کیا اور دارمی

(سورۃ نساء آیت 113)(ترمذی شریف)(مشکوٰۃ شریف)(دارمی شریف)

Marfat.com

نے بھی اس حدیث کو نقل کیا حضور تاجدار مدنی ﷺ فرماتے ہیں کہ **رائیت ربی عزوجل فی المنام باحسن صورة فقال یامحمدفی ما یختصم الملاء الاعلٰی قلت لاادری فیما قالهاثلٰثاقال فوضع کفه بین کتفی فوجدت بردانامله بین تدی فعملت مافی السمٰوٰت والارض وفی روایة فتجلی لی کل شئی وعرفت وتلك فکذلك نری ابراهیم ملکوت السمٰوٰت والارض ولیکون من الموقنین** یہ ترمذی شریف اور دارمی شریف دونوں میں یہ حدیث موجود ہے میں آپ سے سچ کہتا ہوں خدا کے گھر میں ممبر پر بیٹھا ہوں اس نے ترمذی شریف میرے آگے پھینکی معاذ اللہ اور کہا کہ اگر تم سچے ہو تو یہ حدیث ترمذی شریف میں ہے تو نکال کر دکھا دو صاحب مشکوٰۃ پر مجھے اعتماد نہیں ہے، میں نے ترمذی شریف جو کھولی خدا کی شان سرکار ﷺ نے خصوصی کرم فرمایا ترمذی شریف جو میں نے کھولی تو مجھے سورۃ ص کی تفسیر میں یہ حدیث مجھے نظر آئی۔

آنکھ والا تیرے جلوے کا نظارہ دیکھے
اور دیدہ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

میں نے کہا دیکھ تو یہ حدیث ہے میں نے کہا اب مناظرہ ختم ہو گیا اب میرا تیرا مباہلہ ہے اگر میں حق پر ہوں تو اللہ تعالیٰ میری زندگی میں تجھ کو عذاب میں مبتلا کر کے ہلاک کر دے

Marfat.com

اور اگر تو حق پر ہے تو تیری زندگی میں مجھے اللہ عذاب میں مبتلا کر کے ہلاک کر دے اس نے آمین کہا میں نے کہا مباہلہ ہو گیا الحمدللہ میں وہیں بیٹھا ہوں اور وہ مر گیا۔ یہ تو ایک حین کا علم ہے۔ کہتا ہے انبیاء غیب جانتے ہی نہیں انبیاء کی غیب دانی کا عقیدہ تو حنفیوں کے نزدیک اس شخص کا کفر قرار پایا جو یہ کہ انبیاء علیہم السلام غیب جانتے ہیں انبیاء علیہم السلام تو غیب نہیں جانتے میں نے کہا کہ کافر اس کو قرار دیا ہے جو یہ کہے اللہ کے بتائے بغیر بمقتضائے ذات ذاتی طور پر خود بخود جانتے ہیں اس کو کافر قرار دیا ہے اور جو یہ کہے کہ اللہ کے بتانے سے جانتے ہیں وہ تو خود **الاما اعلمه الله احیانا** میں موجود ہے **الاما اعلمه الله** وہ جو نہیں جانتے مگر جب اللہ ان کو بتا دے تو کہتا ہے وہ تو احیاناً میں نے کہا احیان تو حین کی جمع ہے ایک حیں میں سرکار ﷺ کو اللہ نے اتنا دیا کہ سرکار ﷺ نے فرمایا میں نے اپنے رب عزوجل کو دیکھا خواب میں اور اس شان میں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا کہ میرے محبوب ﷺ فرشتے کس بات میں جھگڑ رہے ہیں میں نے عرض کیا میرے مولا جب تک تو نہ بتائے تیرے بغیر بتائے میں نہیں جانتا اللہ تعالیٰ نے دست قدرت میرے دونوں شانوں کے درمیان رکھا اور میں نے اس کی ٹھنڈک دونوں چھاتیوں سینے مبارک میں محسوس فرمائی نتیجہ یہ ہوا **فعلمت مافی السمٰوٰت والارض** جو کچھ زمین و آسمان میں تھا سب جان لیا زمین و آسمان میں جو تھا سب کچھ میں نے جان لیا میں نے کہا یہ ایک حین کا علم ہے اب بتا احیان

Marfat.com

کا کتنا ہو گا احیان تو جمع ہے ناں ، جمع ہے یا نہیں ہے؟ تو ایک حین کا علم تو اتنا ہے کہ **فعلمت مافی السمٰوٰت والارض وفی روائیة فتجلّٰی لی کل شیء عرفت** ہر چیز کو میں نے پہچان لیا ہر چیز میرے لئے روشن ہو گئی صرف روشن نہیں بلکہ میں نے پہچان لیا یہ تو ایک حین کا علم ہے اب احیان کا تو ہی بتا کیا عالم ہو گا۔

انک لتھدی الیٰ صراط مستقیم کے معنی اور مفہوم

اے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس اللہ سرہ العزیز اللہ تعالیٰ تمام علماء امت کی طرف سے تمام اہل سنت کی طرف سے اور میرے آقا ﷺ کی ساری امت کی طرف سے آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے آپ نے اسلام کی راہوں کو ہمارے لیئے روشن کر دیا پھر لطف کی بات ہے کہ یہ کیسے ظالم ہیں کہتے ہیں تم رسول کیلئے اختیار ثابت کرتے ہو ارے قرآن کہتا ہے **انك لاتھدی من احببت** اے رسول تم جسے چاہو ہدایت کر دو یہ نہیں ہو سکتا جسے چاہو ہدایت کرو یہ ممکن نہیں ہے **انك لاتھدی** بے شک ان حرف تحقیق ہے اے رسول ﷺ آپ ہدایت نہیں کر سکتے جسے چاہیں ہدایت کرنا تو اللہ کا کام ہے رسول تو ہدایت تک نہیں کر سکتے ہدایت کا بھی اختیار نہیں ہے۔ قرآن تو یہ کہتا ہے اور تم کہتے ہو کہ مختار کل ہیں اور قران کہتا ہے **انك لاتھدی** اب بتاؤ تم خود کہو کہ قرآن تمہارے اعتقاد کے کیسے پرخچے اڑاتا ہے۔

میں نے کہا کہ تجھے **انك لاتھدی** تو یاد رہا **انك لتھدی الٰی صراط**

(سورۃ شوریٰ 52)

Marfat.com

مستقیم کو جوتو بھول گیا انك لتھدی الٰی صراط مستقیم میرے محبوب ﷺ صراط مستقیم کی طرف آپ ہی تو ہدایت فرماتے ہیں اب آپ کہیں گے کہ بھئی قرآن میں تعرض ہو گیا نہیں نہیں ہمارے مشائخ اہلسنت کا مذہب ہے سب اہل علم بیٹھے ہیں مشائخ اہل سنت کا مسلک ہے کہ ہدایت کے ایک معنی ہیں حقیقت شرعیہ ایک معنی ہیں حقیقت لغویہ یا عرفیہ حقیقت شرعیہ لسان شرع کتاب وسنت میں جب لفظ وارد ہو گا تو اس کے حقیقی معنی کیا ہوں گے حقیقی معنی ہوں گے خلق اھتدی یہ حقیقت شرعیہ ہے اور جس آیت میں جس حدیث میں اس خلق ہدایت کے علاوہ کوئی اور معنی وارد ہوں تو وہ مجاز شرعی ہو گا حقیقت لغویہ ہو گا حقیقت عرفیہ ہو گا اور حقیقت شرعی ہدایت کے معنی خلق اھتدی کے ہیں تو میں نے کہا اسی آیت کریمہ کو مشائخ اہل سنت نے اپنی دلیل قرار دیا علماء کہتے ہیں ہدایت کے معنی ہیں بیان الطریق الصواب اور یہ اراۃ الطریق اور ایصال الی المطلوب یہ تو سب معتزلہ کی اصطلاحات ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ علماء اہلسنت کا جو مذہب ہے وہ یہ ہے ایک ہے وہ مذہب جو ان سے روایت کیا گیا اور ایک وہ ہے جو لوگوں کے درمیان ۔۔ ہے تو جوان کا مذہب مشائخ سے مروی ہے وہ یہ ہے کہ ہدایت کے معنی حقیقی شرعی خلق اھتدی ہیں اور ہدایت کے معنی حقیقی لغوی یا عرفی وہ یہ ہیں **الدلالۃ الٰی مایوصل الی المطلوب** ایسی چیز کی طرف رہنمائی کر دینا جو مطلوب تک پہنچا دینے والی ہو **الدلالۃ الٰی مایوصل الی المطلوب** یہ ہدایت کے معنی

(سورۃ شوریٰ 52)

Marfat.com

لغوی ہیں عرفی ہیں اور ہدایت کے شرعی معنی خلق اھتدی کے ہیں اور قرآن میں دونوں معنی میں لفظ ہدایت وارد ہے **انك لتهدی الیٰ صراط مستقیم** (سورۃ شوریٰ) یہ مجاز شرعی حقیقت لغویہ ہے اور **انك لاتهدی** یہ حقیقت شرعیہ اور مجاز لغویہ ہے معنی کیا ہیں معنی یہ ہیں **انك لاتهدی** اے میرے محبوب ﷺ آپ خلق اھتدی نہیں کرتے آپ اھتدی کے معنی جانتے ہیں ہدایت یافتہ ہونا ہدایت پانے کی صفت پیدا کرنا میرے محبوب آپ کا کام نہیں ہے کیونکہ خالق آپ نہیں ہیں خالق میں ہوں ہدایت یافتہ ہونیکی صفت پیدا کرنا ہدایت قبول کرنیکا مادہ پیدا کرنا ہدایت قبول کرنیکی استعداد پیدا کرنا پیارے یہ میرا کام ہے خالق میں ہوں آپ خالق نہیں ہیں **انك لاتهدی** کے معنی ہیں **انك لن تخلق الاهتداء لمن احببت** میرے محبوب ﷺ آپ اپنی حب کے مطابق یہ مشیت کی بات نہیں حب کا ترجمہ مشیت بھی غلط ہے اللہ تعالیٰ تو خود اپنی حب کے مطابق ہدایت نہیں فرماتا کیونکہ اللہ تعالیٰ کو تو ہر ایک کا ایمان ہی محبوب ہے کیونکہ کفر تو اس کو محبوب نہیں یہ تو مشیت سے متعلق ہے مشیت اور حب میں تو فرق ہے اس کو تو لوگ سمجھتے نہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ نہیں فرمایا **انك لاتهدی لمن تشاء** بلکہ **انك لاتهدی من احببت** فرمایا اے میرے محبوب ﷺ حب کے مطابق اھتدی کا خلق ہدایت یافتہ ہونیکی صفت کا پیدا کرنا میرے پیارے آپ کا منصب نہیں یہ میرا کام ہے خالق میں ہوں اور جس کیلئے میں نے وصف اھتدی کو پیدا

Marfat.com

کردیا اسے ہدایت پر چلانا یہ آپ کا کام ہے **انك لاتهدی الٰی صراط مستقیم** کے یہی معنی ہیں کہ میرے محبوب ﷺ جس کیلئے میں نے خلق اھتدٰی فرمادیا ہدایت یافتہ ہونے کی صفت اور ہدایت قبول کرنے کی استعداد جس کے لئے میں نے پیدا فرمادی اس کو ہدایت پر چلانا پیارے یہ آپ کا کام ہے اور ہدایت یافتہ ہونیکی استعداد کا پیدا کرنا یہ میرا کام ہے اور اس کے اندر بھی بڑی حکمت ہے اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اس کی طاقت عطا فرماتا ہے کہ وہ پرندے کی شکل بنائیں اور اس میں پھونک ماریں اور وہ پرندہ ہو جائے یہ ٹھیک نبی اکرم ﷺ بھی اگر پھونک مارتے کوئی کافر ہدایت پر آجاتا ہوسکتا تھا کوئی محال نہیں تھا لیکن اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے فرمایا کہ اے میرے پیارے حبیب ﷺ جن کیلئے میرے علم میں ہدایت ہے ہی نہیں ان کے لئے تو میں بھی ہدایت پیدا نہیں کرتا جن کے لئے میرے علم میں ہدایت نہیں ہے میں جانتا ہوں ازل سے کہ ابوجہل ہدایت پر نہیں آئیگا ابولہب ہدایت پر نہیں آئیگا اور عبداللہ ابن ابی بن سلول یہ ہدایت پر نہیں آئیگا یہ منافقین مشرکین کفار جو کفر پر مرے اور قیامت تک مریں گے میرا علم ہے ہدایت پر نہیں آئیں گے تو جو میرے نزدیک ہدایت پر نہیں آئیں گے ان کے لئے تو میں نے بھی اھتدٰی کو پیدا نہیں کیا اور میرے پیارے تو آپ کیسے کریں گے جب آپ نہیں کرینگے تو کچھ لوگ آپ پر اعتراض کریں گے کہ خلق اھتدٰی آپ کا کام تھا تو آپ ﷺ نے خلق اھتدٰی کیوں نہ فرمایا میرے پیارے لوگ آپ پر اعتراض کریں

Marfat.com

گے میں تو آپ کو محل اعتراض نہیں بناتا اس لئے فرمایا کہ خلق اھتدٰی کا کام میرا ہے یہ منصب میرا ہے اور یہ منصب کہ جس کے لئے میں نے خلق اھتدٰی فرمادیا اب اس کو ہدایت پر چلانا ہدایت کی راہوں پر لے جانا یہ آپ کا کام ہے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو معترضین کے اعتراض سے بچایا مگر پھر بھی یہ بات ہے اللہ تعالیٰ ان کے شر سے بچائے۔

اے محبوب ﷺ ہم نے آپ کو کوثر عطا فرمادی

بہرنوع میں یہ عرض کر رہا تھا اور آپ کو بتا رہا تھا کہ رسول اکرم تاجدار مدنی ﷺ کی شان عبدیت اور شان رسالت دونوں پر ہمارا ایمان ہے ارے عبدیت کا تقاضہ یہ ہے کہ وہ ذاتی اختیار کچھ نہ رکھیں اور رسالت اور محبوبیت کا تقاضہ یہ ہے کہ اللہ ان کو ہر اختیار عطا فرمائے ہر اختیار اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے قرآن میں ارشاد فرمایا **انا اعطینٰك الکوثر** ہم نے سب کچھ آپ کو دے دیا خیر کثیر آپ کو دی اور کوثر کے معنی ہیں **الکوثر الخیر الکثیر الخیر کله الکوثر خیر الدنیا والاخره** کل خیر میں نے آپ کو دیدی دنیا کی خیر آپ کو دیدی آخرت کی خیر آپ کو دیدی میرے محبوب ﷺ کل خیر آپ کے دامن میں رکھدی بتاؤ کونسی چیز رہ گئی **انا اعطینٰك الکوثر** میرے کہنے کا مقصد یہ تھا کہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ نے حق کو باطل سے جدا کر دیا اور بتا دیا کہ تم ہم پر جن بنیادوں پر اعتراض کرتے ہو ارے وہ تو

(سورۃ کوثر 1)

Marfat.com

استقلال ذاتی کی بنیادیں ہیں ہم تصرف استقلال ذاتی کی بنیاد پر نہیں مانتے ہم علم غیب ذاتی نہیں مانتے ہم کوئی وصف ذاتی نہیں مانتے ہم کہتے ہیں علم دیا ہے۔ تو اللہ نے دیا تصرف واختیار دیا ہے تو اللہ نے دیا ہے۔ ان کے تو ریزے ریزے ہو گئے ان کے اجزاء منتشر ہو گئے ان کے اندر نہ حیات ہے نہ سمع نہ بصر ہے کوئی چیز بھی نہیں ہے وہاں تم کیا لیتے ہو جا کر امام رازی رحمتہ اللہ علیہ نے بڑی اچھی بات فرمائی وہ میں بھی کہتا ہوں۔۔۔ یہاں ایک کتاب نکلی ہے کراچی میں اور اس کا نام ہے معارف القرآن خیر اس کے اندر ایسی لغو باتیں لغویات ہیں کہ کوئی اہل علم اس کو پڑھ نہیں سکتا میں نے اس پر بہت شدید مواخذات کئے ہیں الحمد للہ علیٰ احسانہ بتایا ہے کہ علم کے پردے میں کیسا کیسا جہل اور ہدایت کے پردے میں کیسا کیسا ضلال امت مسلمہ کے سامنے رکھا گیا۔

علم وعمل کی قوت ہونا یہی تو حیات ہے

بہر نوع اس نے یہ لکھا کہ حیات تو جب ہو کہ جب جسم سالم ہو اور جب جسم کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے جسم کے اجزاء متفرق ہو گئے جسم کے اجزاء الگ الگ ہو گئے تو پھر جسم میں حیات کہاں سے آئی؟ امام رازی رضی اللہ عنہ نے تفسیر کبیر میں اس کا جواب دیا اور فرمایا کہ جسم کے اندر حیات ہونے کیلئے اجزاء جسم کا سالم ہونا اور مجتمع ہونا بالکل شرط نہیں ہے ہو سکتا ہے کہ اجزاء جسم متفرق ہو جائیں ہو سکتا ہے کہ جسم کے اجزاء سالم نہ رہیں اجزا منتشر ہو جائیں متفرق ہو جائیں پھر بھی جسم کے اجزاء میں حیات ہو سکتی ہے اور ہوتی ہے امام

Marfat.com

رازی رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا اور دلیل دی انہوں نے فرمایا جب ابراہیم علیہ السلام کو اللہ نے فرمایا **ثم ادعھن یاتینك سعیا** یہ پرندے جن کو ذبح کر کے اور ان کا قیمہ کر کے چار پہاڑوں پر الگ الگ کر کے رکھا ہے اللہ فرماتا ہے **ثم ادعھن** پھر انکو پکاریئے آپ جب پکاریں گے تو کیا ہوگا **یاتینك سعیا** یہ پرندے دوڑتے ہوئے آپ کے پاس چلے آئیں گے امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمانا کہ **ثم ادعھن یاتینك سعیا** کتنی روشن دلیل ہے ان پرندوں کے اجزاء بالکل قیمہ قیمہ ہو گئے اور پھر بھی ان کے اندر یہ استعداد موجود ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پکار کو سن سکتے ہیں اور ان کے اندر اللہ تعالیٰ نے یہ استعداد رکھی ہوئی ہے کہ وہ دوڑ کر آ سکتے ہیں تو پتہ چلا کہ علم کی قوت بھی ان میں ہے اور عمل کی قوت بھی ان میں ہے اور علم و عمل کی قوت ہونا یہی تو حیات ہے لہٰذا یہ کہنا اجزاء جسم متفرق ہو جائیں تو ان میں حیات ہو ہی نہیں سکتی اور میں نے اس پر ایک امر مستزاد کیا اور میں نے یہ کہا کہ جسم کے اجزاء متفرق ہو جائیں تو اس سے حیات کی نفی لازم نہیں آتی اور اگر جسم پر اجزاء صحیح سالم ہوں تو اس سے حیات کا ثبوت لازم نہیں آتا آپ نے دیکھ لیا کہ **ثم ادعھن یاتینك سعیا** پرندوں کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے مگر ان کے اندر ابراہیم علیہ السلام کی پکار سننے کی طاقت اور استعداد موجود ہے اور دوڑ کر آنے کی استعداد بھی موجود ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ثـــــم

(سورۃ بقرہ 260)

Marfat.com

ادعھن یاتینك سعیا یہ بھی سمجھ میں آ گیا میں پوچھتا ہوں فرعون کی لاش کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا **الیوم ننجیك ببدنك لتکون** (سورۃ یونس) اے فرعون آج ہم تیرے بدن کے ساتھ تجھکو نجات دینگے تا کہ اپنے پچھلوں کیلئے نشان ہو جائے اور یہ فرعون کا جسم سالم رہا کہ نہیں رہا؟ سالم رہا فرعون کے جسم کو زندہ مانتے ہیں آپ؟ ارے فرعون کا جسم زندہ تھا ارے فرعون کا جسم تو زندہ نہیں تھا مرنے کے بعد جب دریائے نیل کے اندر وہ غرق ہو گیا اپنے لشکر کیساتھ تو ایمان سے کہنا کہ فرعون غرق ہو کر مر گیا کہ نہیں مر گیا اور اس کا جسم مردہ تھا یا نہیں تھا حالانکہ جسم سالم ہے اس کے اعضاء سالم ہیں اس کے اجزاء مجتمع ہیں مگر بدن کے اندر حیات نہیں ہے اور پرندوں کے اجزاء متفرق ہو گئے مگر جسم میں حیات موجود ہے تو تفرق اجزاء یہ حیات کی نفی کی دلیل نہیں ہے اور اجزاء کا مجتمع ہونا یہ بدن کیلئے حیات کا ثبوت نہیں ہے تو اجزاء کے مجتمع ہونے سے حیات کا ثبوت لازم نہیں آتا اور بدن کے اجزاء متفرق ہونے سے جسم کی حیات کی نفی بھی لازم نہیں آتی یہ امام رازی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق ہے۔ تفسیر کبیر میں انہوں نے بیان فرمائی۔

ادب کا شاہکار ترجمۃ القرآن کنز الایمان

بہر حال اس قسم کی باتیں، اے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ آپ کو تمام دنیا کی طرف سے قیامت تک آنیوالے اہل سنت کیطرف سے جزائے خیر عطا فرمائے آپ نے حق کو حق کر کے دکھایا اور باطل کو باطل کر کے دکھایا اور تمام حقیقتیں

Marfat.com

ہمارے سامنے واضح کر دیں اور میں کیا کہوں آپ سے لوگوں نے اعتراض کیا کہ اعلیٰ حضرت کو ترجمہ قرآن کرنا نہیں آیا؟ کیوں نہیں آیا؟ اس لیئے نہیں آیا کہ انہوں نے سورۃ فاتحہ کا ترجمہ یوں کیا ہے **ایاك نعبدوایاك نستعین** ہم تیری ہی عبادت کریں اور تجھی سے مدد چاہیں، لوگوں نے اس کا ترجمہ کیا ہے کہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں یہ ترجمہ کیا ہے لوگوں نے لیکن اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا ترجمہ انشاء کے ساتھ کیا کیونکہ وہ کلمہ دعائیہ فرما رہے ہیں اور دعا تو خود از قبیل انشاء ہے امام خازن فرماتے ہیں الحمد للہ رب العٰلمین یہ حمد ہے الرحمٰن الرحیم یہ اللہ کی ثناء ہے مالک یوم الدین یہ اللہ کی تمجید ہے اس حمد وثناء وتمجید کے بعد جب ایاک نعبد پر پہنچے تو امام خازن رحمۃ اللہ علیہ تفسیر خازن میں فرماتے ہیں کہ من قولہ ایاک نعبد دعاء یہ خدا کی قسم تفسیر خازن میں موجود ہے اور میں نے اپنے حاشیہ قرآن میں اس کو نقل کیا ہے میں نے بھی وہی ترجمہ کیا ہے جو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے کیا ہے کیونکہ صحیح یہی ہے خازن نے کہا من قولہ ایک نعبد دعاء الحمد للہ رب العالمین یہ حمد ہے الرحمٰن الرحیم یہ ثناء ہے اور مالک یوم الدین یہ اللہ کی تمجید ہے اس حمد ثناء تمجید کے بعد ہم کہتے ہیں ایاک نعبد یہ دعا ہے اور یہ امام خازن رحمۃ اللہ علیہ نے کہا من قولہ ایاک نعبد دعاء جب ہم ایاک نعبد سے شروع کرتے ہیں تو دعا یہیں سے شروع ہو جاتی ہے اب بتاؤ دعا کا ترجمہ کیا کرو گے دعا کا ترجمہ یہی کریں گے کہ ہم تیری عبادت کرتے ہیں یہ دعا کا ترجمہ ہوا ظالمو یہ دعا کا

Marfat.com

ترجمہ ہوارے یہ تو خبر ہے من قولہ ایاک نعبد دعاء ایاک نعبد سے دعا شروع ہوگئی جب دعا شروع ہوگئی تو ترجمہ وہی حق ہے جو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے کیا ہے ہم تیری ہی عبادت کریں تجھی سے مدد چاہیں۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی ذات گرامی تمام عالم اسلام کیلئے نعمت عظمیٰ ہے

بہر حال اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ترجمہ کا مقابلہ کون کرسکتا ہے ہم ذرہ خار ہیں ریزہ خار ہیں ان کے دستر خوان علم کے وہاں سے کوئی ریزہ ہم کو نصیب ہو جائے تو ہم خوش نصیب ہیں ورنہ بدنصیب ہیں وہ لوگ جنہوں نے اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علم سے کچھ نہیں حاصل کیا بہر حال اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات گرامی تمام عالم اسلام کیلئے دنیائے سنیت کیلئے وہ نعمت عظمیٰ ہے کہ جس نعمت کا جواب نہیں ہوسکتا اور اس نعمت کے مقابلے میں کسی نعمت کا معاملہ کھڑا نہیں کر سکتے یہ ان کا فیض ہے کہ ہمیں آج سنیت نصیب ہے، عقائد اہل سنت اللہ نے ہم کو عطا فرمائے۔

مودودی کی افراط وتفریط

عزیزان محترم لوگوں نے اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ترجمہ کو یہ کہا میں کہتا ہوں کوئی اعتراض والی بات ہو تو کرو اور ان کے ترجمہ کا تو حال یہ ہے (مودودی) نے سورۃ فاتحہ کا ترجمہ کیا مجھے حیرت ہے تمام اہل علم حضرات ہیں میں تو علماء اہل سنت کا خادم ہوں مگر آپ

Marfat.com

بتائیں یہ (مودودی) کا جو ترجمہ ہے نام ان کا ترجمۃ القرآن ہے لکھتا ہے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین غور کرنے کی بات ہے نہ ان لوگوں کا راستہ جو معتوب ہوئے مغضوب کا ترجمہ وہ معتوب کر رہا ہے اس ظالم کو اتنا پتہ نہیں ہے کہ غضب اور عتاب میں کتنا فرق ہے۔ یہ میں مانتا ہوں کہ غضب دو معنی میں آتا ہے اصل کیا ہے غضب میں اصل کیا ہے؟ لفظ غضب جو ہے وہ اصل میں اس معنی کیلئے وضع ہوا ہے کہ **سوران النفس بارادۃ الانتقام** نفس کا ہیجان کسی سے بدلہ لینے کے ارادے سے، اللہ تو ہیجان سے پاک ہے وہاں تو غایات اور افعال کے اعتبار سے اللہ کی صفات ماخوذ ہوتی ہیں (ری چیک) سے ماخوذ ہوتی نہیں تو ہیجان نفس اور سوران نفس یہ تو اللہ کی شان کے لائق نہیں ہے تو علماء نے یہ لکھا کہ غیر المغضوب کے معنی کیا ہیں یہ وہ لوگ جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے انتقام اور عقوبت کا ارادہ متعین ہوا مغضوب علیہم کون ہیں جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ارادہ انتقام اور ارادہ عقوبت متعلق ہوا اور وہ ہیں مغضوب علیہم ہاں یہ میں مانتا ہوں کہ استعمالات عرب میں لفظ غضب ارادہ انتقام کے بغیر بھی مستعمل ہوا ہے ارادہ انتقام اور ارادہ عقوبت کے بغیر صرف غصہ کے معنی میں یا ناپسندیدگی کے اظہار کے معنی میں یہ لفظ غضب ہے فغضبت فاطمۃ وہاں غضب کے معنی وہ تو نہیں ہے کہ ارادہ انتقام تو نہیں تھا اور بہت سے استعمالات ہیں اور قرآن واحادیث میں اس قسم کے بے شمار استعمالات ہیں وہاں غضب ارادہ انتقام کے معنی میں استعمال نہیں ہوا صرف غصہ کے معنی میں اور

Marfat.com

ناپسندیدگی کے معنی میں بس اور کسی معنی میں نہیں لیکن یاد رکھو غیر المغضوب میں مغضوب کا جو لفظ ہے وہ جس لفظ غضب سے ماخوذ ہے وہ، وہ نہیں ہے کہ محض غصہ کے معنی میں ہو وہ وہ نہیں کہ جس میں محض ناپسندیدگی کا اظہار مقصود ہو ہرگز نہیں ہرگز نہیں بلکہ یہ اس لفظ غصہ سے ماخوذ ہے کہ جس میں ارادہ انتقام متعین ہو اور عقوبت کا ارادہ متعین ہو اور مغضوب علیہم وہی ہیں جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے انتقام کا ارادہ متعلق فرمایا اور جن کے ساتھ عقوبت کا ارادہ متعلق فرمایا وہ فساق ہیں فجار ہیں وہ کفار ہیں وہ مشرکین وہ منافقین ہیں کوئی اللہ کا نیک بندہ اس کے اندر شامل نہیں ہے مغضوب کے معنی میں تو پتہ چلا کہ غضب تو جبھی ہوگا اصل کے اعتبار سے کہ جب ارادہ انتقام اس میں پایا جائے لیکن عتاب کے لفظ کا تو دور کا تعلق بھی نہیں ہے ارادہ انتقام سے لفظ عتاب کا کہیں دور کا بھی تعلق نہیں۔

ارے عتاب تو محبت بھرے خطاب کا نام ہے

لفظ عتاب کو آپ کتب عربیہ میں تلاش کریں لسان العرب میں صاحب لسان العرب نے فرمایا کہ عتاب جو ہے وہ تو محبت بھرا خطاب ہوتا ہے بظاہر وہ ملامت ہوتی ہے مگر ملامت میں محبت کی آمیزش ہوتی ہے اور عتاب کی بنیاد ہی محبت ہے بغیر محبت کے عتاب ہوتا ہی نہیں عتاب اسی پر ہوتا ہے جس سے محبت ہوتی ہے اور جس سے محبت نہ ہو وہاں عتاب نہیں ہوتا چنانچہ انہوں نے ایک شاعر کا شعر بھی نقل کیا انہوں نے فرمایا۔

اعاتب ذالمودۃ من شدید　　اذا ما ارادنی منہ الاجتناب

Marfat.com

فرماتے ہیں اعاتب ذالمودۃ من شدید کسی محبت والے دوست سے کبھی میں عتاب کیساتھ بھی پیش آجاتا ہوں اذا ماارادنی منہ الاجتناب جب مجھے یہ خطرہ ہو کہ یہ مجھ سے اجتناب علیحدگی اختیار کرنا چاہتا ہے پھر لفظ عتاب پر شاعر کہتا ہے

اذا ذھب العتاب فلیس ود ویبقی الود ماابقی العتاب

کہتا ہے کہ جب عتاب نہ ہو تو محبت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا جب تک عتاب باقی ہے محبت باقی ہے جہاں عتاب گیا محبت گئی ارے عتاب تو محبت بھرے خطاب کا نام ہے آپ کو معلوم ہے بخاری و مسلم کی متفق علیہ حدیث ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے جب کسی نے پوچھا عالم کے بارے میں تو آپ نے فرمایا فعاتبہ اللہ اللہ نے ان پر عتاب فرمایا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں اور یہ حدیث اسی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں حضرت ابی بن کعب سے بخاری میں بھی مسلم میں بھی تو یہ حدیث متفق علیہ حدیث ہے متفق علیہ حدیث میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا معتوب ہونا ثابت ہوا ارے یہ عتاب تو محبت کا خطاب ہے محبت بھرا خطاب ہے محبت کے ساتھ ایک امر کا محبانہ انداز میں اضلال کے ساتھ ناز محبانہ ناز محبوبانہ کے ساتھ ناراضگی کا اظہار ہوتا ہے تو میں عرض کر رہا تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق میں متفق علیہ حدیث میں عاتبہ اللہ کا لفظ ہے یا نہیں ہے اور پھر میرے آقا ﷺ کا فرمان حضرت

Marfat.com

عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں وہ عبس وتولیٰ سورۃ نازل ہوئی تو حدیث میں آتا ہے عبداللہ ابن مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور ﷺ نے ملاحظہ فرمایا تو فرمایا **مرحبا من عاتبنی فیه ربی** خوش آمدید ہو جس کے بارے میں میرے رب نے مجھے عتاب فرمایا بولو حضور ﷺ نے اپنے بارے میں عتاب کا لفظ ارشاد فرمایا کہ نہیں فرمایا حضرت موسیٰ علیہ السلام کیلئے عتاب کا لفظ متفق حدیث میں آیا کہ نہیں آیا مگر وہ عتاب ہو یا یہ عتاب ہو وہ تو محبت کا خطاب ہے اور محبت کے خطاب کو اور لفظ عتاب کو انتقام کے ارادے سے دور کا تعلق بھی نہیں ہے تو غضب تو فقط ارادہ انتقام کا نام ہے مغضوب علیہم میں جو غضب کا لفظ ہے وہ تو فقط ارادہ انتقام کے معنی ہیں اور عتاب کا تو وہاں کوئی تعلق ہی نہیں ہے اس ظالم نے مغضوب کا ترجمہ معتوب کر دیا۔

کیا ایسے لوگ ترجمہ کرنے کے اہل ہیں؟

اب اس شخص کو حق ہے قرآن کا ترجمہ کرنے کا پوچھنے کا مقام ہے اور پھر کیا کہوں کسی نے کہا الرحمٰن الرحیم کا ترجمہ سنیئے کہتا ہے (مودودی) انسان کا خاصہ ہے کہ جب وہ کسی معنی کا مبالغہ اور کسی معنی کی زیادتی ظاہر کرنا چاہتا ہے تو پھر وہ مبالغہ کا لفظ بولتا ہے اور وہ لفظ استعمال کرنیکے بعد جب وہ محسوس کرتا ہے تو تشنگی رہ گئی تو کمی رہ گئی تو پھر وہ ایک اور مبالغہ کا لفظ اسی معنی میں بولتا ہے جیسے کہ کسی شخص کو کہا جائے کہ فلاں سخی ہے تو اس کی سخاوت کی بہتات ہم ظاہر کرنا چاہتے ہیں تو ہم نے سخی کا لفظ بول دیا جب ہم نے سوچا کہ ہم نے تو

(بخاری شریف) (مسلم شریف)

Marfat.com

اس کی سخاوت کی بہتات کو پوری طرح ظاہر ہی نہیں کیا تو ہم نے داتا بھی لگا دیا تو جیسے سخی کے ساتھ داتا آتا ہے یا ہم نے کسی کیلئے کہا کہ گورا مگر وہ اتنا گورا ہے کہ اس لفظ سے اس کے اس گورے پن کو بیان نہیں کر سکے تو ہم نے کہا گورا چٹا تو چٹے کا لفظ بڑھا دیا تا کہ اس میں جو کمی ہوئی ہے وہ پوری ہو جائے یا کسی کے دراز قد کا ہم ذکر کریں تو ہم نے کہا لمبا ہم نے سوچا او ہو یہ تو اتنا لمبا ہے کہ اس لفظ سے لمبائی تو ظاہر ہی نہیں ہوئی تو ہم نے لمبا کے بعد کہ دیا لمبا تڑنگا تو جس طرح لمبا تڑنگا ہے ویسے الرحمٰن الرحیم ہے یہ لوگ ہیں ترجمہ کرنے کے اہل خدا کے لئے سوچو اور غور کرو ایسے لوگوں کے ہاتھ میں قرآن چلا گیا اور یہ پندرھویں صدی آ گئی کیا مصیبت آ گئی ہمارے لئے رسول کریم ﷺ نے فرمایا تھا

کہ اذا وسد الامر الی غیر اھلہ۔

مغضوب کا ترجمہ معتوب کر دینا یہ کیسی واہیات بات ہے

میرے دوستو یہ قرآن کی تفسیریں قرآن کے تراجم ایسے لوگوں کے ہاتھوں میں چلے گئے کہ جو الرحمٰن الرحیم کا ترجمہ کرتے ہیں یہ ایسے ہیں جیسے لمبا تڑنگا حالانکہ میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ رحمت جو ہے رحمت کا مبالغہ کبھی کمیت کے اعتبار سے ہوتا ہے کبھی کیفیت کے اعتبار سے ہوتا ہے وہ کمیت ایک مستقل معنی ہیں اور کیفیت ایک دوسرے مستقل معنی ہیں تو کبھی الرحمٰن کمیت کیلئے زیادہ فی الکمیت کیلئے استعمال ہوتا ہے کبھی الرحیم زیادہ فی الکیفیت کیلئے استعمال ہوتا ہے اور کبھی اس کا برعکس ہوتا ہے تو مقصد یہ کہ یہ کہتا ہے کہ ایک ہی معنی کیلئے

Marfat.com

اس کو پورا کرنے کیلئے ایک لفظ کے بعد دوسرا لفظ بول دیا ایک مبالغہ کے بعد دوسرا بول دیا اسی معنی میں یہ کہنا کہ اسی ایک معنی میں غلط ہے غلط ہے ارے ایک کمیت کا معنی ہے دوسرا کیفیت کا معنی ہے ایک کیفیت کیلئے ہے تو دوسرا کمیت کیلئے اور کمیت و کیفیت دونوں ایک معنی نہیں ہیں یہ تو دونوں مستقل معنی ہیں اس لئے ایک معنی کا لفظ بھی بولنا بالکل غلط ہے اور یہ الرحمٰن الرحیم کی مثال میں جو لمبا تڑنگا کہ دینا یہ کیا عجیب مضحکہ خیز بات ہے اور مغضوب کا ترجمہ معتوب کر دینا یہ کیسی واہیات بات ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا آپکو بتا دیا کہ فعاتبہ اللہ یہ بخاری کی اور مسلم کی حدیث موجود ہے سرکار ﷺ فرماتے ہیں مرحبا من عاتبنی فیہ ربی تو سب حضرات کو اس نے معتوب میں شامل کر دیا اس لئے عرض کرتا ہوں کہ غیر المغضوب کے معنی یہ ہیں کہ ان لوگوں کی راہ پر نہ چلا کہ جس کے ساتھ تیرا ارادہ انتقام متعلق ہوا جس کے ساتھ تیرا ارادہ عقوبت متعلق ہوا خدا کی قسم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا کوئی اردہ انتقام متعلق نہیں ہوا وہاں اگر عتاب ہوا ہے تو وہ تو ایک اظہار ناپسندیدگی کے طور پر ہے مگر وہ ایک محبانہ انداز ہے عتاب کا ترجمہ کرتے ہوئے علماء نے اضلال کا لفظ بولا ہے اب بتایئے کہاں اضلال اور کہاں غضب۔

قیامت کے دن آپ دیکھیں گے

بہرنوع اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ترجمہ اتنا صاف ہے اتنا ستھرا ہے اور اتنا شاندار ہے اور اتنا شاہکار ہے اس کے مقابلے میں کسی کو نہیں لایا جا سکتا اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

عنہ کا ہم پر یہ بڑا احسان ہے اور جن لوگوں نے اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ترجمہ پر پابندیاں لگوائیں اللہ تعالیٰ ان پر پابندی لگوائے اور قیامت کے دن آپ دیکھیں گے انشاء اللہ کیا صورت حال ہوگی اور ایک ظالم نے کہہ دیا کہ الحمد للہ رب العٰلمین کا ترجمہ یہ کر دینا کہ تمام خوبیاں اللہ کیلئے ہیں سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں یہ کافی نہیں ہے کافی کیا ہے الحمد للہ رب العٰلمین تمام خوبیاں اور تمام تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں میں جانتا ہوں لام اختصاص کیلئے ہے لیکن آگے اللہ ہی کیلئے ہیں کہہ کر کلمہ حق ارید بھا باطل کلمہ تو حق کا کہا مگر مراد باطل لیا وہ باطل کیا لیا کہ رسول ﷺ کیلئے کوئی حمد نہیں ہے حمد سب اللہ ہی کیلئے ہے جو لوگ رسول کیلئے حمد کے قائل ہیں وہ مشرک ہیں اور الحمد للہ رب العٰلمین کے وہ منکر ہیں کیونکہ الحمد للہ رب العالمین کے معنی ہیں کہ حمد اللہ ہی کیلئے ہے تو جو رسول کیلئے حمد مانتے ہیں وہ تو اس آیت کے منکر ہیں اور میں پوچھتا ہوں کہ جب حمد ساری اللہ ہی کیلئے ہے اس کا کیا مطلب؟ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس کو خوبی دی ہے اللہ نے دی ہے جس کو جو حسن دیا ہے وہ اللہ ہی نے دیا ہے لہٰذا جس کے حسن کی تعریف کرو گے وہ اللہ ہی کی ہوگی جس کے کمال کی تعریف کرو گے وہ اللہ ہی کی ہوگی وہ اس کا ذاتی کمال نہیں ہے وہ اس کی ذاتی خوبی نہیں ہے وہ اس کا ذاتی حسن نہیں ہے، وہ حسن ہے تو اللہ کا دیا ہوا کمال ہے تو اللہ کا دیا ہوا خوبی ہے تو اللہ کی دی ہوئی لہٰذا ہر خوبی اسی کی ہے اور ہر کمال اسی کا ہے اور ہر حمد اسی کی ہے اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہر چیز اللہ ہی کی طرف متوجہ ہے اور سب کچھ اللہ ہی دیتا ہے اور

Marfat.com

کوئی نہیں دے سکتا لیکن جس کو اللہ ہی نے دیدیا میں پوچھتا ہوں آپ سے ایک پھول کو دیکھ کر آپ تعریف کرتے ہیں ایک حسین کو دیکھ کر اس کے حسن کی تعریف کرتے ہیں ایک خوبصورت چیز کو دیکھ کر آپ اس کی تعریف کرتے ہیں ادھر دیکھیں **الحمد لله رب العٰلمین** کیا مطلب؟ مطلب یہ کہ چیز کی تعریف آپ نے کی بے شک کی لیکن یہ تعریف حقیقت میں اللہ کی ہے کیونکہ حسن دینے والا اللہ ہے حیرت کا مقام ہے کہ ایک پھول کی تعریف کرو تو وہ اللہ کی حمد قرار پائے اور رسول کی تعریف کرو تو اللہ کی حمد قرار نہ پائے؟ ارے خدا کے بندو پھول کو بھی کمال حسن اور خوبی اللہ نے دیا اگر پھول کو اللہ کی دی ہوئی خوبی اور پھول کے حسن کی بناء پر ہم پھول کی تعریف کریں تو وہ اللہ کی تعریف قرار پائے اور رسول کو جو خدا نے حسن دیا اگر ہم رسول کی حمد کریں تو وہ خدا کی حمد قرار نہ پائے؟

ارے تمام محشر والے اس دن حضور ﷺ کی حمد کریں گے

اور پھر اس حدیث کا کیا جواب دیں گے بخاری شریف میں حدیث موجود ہے **یحمداھل الجمع کلھم** جب قیامت کا دن ہوگا اور میرے آقا ﷺ مقام محمود پر جلوہ گر ہوں گے اے آقا آپ محمد ہیں ﷺ آپکا اسم گرامی احمد ہے اور آپکا مقام مقام محمود ہے اور حمد کا جھنڈا آپ کے ہاتھ میں ہوگا اور جب یہ شان ہوگی تو کیا ہوگا **یحمداھل الجمع کلھم** اور ایک روایت میں آتا ہے **الاولون**

(بخاری شریف)

Marfat.com

والآخرون اولین بھی حضور ﷺ کی حمد کریں گے اور آخرین بھی حضور ﷺ کی حمد کریں گے اور یہ بخاری شریف کے لفظ ہیں کہ **یحمداھل الجمع کلھم** ارے کل محشر والے اس دن حضور ﷺ کی حمد کریں گے تو کل محشر والوں میں تو منکر بھی ہوں گے ہوں گے کہ نہیں ہوں گے؟ سب کو حمد کرنی پڑے گی خود وہاں کرے گا مگر آج انکار کر رہا ہے مگر وہ حمد کام نہیں آئے گی آج کی حمد کام آئے گی۔

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

قیامت میں حضور ﷺ کی حمد کی تو کیا کی آج حضور ﷺ کی حمد کرو اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو محمد ﷺ بنایا تو **الحمد للہ رب العٰلمین** کے قطعاً یہی معنی مگر وہ اس اختصاص کی ٹانگ توڑتا ہے معاذ اللہ تو ہیں رسالت کے نقطے پر کہ بھئی اللہ کی حمد کرو اگر رسول ﷺ کی حمد کرو گے تو مشرک ہو جاؤ گے افسوس صد افسوس ایسے لوگ ترجمہ کرنے والے پیدا ہو گئے اور یہ تفسیریں کرنے والے پیدا ہو گئے اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ترجمہ ہی ہمارے لئے نعمت عظمیٰ ہے۔ جو چند کلمات میں نے عرض کئے ہیں اللہ تعالیٰ قبول فرمائے بیمار تھا مگر حاضر ہو گیا ہوائی جہاز بھی بہت لیٹ آیا اور آپ حضرات کی عقیدت ومحبت کی بناء پر یہاں بیٹھا ہوں اللہ تعالیٰ قبول فرمائے آمین۔

وآخر دعوٰنان الحمد للہ رب العٰلمین۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب نمبر 7

غزوۂ بدر کے اسباب وعلل

غزوۂ بدر کے اسباب وعلل اور حالات وپس منظر کے عنوان پر درس قرآن کی بابرکت محفل میں آپ کے ارشادات عالیہ اور تحقیقی جواہر پارے 14 رمضان المبارک ملتان شریف ۔(خطاب دلنواز) بیہقی عصر غزالئ زماں رازی ءدوراں امام اہل سنت حضرت علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی نوراللہ مرقدہ۔

Marfat.com

دھنک

صفحہ نمبر

رسول کریم ﷺ کا کوئی کام حکمت کے منافی نہیں ____ 170

ہمارا نام ونشان نہیں رہے گا ____ 173

تم بھوکے مرجاؤ گے ____ 175

کبھی خدا بولتا ہے تو کبھی مصطفیٰ ﷺ بولتا ہے ____ 177

ہم بالکل حق پر ہیں ____ 179

سرکار مدینہ ﷺ کے رائے ____ 180

حضور ﷺ اللہ کی بارگاہ میں ناز کر رہے ہیں ____ 184

حضور ﷺ نے جہاں نشاندہی فرمائی تھی ____ 185

کاش کسی بڑے تاجر کے ہاتھوں مارا جاتا ____ 186

اصل چیز تو علم ہے ____ 188

ہمیشہ ہمیشہ کیلئے نست ونابود ہو گئے ____ 190

Marfat.com

الحمد لله الحمد لله نحمده و نستعينه و نستغفره و نومن به ونتوكل عليه و نعوذ بالله من شرور انفسنا و من سيئات اعمالنا من يهديه الله فلا مضلله ومن يضلله فلا هادٰى له و نشهد ان لا الٰه الا الله وحده لا شريك له ونشهدان سيدنا وسندنا ونبينا و حبيبنا و كريمنا و روفنا و رحيمنا ومولانا و ملجانا وماوٰنا محمد عبده و رسوله اما بعد فاعوذ بالله من الشيطٰن الرجيم بسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم ولقد نصركم الله ببدروانتم اذله) صدق الله العظيم و صدق رسوله النبى الكريم الامين و نحن علٰى ذٰالك لمن الشاهدين وا شاكرين والحمد لله رب العٰلمين ان اللّٰهٗ وملٰئكة يصلون على النبى يا ايهاالذين اٰمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما اللهم صل علٰى سيدنا ومولانا محمد وعلٰى آل سيدنا و مولانا محمد وبارك وسلم وصل عليه۔ الحمدللہ علیٰ احسانہ آج رضان المبارک کی چودھویں تاریخ ہے اور (غالبا) بدھ کا دن ہے ہم سب روزے سے ہیں اور فجر کی نماز کے بعد درس قرآن کریم میں حاضر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی حاضری قبول فرمائے۔ غزوہ بدر جو ہے

(سورۃ آل عمران آیت 123)

Marfat.com

رمضان المبارک میں واقع ہوا۔اور رمضان مبارک کی مناسبت سے میں نے چاہا کہ غزوہ بدر کے بارے میں کچھ معروضات پیش کروں بدر ایک کنویں کا نام ہے۔ جو مدینہ منورہ سے تقریباً تین منزل کے فاصلہ پر مکہ مکرمہ کی راہ پر واقع ہے۔تو بدر ایک کنویں کا نام ہے۔اسی کے نام سے وہ جگہ مشہور ہوئی ۔صورت حال یہ تھی کہ تیرہ برس تک رسول اکرم ﷺ مکہ مکرمہ میں اس نوعیت کے ساتھ اللہ کے دین کی تبلیغ فرماتے رہے اس نوعیت کے ساتھ اللہ کے دین کی تبلیغ پر اللہ کے پیارے حبیب ﷺ مامور تھے۔ کیونکہ رسول کی کوئی بات امر خداوندی اور اذن الٰہی کے خلاف نہیں ہوتی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے یہ تیرہ برس کا عرصہ جو مکہ مکرمہ میں گزارا اور مسلمانوں کو حضور نبی اکرم ﷺ نے دین متین کی نعمت سے نوازا انکی صرف تعلیم نہیں بلکہ تربیت بھی فرمائی میں سمجھتا ہوں کی زندگی کے یہ تیرہ سال جس میں امت مسلمہ کی تعلیم وتربیت فرمائی گئی اپنی نوعیت کے اعتبار سے ایسے ہی پوری امت مسلمہ کا پیغام اس تیرہ سال کے عرصہ میں تیار ہوتا ہے۔ جتنے اخلاق حسنہ اور جس قدر اللہ کی راہ میں صبر واستقامت کا جذبہ ہے۔وہ اس تیرہ سال کے اندر پیدا ہوا۔ تیرہ سال کے عرصہ میں اللہ کے پیارے رسول ﷺ نے مسلمانوں میں سے ایک ایک مسلمان کو صبر واستقلال کا ایک پہاڑ بنا دیا تھا۔ جو تکلیفیں قریش مکہ اور ان کے خلفاء نے اس تیرہ سال کے عرصہ میں پہنچائیں رسول اکرم ﷺ نے ان تکلیفوں کو برداشت فرمایا۔اس کی مثال ہمارے سامنے ہے کیسی کیسی تکلیفیں دیں جب مسلمانوں پر

Marfat.com

ظلم وتشدد پر آتے تھے تو ایک مسلمان کا ایک پاؤں اونٹ کے اگلے پاؤں سے باندھ دیا دوسرا پاؤں اونٹ کے پچھلے پاؤں سے باندھوایا اور اونٹ کو دوڑا دیا۔اب اندازہ فرمائیں کہ کیا صورت حال پیدا ہوتی ہوگی۔ان تمام تکالیف پر مسلمانوں نے عظیم صبر کیا۔ حقیقت یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ وعم نوالہ کے تمام کام حکمت سے متعلق ہوتے ہیں۔ قدرت اللہ کی بڑی عظیم صفت ہے۔لیکن حکمت بھی بڑی عجیب چیز ہے۔اگر اللہ کی قدرت کا تصور کیا جائے۔تو ایک آن کے لیے بھی ذہن یہ تسلیم نہیں کرتا کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت معاذ اللہ ایسی تھی کہ اللہ تعالیٰ ان دشمنوں کے مظالم سے اپنے محبوب ﷺ اور ان کے متابعین کو بچا نہیں سکتا تھا۔ یہ تو تصور میں بھی نہیں آسکتا کہ اللہ کی قدرت میں کوئی نقص ہو لیکن اللہ تعالیٰ صرف قدرت کی بناء پر کوئی کام نہیں کرتا بلکہ حکمت کے تقاضوں کو ضرور اللہ تعالیٰ ملحوظ فرماتا ہے۔ کیونکہ وہ قدیر بھی ہے' حکیم بھی ہے، یہ تیرہ سال کے عرصہ میں مسلمانوں نے جو تکالیف برداشت کیں میں نے مختصر طور پر اسکی حکمت عملی کیطرف تو اشارہ کر دیا کہ اگر یہ تکلیفیں کافروں کو پہنچانے کا موقعہ نہ ملتا اور مسلمان ان تکالیف کو برداشت نہ کرتے تو جو تربیت امت مسلمہ کی تیرہ برس کے عرصہ مکہ میں ہوئی ہے۔ وہ نہیں ہوتی صبر واستقلال کا جو جذبہ تیرہ سال کے اندر پیدا ہوا۔وہ مکہ کے اندر پیدا نہیں ہوسکتا تھا۔ میں صحیح عرض کرتا ہوں کہ جس قدر بھی مکارم اخلاق ہیں اور وہ تمام امور جن پر دینی اور دنیاوی کامیابی کا دارومدار ہے ان تمام کی بنیادیں اسی تیرہ سال کے عرصہ میں رکھی گئیں

Marfat.com

امت مسلمہ بالکل تیار ہوگئی۔ان تمام مکارم اخلاق کی بلندیوں پر پہنچنے کے لیے جن پر وہ امت مسلمہ پہنچی اور جس کے مناظر آنیوالے زمانے میں دنیاوالوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھے میرے عرض کرنے کا مقصد یہ تھا کہ یہ تیرہ سال کا عرصہ شدید انتہائی مظالم کا عرصہ تھا۔

رسول کریم ﷺ کا کوئی کام حکمت کے منافی نہیں۔

اللہ تعالیٰ جل جلالہ وعم نوالہ کی حکمت کے خلاف اللہ کی مشیت اور اذن الٰہی کے خلاف رسول اللہ ﷺ کوئی کام نہیں کرتے صورت حال یہ ہوئی۔ماہ رمضان کا مہینہ تھا مسلمانوں کو یہ پتہ چلا کہ ابوسفیان جو بعد کو مسلمان ہو گئے ہم انکو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں وہ ساٹھ قریشیوں کا ایک قافلہ مکہ سے لیکر شام پہنچے تھے اور پچاس ہزار دینار کا سامان تھا جو سامان تجارت کہلاتا ہے۔ان کا قاعدہ یہ تھا کہ مکہ سے اور عرب سے جو چیزیں لیجا سکتے تھے۔شام کے ملک میں بیچنے کے لیے وہ یہاں سے لے جاتے جو وہاں نہیں ہوتیں یہاں سے لیجا کر نفع کے ساتھ انکو بیچا جا سکتا تھا۔وہ اجناس یہاں سے لے جاتے تھے اور جو چیزیں یہاں نہیں ہوتی تھیں وہاں ہوتی تھیں وہ وہاں سے لاکر یہاں پر نفع پر بیچتے تھے صورت حال یہ تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے اگرچہ ابھی تک دشمنان دین کے ساتھ کوئی تعرض نہیں فرمایا تھا اور کوئی قتال ابھی تک واقع نہیں ہوا تھا اور مسلمان مظلومیت کی حالت

Marfat.com

میں تھے اور ان پر انتہائی سختیاں کفار کرتے تھے اور مسلمان انکو برداشت کرتے تھے جیسا کہ میں نے ابھی عرض کیا اس کے باوجود بظاہر ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ لوگ حضور ﷺ کے گردو پیش جمع نہ ہوتے کیونکہ مصائب وآلام تو کوئی بھی پسند نہیں کرتا لیکن اسقدر مصائب وآلام کے باوجود بھی مسلمانوں کی تعداد بڑھتی رہی اور پھر ان کے اندر جو روحانی قوت پیدا ہوئی اور اخلاقی طاقت پیدا ہوئی وہ اتنی عظیم تھی کہ مکہ میں رہنے والے قریش لرزہ براندام تھے کہ اگر اس قسم کی روحانی اور اخلاقی طاقتور قوم اگر پیدا ہو جائے تو ہمارے لئے کوئی مقام نہیں رہیگا اب انکو سوائے ان کے کہ ظلم کے ساتھ تشدد کے ساتھ جبر کے ساتھ ختم کرنے کی کوشش کرتے تھے مگر وہ تو قادر نہ تھے ختم کرنے پر وہ ظلم جتنا کر سکتے تھے سو انہوں نے کیا لیکن اس جماعت کو ختم کرنا ان کے بس کا روگ نہ تھا مسلمانوں کی جماعت رفتہ رفتہ بڑھتی گئی اور پھر جہاں جہاں مسلمان اپنے بلند اخلاق کو لیکر جاتے تھے لوگ ان کے گرویدہ ہوتے تھے بات یہ تھی کہ زمین تشنہ تھی اور بارش کی محتاج تھی اور بارش کہیں تھی نہیں یہی لوگ تھے رحمت کی بارش بن کر جانے والے جہاں جہاں یہ چلے جاتے تھے گویا وہ زمین باران رحمت سے سیراب ہو جاتی تھی تو قریش مکہ کو یہ چیز کھٹک رہی تھی اور ان کیلئے انتہائی ناقابل برداشت تھی انہوں نے یہ طے کیا کہ جس قدر مظالم ہم نے ان پر ڈھائے اور جس قدر ظلم وتشدد کیا یہ ختم ہونے میں نہیں آتے اور یہ ہمارے قابو میں نہیں آتے تو اب اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں ہے کہ اتنی بڑی مہم ان کے خلاف شروع کی

Marfat.com

جائے کہ ان کا وجود باقی نہ رہے اور اس بڑی عظیم مہم کیلئے ان کو بڑے سرمائے کی ضرورت تھی چنانچہ اسی مقصد کیلئے انہوں نے یہ تجارتی قافلہ مکہ سے شام روانہ کیا تھا اور آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ یہ وہ تجارتی قافلہ تھا کہ مکہ کا کوئی فرد ایسا باقی نہ تھا کہ جس نے اپنا مال اس مال تجارت میں شامل نہ کیا ہو اور تمام کفار مکہ نے اس میں اپنی اپنی حیثیت کے مطابق مال شامل کیا مقصد یہ تھا کہ جتنا زیادہ مال ہوگا اسی قدر زیادہ وہاں سے خریداری ہوگی اور منافعت زیادہ ہوگی اور انہوں نے یہ طے کرلیا تھا کہ یہ جتنا بھی ہم نے سرمایہ جمع کیا ہے جتنا مال بھی لوگوں نے دیا ہے اور جتنا بھی نفع ہوگا وہ ساری کی ساری پونجی مسلمانوں کے خلاف لگائی جائے گی یہ طے شدہ بات تھی تو ایسی صورت میں آپ سے میں پوچھتا ہوں کہ اگر مسلمانوں کی وہ جماعت جو بالکل حق پر تھی صداقت پر تھی اور وہ کسی سے تعرض نہیں کرتی تھی اور وہ کسی کو دکھ نہیں پہنچاتی تھی بلکہ دکھ درد رکھنے والوں کے دکھ درد کا مداوا ہوتی تھی تو ایسی جماعت کو ہمیشہ کیلئے ختم کرنے کے واسطے جو مالی مہم انہوں نے چلائی تھی آپ بتائیں کہ اس مہم میں ان کو ناکام کرنے میں مسلمان حق بجانب تھے یا نہیں تھے آج اگر کوئی ملک کسی دوسرے ملک کو نقصان پہنچانے کیلئے کوئی مالی مہم چلائے تو اگرچہ وہ حق پر بھی ہو لیکن جس کے خلاف وہ مہم قائم کی جارہی ہے وہ اگر اس مہم چلانے والے کی مہم کو ناکام کرنے کی کوشش کرے تو لوگ اس کو حق بجانب کہیں گے، کہیں گے بھئی اس نے اپنے دشمن کے زور کو توڑنے کیلئے اس کی مہم کو ناکام کیا اور یہ تو تھے حق پر بالکل حق وصداقت کے پتلے تھے

Marfat.com

کبھی کسی کو دکھ نہیں پہنچایا بلکہ دکھیا دلوں کے دکھوں کو یہ اپنے اوپر لے لیتے تھے اور ہر ایک مظلوم کی مدد کرتے تھے۔ اب اس جماعت کو ہمیشہ کیلئے ختم کرنے کے واسطے ایک عظیم مالی مہم چلائی گئی تو اس مالی مہم میں ان کو ناکام کرنا یہ میں سمجھتا ہوں یہ عقل کی روشنی میں انصاف کی روشنی میں معاشرہ کے قانون کے مطابق اور ہر قانون کے مطابق یہ بالکل صحیح تھا اب مسلمانوں نے یہ طے کیا کہ یہ اتنی زبردست مہم جوانہوں نے ہمارے خلاف چلائی اتنا عظیم مال جوانہوں نے جمع کیا اتنا بڑا قافلہ جو گیا مال تجارت یہاں سے جا کر وہاں نفع کمایا پھر وہاں سے نفع کما کر اب یہاں آ رہے ہیں اور معلوم نہیں کہ کتنا منافع یہاں سے انہوں نے حاصل کرنا ہے اور سارا مال ہمارے خلاف خرچ کرنا ہے اور مسلمانوں کو تہس نہس کرنے کیلئے یہ ساری پونجی صرف کرنی ہے تو اب مسلمانوں نے سوچا کہ کوئی ایسی صورت ہونی چاہیے کہ یہ جو مال لیکر آ رہے ہیں یہ مال ختم ہو جائے کیونکہ یہ سب ہمارے خلاف مہم ہے اگر یہ مالی مہم ان کی ناکام ہو جائے تو پھر آئندہ یہ ہمت نہیں کریں گے۔

ہمارا نام ونشان نہیں رہے گا

رسول اکرم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جمع فرمایا اور فرمایا کہ ابوسفیان جو قافلہ لیکر آ رہا ہے تم لوگ کیا کہتے ہو۔ یہ ساری مہم تو ہمارے خلاف ہے اور یہ جو لاکھوں روپے کا مال لیکر آ رہے ہیں صرف کریں گے تو تم لوگ کیا کہتے ہو؟ کیا تم اس بات پر

Marfat.com

راضی ہو کہ اس مالی مہم کو وہیں ختم کر دیا جائے تو صحابہ رضی اللہ عنہ اس بات پہ متفق تھے مسلم شریف کی حدیث ہے۔ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس اسکیم کے مطابق تین سو تیرہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو لیکر ابوسفیان کی اس مالی مہم کو ناکام کرنے کیلئے روانہ ہو گئے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تین سو تیرہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی جماعت کو ساتھ لیکر روانہ ہو گئے تو مکہ والوں کو پتہ چل گیا کہ صورت حال ایسی ہے اور ادھر ان لوگوں کو بھی پتہ چل گیا جو شام سے آرہے تھے چنانچہ کسی طریقے سے ابوسفیان نے مکہ میں خبر بھیجی کہ بھائی یہ تو ہم کو ختم کر دیں گے اور یہ سب مال بھی ضائع ہو جائے گا تو ہماری جانیں بھی خطرے میں ہیں اور مال بھی خطرے میں ہے، تو مکہ والو تم ہم کو بچاؤ کیونکہ راستہ تو ادھر ہی سے تھا اب یہ بڑے پریشان تھے۔ ابوجہل کو جب یہ بات معلوم ہوئی تو وہ بہت چیخا اور لوگوں کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ بھائی یہ بڑی مصیبت کا وقت آ گیا ہے اور یہ مسلمان تو سب مال بھی ختم کر دیں گے اور ہمارے آدمیوں کو بھی ختم کر دیں گے کیونکہ وہ تیرہ برس کے مظالم کی برداشت کی ہوئی قوم ہے کتنا انہوں نے تحمل کیا کتنی بردباری سے کام لیا ہے۔ اور جو بردبار ہو حلیم ہو جب اس کو غصہ آتا ہے تو پھر اللہ پناہ میں رکھے اس کے غصہ سے ہاں ایک حدیث میں بھی آتا ہے **نعوذ باالله من غضب الحليم** جو بردبار ہو اور حلیم ہو اس کے غصے سے ہم اللہ سے پناہ مانگتے ہیں یہ تو بڑے بردبار اور حلیم لوگ ہیں تیرہ برس انہوں نے حلم سے کام لیا ہے اب یہ اگر غضبناک ہو کر ہم پر آ پڑے تو ہمارا نام ونشان نہیں

Marfat.com

رہے گا تو ابو جہل بڑا پریشان تھا اور وہ تمام جس قدر بھی مکے کے سردار تھے ان کے پاس جاتا اور ان سے کہتا کہ بھائی تم تیار ہو جاؤ اور اپنے ساتھیوں کو جمع کرو اور جلدی کرو ابھی روانہ ہونا ہوگا۔

تم بھوکے مر جاؤ گے

چنانچہ ابو جہل امیہ بن خلف کے پاس بھی گیا وہ امیہ بن خلف جو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا ابتدائی مالک مجازی تھا یہ بھی سردار تھا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ غلام تھے امیہ بن خلف کے یہ وہی امیہ بن خلف تھا اس کا ایک عجیب واقعہ بخاری شریف میں آتا ہے۔ بہر حال امیہ بن خلف نہیں چاہتا تھا کہ میں ساتھ جاؤں ساتھ نہ جانے کی وجہ یہی تھی وہی واقعہ جس کی طرف میں نے اشارہ کیا حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی بڑی دوستی تھی امیہ بن خلف سے پرانے زمانے سے جب بھی امیہ بن خلف آتا تھا مدینہ میں تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پاس مہمان ہوتا تھا اور جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ مکے جاتے تھے تو یہ امیہ بن خلف کے مہمان ہوتے تھے تو بہر حال ایک دفعہ یہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ گئے امیہ بن خلف سے کہا کہ کوئی موقع ہو تو میں کعبہ کا طواف کرلوں اس نے کہاں ہاں دوپہر کا وقت ہی نکالوں گا کہ ابو جہل وغیرہ اس وقت نہیں ہونگے حالانکہ وہ خود کافر تھا امیہ بن خلف مگر دوستی کی بناء پر چنانچہ دوپہر کا وقت ہوا حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو لیکر جا رہا تھا تو

((بخاری شریف))

Marfat.com

راستہ میں ابو جہل نے دیکھ لیا وہ سمجھ گیا کہ ان کی دوستی ہے اور خانہ کعبہ کا طواف کرنے لے جارہا ہے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو تو ابو جہل کو بہت غصہ آیا تو اس نے امیہ بن خلف سے کہا کہ بڑا افسوس ہے کہ ہمارے ایک دشمن کو تو خانہ کعبہ کا طواف کرانے کے واسطے لے جارہا ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے نہ رہا گیا انہوں نے فرمایا اگر تو نے مجھے کعبہ کا طواف کرنے سے روکا تو یاد رکھ میں تیرا راستہ روک دونگا تو شام نہیں جاسکتا بھوکے مرجاؤ گے بڑی ان کی تلخ کلامی ہوئی حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے بڑے زور سے غصے سے ابو جہل سے کہا امیہ بن خلف اگر چہ سردار تھا مگر ابو جہل کا تو ماتحت تھا ڈر گیا کہ ابو جہل کہے گا دیکھ تو نے میری بے عزتی کرائی تو وہ امیہ بن خلف حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے کہنے لگا کہ **یا سعد لا ترفع صوتك علٰی سید اهل الوادی** اے سعد تم اتنی بلند آواز سے سید اہل الودای کے ساتھ کلام کررہے ہو ایسا نہ کرو اتنی آواز اونچی نہ اٹھاؤ ان پر ہاں یہ تو سید اہل وادی ہے تو ابو جہل چونکہ بہت بڑا سردار تھا ان کا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو بڑا غصہ آیا انہوں نے فرمایا کہ تو سمجھتا ہے کہ میں تیرے سہارے جارہا ہوں **فرمایا دعنی یا امیه** چھوڑ مجھے پرے ہٹ میں تیرا سہارا نہیں لوں گا اور میں تجھے بتانا چاہتا ہوں کہ **انه قاتلك** یہ ابو جہل جس کی تو حمایت کررہا ہے یہی تیرا قاتل ہے تو اپنے قاتل کی حمایت کررہا ہے تو اب وہ امیہ کو بڑی پریشانی ہوئی اس نے کہا کہ تجھے کیسے پتہ ہے کہ یہ میرا قاتل ہے اس نے کہا میں کیسے کہہ سکتا ہوں میں نے اللہ کے رسول

Marfat.com

ﷺ سے سنا ہے تو وہ بہت پریشان ہوا کہ یہ کیا معاملہ ہے خیر وہ جھگڑہ تو رفع دفع ہو گیا۔

کبھی خدا بولتا ہے تو کبھی مصطفیٰ ﷺ بولتا ہے

یہ آیا اپنی بیوی کے پاس اور کہا کہ میرے یثربی بھائی نے آج مجھے ایسی بات کہی ہے کہ ابو جہل تیرا قاتل ہے اس نے کہا یہ بات سمجھ میں تو نہیں آتی تو اس نے کہا یہ بات اس نے خود نہیں کی اس نے کہا یہ بات میرے آقا ﷺ نے کی ہے اور میرے آقا ﷺ ہمیشہ سچ بولتے ہیں **ان ھوالا وحی یوحٰی** (سورۃ النجم آیت 3) مصطفیٰ ﷺ خود نہیں بولتے ان کی زبان پر خدا بولتا ہے زبان ایک ہے بولنے والے دو ہیں کبھی خدا بولتا ہے تو کبھی مصطفیٰ ﷺ ان کی بات تو کبھی غلط ہوئی نہیں۔ یہ معاملہ تو بڑا گڑ بڑ ہو گیا اب کیا ہو گا تو اس نے کہا کہ کچھ کہہ نہیں سکتی خیال رکھنا کہ ابو جہل تمہارے قتل کا سبب بن نہ جائے چنانچہ یہ بات تو وہاں ہو گئی اب جبکہ یہ واقعہ ہوا اور ابو سفیان کے قافلہ کیلئے مسلمان ادھر روانہ ہوئے اور ابو جہل آیا امیہ بن خلف کے پاس اور کہا چلو اب اپنے قافلہ کی حفاظت کیلئے چلو اسے فوراً وہ بات یاد آ گئی اس نے کہا حضرت سعد رضی اللہ عنہنے فرمایا تھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہا **انہ قاتلك** یہ ابو جہل تیرا قاتل ہو گا یہ آ گیا مجھے لے جانے کیلئے ہو سکتا ہے کہ میرے قتل کا سامان بن رہا ہو بہت گھبرایا بڑا واویلا کیا کہ مجھے مت لے جاؤ مت لے جاؤ اس نے کہا یہ کیسے ہو سکتا ہے تو

Marfat.com

نہیں جائیگا تو اور بھی نہیں جائیں گے قافلہ وہاں مارا جائیگا سب مال ختم ہو جائیگا سب لوگ ختم ہو جائیں گے چلنا پڑے گا تم کو اب یہ بہت پریشان! اپنی بیوی کے پاس آیا کہا کہ اب موقع آ گیا میرے خیال سے کیونکہ سعد نے کہا تھا **انہ قاتلك** یہ تیرا قاتل ہے اب یہ مجھے کہتا ہے کہ چل وہاں اب میں کیسے کروں اگر نہیں جاتا تو تب بھی مجھے نہیں چھوڑتا اور جاتا ہوں تو مجھے خطرہ کہ کہیں میرے قتل کا سبب نہ بن جائے اس نے کہا یہ مجھے چھوڑتا تو نہیں! جانا تو پڑے گا لیکن اب میں ایسا کروں گا کہ ایک تیز رفتار اونٹ اپنے پاس رکھوں گا اور جہاں کہیں خطرے کا موقع پاؤں گا تو فوراً اونٹ پر بیٹھ کر نکل جاؤں گا اس کے سواء کچھ ہو نہیں سکتا خیر ایسا اتفاق ہوا جانا تو پڑا اس نے ایک بہت طاقتور نہایت تیز رفتار اونٹ اس نے اپنے ساتھ لیا کیا بنتا ہے وہاں آخر اس امیہ کو وہاں قتل ہونا پڑا اور قتل کرنے والے بھی اس کو حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے وہی حضرت بلال رضی اللہ عنہ جو اس کے غلام رہ چکے تھے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے جب دیکھا کہ غزوہ بدر کا موقع ہے جب میدان بدر میں امیہ آ گیا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ زور سے فرمانے لگے **مانجوت ان نجا امیه** اگر یہ امیہ نجات پا کر نکل گیا تو سمجھو میری نجات کوئی نہیں اب یہ نہ جانے پائے چنانچہ نتیجہ یہ ہوا کہ پھر یہ قتل ہو گیا حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے بہت کوشش کی کہ یہ قتل نہ ہو چنانچہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ امیہ کے اوپر لیٹ گئے۔ مگر مجاہدین نے یہ کیا کہ اندر اندر تلواروں سے اس کو مار دیا حضرت سعد رضی اللہ عنہکے پاؤں بھی زخمی

Marfat.com

ہوئے کئی تلواریں ان کو لگیں مگر انہوں نے امیہ کو ختم کر دیا مر گیا اور حضور ﷺ کی بات بھی پوری ہوئی سبحان خیر یہ واقعہ تو ہو گیا۔

ہم بالکل حق پر ہیں

مختصر یہ کہ جب ابو سفیان کو پتہ چلا کہ محمد ﷺ اور ان کے ساتھی تو ہمارے قافلے کو ختم کرنے کیلئے آ رہے ہیں تو اس نے مکہ اطلاع بھیجی اور ابو جہل کو پیغام بھیجا کہ تم جلدی جلدی قافلہ لے کر آؤ اور تم مسلح ہو کر آنا اس لئے کہ مسلمان مسلح ہو کر ہمارے اوپر آ رہے ہیں تو ابو جہل ایک ہزار آدمیوں کا مسلح لشکر تیار کر کے روانہ ہو گیا اتفاق ایسا ہوا کہ وہ قافلہ جو تھا ادھر مدینہ والوں کو پتہ چل گیا کہ ادھر سے ابو سفیان کا قافلہ آ رہا ہے۔ اور ادھر سے ابو جہل اس قافلہ کی حمایت کیلئے مکہ سے ایک ہزار آدمیوں کا لشکر لیکر آ رہا ہے اور مسلح لشکر ہے وہ جو شام سے آ رہے تھے۔ ساٹھ آدمی تھے اور ان کے پاس کوئی سامان جنگ نہیں تھا کیونکہ یہ تاجر قسم کے لوگ تھے وہ لڑنے کیلئے تو گئے نہیں تھے وہ تجارت کیلئے گئے تھے ان کے پاس نہ کوئی سامان جنگ تھا کل ساٹھ آدمی تھے مجاہدین تو ان کو ایک منٹ میں ختم کر دیتے تو اب یہ ہوا کہ ابو جہل ایک ہزار آدمیوں کا لشکر لے کر اپنے قافلے کی حفاظت کیلئے مکہ سے نکل پڑا جب یہ لشکر ادھر سے روانہ ہوا اب حضور ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو جمع فرمایا پھر فرمایا پہلے تو ایک لشکر تھا اب یہ دو لشکر ہو گئے ادھر سے ان کا قافلہ آ رہا

Marfat.com

ہے ادھر سے ابو جہل اپنے قافلہ کو بچانے کیلئے مکہ سے ایک ہزار آدمیوں کا لشکر لے کر آرہا ہے۔ اب بولو کس کا مقابلہ کریں کس لشکر کا مقابلہ چاہتے ہو ان ساٹھ آدمیوں کا یا ان ایک ہزار آدمیوں کا مقابلہ چاہتے ہو تمہاری کیا رائے ہے تو اکثر صحابہ رضی اللہ عنہم کہنے لگے حضور ﷺ ہم تو ان ساٹھ آدمیوں کا مقابلہ چاہتے ہیں کیونکہ ہم ان کو بڑی آسانی سے لے لیں گے اور تیرہ برس ہم نے مصائب و آلام جھیلے ہیں ہم بالکل حق پر ہیں ہم ان کی مالی مہم کو بھی ختم کریں گے اور ان کو بھی ختم کریں گے ہم تو انہیں ساٹھ آدمیوں کا مقابلہ چاہتے ہیں۔

سرکار مدینہ ﷺ کی رائے

اب صحابہ کرام علیہم الرضوان کی ایک جماعت نے اس قافلہ کو جو تجارت کا قافلہ تھا اس کو اپنے لئے منتخب کیا اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہ نے قرآن پاک میں یہ وعدہ فرمایا ہے کہ اے محبوب ﷺ اپنے غلاموں کو فرما دیجئے کہ تم ڈٹے رہو دو میں سے ایک قافلہ خدا تم کو ضرور دے دے گا دو میں سے ایک تمہارا ہے تم ڈٹے رہو تم بزدل مت بنو اس میں اشارہ تھا کسی اور بات کی طرف اشارہ یہ تھا کہ تم یہ نہ دیکھو کہ وہ ساٹھ ہیں ان کے پاس سامان نہیں ہے ان کو آسانی سے لے لیں گے تمہیں چاہیے کہ تم اپنے دل کو مضبوط کرو تمہارا مقابلہ اس ایک ہزار سے ہو کہ جو مسلح ہو کر آرہا ہے اور اگر تم مضبوط ہو

Marfat.com

جاؤ تو اللہ تعالیٰ کی رحمت اور نصرت تمہارے ساتھ ہے۔ ہر صورت میں دو میں سے ایک کا اللہ نے تم سے وعدہ کرلیا ہے۔ کون سے دو؟ وہ ساٹھ آدمیوں کا قافلہ جو مال تجارت لیکر آ رہا تھا اور ایک ابوجہل کا جو ایک ہزار کا مسلح لشکر مکہ سے اپنے قافلے کو بچانے کیلئے آ رہا تھا فرمایا وہ ابوسفیان والا قافلہ یا ابوجہل والا دونوں میں سے ایک کا اللہ نے وعدہ کرلیا ہے اور اللہ کا وعدہ تو غلط ہوتا نہیں۔ حضور ﷺ جو تین سو آدمیوں کو لیکر گئے تھے اس وقت ابو جہل کے لشکر کا کوئی سوال نہیں پیدا ہوتا تھا اس وقت تو وہ ابوسفیان کا لشکر آ رہا تھا اور اس وقت اس کی مہم کو فیل کرنا اور تیرہ برس کے مظالم کا بدلہ لینا اور اس کی ابتدا کرنا یہ حضور ﷺ کیلئے جائز تھا اور صحابہ رضی اللہ عنہم کیلئے بھی لیکن اس وقت تک ابوجہل کے لشکر کا کوئی سوال ہی نہیں پیدا ہوا تھا جس وقت ابوسفیان کو وہاں پتہ چلا اور اس نے مکہ آدمی بھیجا کہ تم ہماری حفاظت کیلئے لشکر لے کر آؤ اس وقت پھر وہ ابوجہل لشکر لیکر چلا اور رسول کریم ﷺ کو یہ اطلاع پہنچی کہ ابوسفیان وہاں سے آ رہا ہے۔ ابوجہل ایک ہزار کا لشکر مکہ سے لیکر جا رہا ہے۔ اب حضور ﷺ کی رائے یہ تھی کہ ان ساٹھ آدمیوں کو چھوڑ دیا جائے ان کی طرف رخ نہ کیا جائے اب ان کا ایک ہزار کا مقابلہ کرنا چاہیے حضور ﷺ کی رائے یہ تھی اور بعض صحابہ کی رائے یہ تھی کہ وہی ساٹھ آدمی وہ چاہتے یہ تھے کہ ہم نے تو ان کے بڑے مظالم سہے ہیں اور تیرہ برس تک ہم نے ان کے ظلم اٹھائے ہیں اب اگر یہ ایسے کرتے تو یہ بھی ان کیلئے جائز تھا لیکن جب دونوں کا مقابلہ کیا تو ان کی عظمت کا تقاضہ یہ تھا

Marfat.com

کہ اس ایک ہزار کے لشکر کے مقابلہ میں جائیں کیوں اس لئے کہ یہ تو نہتے تھے وہ ساٹھ آدمی جو تھے وہ لڑنے کیلئے تو آئے نہیں تھے نہ ان کے پاس کوئی اسلحہ تھا تو ان کے اوپر جا پڑنا یہ کوئی بہادری نہ تھی اور مسلمانوں کیلئے یہ ایک ندامت کا موجب ہوسکتی تھی یہ بات اس صورت میں جب دوسرا قافلہ یہ مکہ کے لشکر والا موجود تھا اور پہلی صورت میں کوئی ندامت کا سوال نہیں پیدا ہوتا تھا کیوں اس لئے کہ تیرہ برس کے مصائب وآلام جنہوں نے جھیلے اگر وہ قوم ایسے لوگوں سے اپنے دشمنوں سے بدلہ کیلئے آگے بڑھے کوئی ندامت کا سوال نہیں پیدا ہوتا بلکہ اخلاقاً عقلاً بالکل ہر طرح وہ صحیح اور درست ہے لیکن یہ جو دو قافلے جمع ہو گئے ادھر سے ساٹھ آدمیوں کا ادھر سے ایک ہزار آدمیوں کا تمام لشکر مسلح ہو کر جا رہا ہے تو اب یہ مسلمانوں کی بزدلی تھی ان ساٹھ کو پسند کریں اور یہ ایک ہزار مسلح لشکر سے روگردانی کریں پھر یہ کہ اسی کو وہ اپنے آگے رکھ لیتے تو زیادہ سے زیادہ وہ ساٹھ آدمی ختم کر دیتے اور ان کا مال مسلمانوں کے مال غنیمت میں شامل ہو جاتا بس اتنا ہوتا ناں لیکن جو نقصان اس لشکر کو ختم کرنے سے ہوتا وہی تو کافروں کو نہیں پہنچ سکتا تھا جو نقصان ان کو ابوجہل والے لشکر سے ہوا وہ نقصان تو ان کو نہیں ہوسکتا تھا اللہ تعالیٰ کی حکمت کا تقاضہ یہ تھا کہ اس ایک ہزار کے لشکر کا مقابلہ کیا جائے جو ان کے چنے ہوئے لوگ ہیں اور بڑے بڑے عظیم سردار ہیں اور ان کے خون سے زمین کو رنگین کر دیا جائے اللہ تعالیٰ کی حکمت کا تقاضہ یہ تھا اب بعض لوگوں کا خیال تھا کہ مال غنیمت ان کے پاس ہے لہٰذا بجائے اس کے کہ ہمارے

(سورۃ آل عمران آیت 123)

Marfat.com

خلاف وہ خرچ کریں تو ہم اسلام کے کاموں میں خرچ کریں مال غنیمت کو لیں اور ہمارے بیت المال میں وہ جمع ہو اور ہمارے ہاتھ آئے تا کہ ہم اسلام کا کام کریں جہاد کا کام کریں دشمنوں کے مقابلہ میں ہم دفاع کی تیاری کریں مسلمان یہ نہیں کہ وہ خود حریص تھے یا یہ کہ وہ دنیا کے مال کے وہ لالچی تھے یا انہیں طمع تھی تو بہ تو بہ صحابہ رضی اللہ عنہ ان سے پاک تھے ان کو کوئی لالچ نہ تھا کوئی طمع نہ تھی اپنی ذات کا کوئی سوال ہی نہیں پیدا ہوتا تھا ان کا مقصد تو صرف یہ تھا کہ اتنا کثیر مال جو ہمارے خلاف صرف کرنے کیلئے لایا جارہا ہے یہ بجائے اس کے کہ یہ ہمارے خلاف صرف کریں ہم ان کا مال انہیں کے خلاف صرف کرینگے اور انہی کا سر ہو انہی کا جوتا ہو تو مسلمانوں کا یہ خیال تھا ان کی نظر اگر مال دنیا پر تھی اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول ﷺ کی رائے یہ تھی کہ ایک ہزار لشکر جو مسلح ہے اس کا تقابل کیا جائے اور چنانچہ نتیجہ یہ ہوا کہ ابوسفیان تو کسی طریقے سے اپنا قافلہ لیکر کسی دوسرے راستے سے مکہ پہنچ گیا۔ مجاہدین جب نکلے تو بدر کے مقام پر ان ایک ہزار مسلح لشکر سے آمنا سامنا ہو گیا تو رسول کریم ﷺ ملاحظہ فرمارہے ہیں یہ ایک ہزار ہیں مسلح ہیں اور یہ تو آئے بھی لڑنے کیلئے ہیں اور مجاہدین تو ہیں ہی تین سو تیرہ مجاہدین کے پاس نہ اسلحہ ہے نہ پاس کوئی اور ساز وسامان ہے اب اللہ کی مدد کے سواء تو کچھ اور ہے نہیں تو اللہ فرماتا ہے

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلہ (سورۃ العمران آیت 123

)ایمان والو اللہ نے تمہاری بدر میں کیسی مدد کی تم کیسے کمزور تھے نہ تو تمہاری تعداد تھی نہ

Marfat.com

گھوڑے تھے نہ تمہارے پاس اونٹ تھے نہ تمہارے پاس تلواریں تھیں نہ تمہارے پاس نیزے تھے نہ تمہارے پاس راشن تھا ان کے پاس چند تلواریں تھیں ایک صحابی رضی اللہ عنہ کے پاس ٹوٹی ہوئی تلوار تھی اور چند تیر تھے کھانے پینے کا بھی کوئی سامان نہ تھا اور رمضان کا مہینہ تھا اب اندازہ فرمایئے تو اللہ کے پیارے رسول ﷺ نے اپنے مبارک خیمے میں اللہ کی بارگاہ میں سر نیاز کو جھکایا اور عرض کی اگر تین سو تیرہ یہ ختم ہو گئے تو تیری عبادت بھی آج کے بعد نہیں ہوگی۔

حضور ﷺ اللہ کی بارگاہ میں ناز کر رہے ہیں

یہ حضور ﷺ کے جو کلمات طیبات تھے میں نے عرض کیا کہ یہ صرف محبوبانہ ناز تھا وگرنا کل میں اس پر تبصرہ کر چکا ہوں جیسے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ کہنا کہ خدا کی قسم اب تو میں حضور ﷺ کی تعظیم کیلئے بالکل نہیں کھڑی ہوں گی حضور ﷺ نے تو میری بات سنی نہیں میں تو اللہ کی تعظیم کروں گی جس نے میری براءت نازل کی ہے اگر کوئی اور امتی یہ بات کہہ دے تو معاملہ ختم ہو جائے لیکن حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور ﷺ اللہ کے محبوب ہیں اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور ﷺ کی محبوبہ ہیں اللہ کے محبوب ﷺ اللہ کی بارگاہ میں ناز کر رہے ہیں حضور ﷺ کی محبوبہ حضور ﷺ کی بارگاہ میں ناز کر رہی ہیں۔

Marfat.com

حضور ﷺ نے جہاں نشان دہی فرمائی تھی۔

بہر حال نتیجہ یہ ہوا کہ وہ مسلمان حضور ﷺ کے زیر سایہ حضور کے دامن سے وابستہ ہوکر بدر کے میدان میں آنے والے وہاں کے واقعات تو تفصیلی واقعات ہیں اور پھر کافروں نے ایسی جگہ تلاش کی کہ ان کی جگہ تھی کچھ نشیب میں اور مسلمانوں کی جگہ تھی کچھ فراز میں اللہ نے باران رحمت نازل فرمائی جب باران رحمت نازل ہوئی تو پانی سارا ادھر آ گیا اور وہاں جس قدر بھی ریت وغیرہ کا معاملہ تھا وہ سب بالکل درست ہو گیا اور جہاں جہاں پانی کا موقع تھا وہاں وہاں مسلمانوں نے پانی حاصل کر لیا اور ان کے لئے تو کوئی جگہ ہے بھی تو نہ رہی بہت پریشان ہوئے اور نتیجہ اس کا یہ ہوا کہ پھر وہ ستر آدمی ان کے وہاں قتل ہو گئے بدر میں اور رسول اکرم تاجدار مدنی ﷺ تو پہلے ہی بصیرت پر ہیں حدیث میں آتا ہے ابھی جنگ شروع نہیں ہوئی تھی ابھی وہ انہوں نے اپنی جگہ سنبھالی ہے۔ حضور ﷺ نکلے ہیں باہر تشریف لائے ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم حضور ﷺ کے ساتھ ہیں فرمایا ادھر آؤ میں تمہیں بتاؤں فرمایا یہاں ابو جہل قتل ہو گا یہ جگہ امیہ کے قتل ہونے کی ہے یہ فلاں کے قتل ہونے کی ہے **هذا مسرع فلاں هذا مسرع فلاں** یہ فلاں کی قتل گاہ ہے یہاں فلاں قتل ہو گا صحابہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں جب یہ قتل ہونے شروع ہوئے خدا کی قسم جہاں جہاں حضور ﷺ نے نشانی فرمائی تھی کہ یہ ابو جہل یہاں قتل ہو گا ایک انچ نا ادھر ہوا نا ادھر ہوا اسی جگہ قتل ہوا جہاں حضور ﷺ نے نشاندہی

Marfat.com

فرمائی تھی ستر کے ستر مقتول ہو گئے اور ابو جہل کے مقتول ہونے کا تو عجیب ہی منظر تھا۔

کاش کسی بڑے تاجر کے ہاتھوں مارا جاتا۔

بہر حال دو انصاری بچوں نے قتل کیا ابو جہل کو اور انہوں نے دیکھا نہیں تھا کبھی ابو جہل کو کیونکہ مدینہ کے رہنے والے بچے تھے اور ابھی تک تو مجاہدین کی حد کو بھی نہیں پہنچے تھے چھوٹی عمر تھی اور قد بھی چھوٹے تھے بچے تھے تو سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ آپ مہاجر ہیں ناں آپ مکہ کے رہنے والے ہیں دونوں بچوں نے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے پاس کھڑے ہو کر کہا کہ ہم نے سنا ہے کہ ابو جہل ہمارے آقا ﷺ کا بڑا دشمن ہے اور وہ حضور ﷺ کی شان میں بڑی گستاخی کرتا ہے اور وہ ہمیں ذرا دکھائیں تو سہی وہ ہے کون حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم کیا کرو گے دیکھ کر وہ تو ایک پہاڑ ہے مصیبت ہے پوری تم ذرا ذرا سے بچے ہو تم کیا کر لو گے اس کا: انہوں نے کہا کہ آپ ہمیں دکھا تو دیں ذرا، اب سب سے بڑا بہادر یہی تھا سب کا سردار یہی تھا اور ان کا بڑا نبرد آزما تھا بڑا بہادر تھا بڑا جنگ جو تھا تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا اچھا وہ آئے گا تو میں تمہیں دکھاؤں گا چنانچہ ابو جہل جب بڑے طمطراق کے ساتھ گھوڑا دوڑاتا ہوا بڑے ناز و انداز، غرور و تکبر کے ساتھ جب وہ میدان میں آیا تو حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ رہا دشمن رسول ابو جہل جس کا تم پوچھ

Marfat.com

رہے تھے یہی ہے وہ لعین حدیث میں آتا ہے کہ دونوں قیامت بن کر لعین پر ٹوت پڑے اور اپنی ننھی منی تلواریں ابوجہل کے پیٹ میں گھونپ دیں اور ختم کر دیا ملعون کو ایک نے تلوار ماری دوسرے نے ماری نتیجہ یہ ہوا کہ دونوں بچوں نے ابوجہل کو ختم کر دیا کام تو تمام ہو گیا تھوڑی سی رمق باقی تھی۔ سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ تشریف لائے ابوجہل سے پوچھا کیا حال ہے تیرا خبیث کہنے لگا اور تو مجھے کوئی غم نہیں مگر کہنے لگا کیونکہ جو انصاری تھے ان لوگوں کا پیشہ تھا زراعت کا باغات کا اور کھیتیاں وغیرہ ان کا پیشہ تھا اور یہ جو مکہ کے رہنے والے تھے تاجر قسم کے لوگ تھے اور آپ جانتے ہیں کہ تاجروں کے دماغ میں بڑا غرور ہوتا ہے۔ تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب ادھر آئے تو انہوں نے فرمایا کیا حال ہے تیرا کہنے لگا ٹھیک ہوں میں مگر مجھے افسوس یہ ہے کہ مجھے کسان کے ننھے منے دو بچوں نے قتل کر دیا کاش میں آج کسی بڑے تاجر کے ہاتھوں مارا جاتا تو میرے لئے کوئی ذلت نہ تھی مگر کسان کے دو بچوں نے مجھے قتل کر دیا یہ میری بڑی ذلت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ابوجہل تیرے دماغ میں ابھی تک تکبر وغرور بھرا ہوا ہے پھر وہ ختم ہو گیا رسول اکرم ﷺ نے ان ستر کافروں کی لاشوں کو اٹھوایا اور بدر کے کنویں میں ڈلوا دیا ۔ حضور ﷺ ایسے جسموں سے کلام فرما رہے ہیں۔ بدر کے میدان میں اللہ نے فتح دی اور آپ نے دیکھا کہ ستر تو یہ قتل ہو گئے ستر زندہ گرفتار ہو گئے ان ستر میں حضور ﷺ کے سگے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے جن کو زندہ

Marfat.com

گرفتار کیا گیا ان کو جنگی قیدی بنایا گیا قتل ہونے والے بھی ستر تھے ابوجہل تو قتل ہونے والوں کا سردار اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ یہ گرفتار ہونے والوں کے سردار یہ سب گرفتار ہو گئے سرکار ﷺ دوسرے دن تشریف لائے بدر کے کنویں پر حضور ﷺ کھڑے ہوئے اور حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ **هل وجدتم ما وعد کم ربکم مقام** او بدنصیبو بتاؤ رب کے وعدے کو تم نے حق پایا کہ نہیں پایا رب تعالیٰ کا وعدہ تھا ناں۔ کہ اگر کفر پر تمہارا خاتمہ ہوا تو تم نار جہنم میں جاؤ گے بولو کیا حال ہے تمہارا **هل وجدتم** رب کا وعدہ ٹھیک ہوا یا نہیں ہوا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے تھے عرض کیا کہ **یا رسول الله هل تکلم اصحاب النار رها و فیهـــا** حضور ﷺ ایسے جسموں سے کلام فرما رہے ہیں جن میں روحیں نہیں ہیں تو حضور ﷺ نے فرمایا **ما انتم باسمع منکم** اے عمر رضی اللہ عنہ ان سے زیادہ تم سننے والے نہیں ہو۔

اصل چیز تو علم ہے

اب یہاں ان لوگوں کو اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھنا چاہئے کہ جو اللہ کے محبوبوں کے قبر میں ادراک کے منکر ہیں ارے یہ تو کفار تھے دشمنان خدا تھے دشمنان رسول ﷺ تھے بے دین تھے ان کے متعلق فرمایا کہ **ما انتم باسمع منکم** بعض

(فتح الباری)

Marfat.com

لوگ کہتے ہیں کہ ان کی سماعت سے مراد یہ ہے کہ علم مراد ہے ارے بد بختو سماع بھی تو علم پر جا کر منتج ہوتا ہے سمع کیا ہے سبب ہے علم کا سمع کیا ہے سمع ہے بصر ہے بھئی جتنے بھی حواس ہیں وہ سبب ہیں علم کا یا نہیں ہیں اصل چیز تو علم ہے تم تو ان کے علم کے منکر سمع کے منکر بصر کے منکر ان کے اسباب علم کے منکر اور یہاں تو کفار کیلئے بھی ثابت ہو رہا ہے کہ **ما انتم باسمع منکم** اب جو اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم کیلئے بزرگان دین کیلئے اور صاحب مزار کیلئے جو اللہ کا نیک ولی ہے اور ان کیلئے جو لوگ انکار کرتے ہیں کہ وہ مر کر مٹی میں مل گئے اور کچھ بھی نہیں اب وہ سوچیں کہ یہ کفر پر مرنے والے ان کیلئے سرکار ﷺ نے فرمایا کہ **ما انتم باسمع منکم** بہر حال حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بات تو ان کا جواب بالکل واضح ہے کہ علامہ ابن حجر عسقلانی نے بالکل یہی الفاظ حضرت عائشہ صدیقہ سے نقل کئے ہیں جو لوگ کہتے ہیں ناں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ کو یاد نہیں رہا حضور ﷺ نے اسماع نہیں فرمایا ہوگا اعلم فرمایا ہوگا حلانا کہ ہمیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن اس کے باوجود بھی عرض کروں گا کہ یہی الفاظ **ما انتم باسمع منکم** یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی نقل کئے امام ابن حجر عسقلانی صاحب فتح الباری شرح بخاری نے اور ایسی صورت میں اس کا جواب صاف اور واضح ہے اور وہ یہ ہے کہ جسم کا بلا تعلق روح سننا اس کی نفی ہے ہم بھی نفی کرتے ہیں لیکن مرنے کے بعد روح کا جسم سے تعلق ہمیشہ کیلئے منقطع نہیں ہوتا

Marfat.com

بلکہ تعلقات روح جسم کیساتھ مختلف مرحلوں پر مختلف نوعیتوں کے ہوتے ہیں آپ دیکھئے ہم جاگ رہے ہیں ہماری روح کا ہم سے ایک خاص تعلق ہے اگر سو جائیں تو تعلق پھر بھی ہوگا مگر وہ دوسری نوعیت کا ہوگا اسی طرح مرنے کے بعد روح کا تعلق تو جسم سے ضرور رہتا ہے اگر نہ ہو تو نہ عذاب قبر ہو نہ ثواب قبر ہو نہ تنعیم ہو نہ تعذیب تنعیم وتعذیب تو جبھی ہے کہ جب روح کا جسم سے تعلق ہے لیکن تعلقات کی نوعیتیں مختلف ہیں ہاں اگر روح کا کوئی تعلق ہی نہ ہو جسم سے خالی جسم سے سننے کا کوئی قول کرے ہم بھی اس کو نہیں مانتے تو ہو سکتا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جو یہ سمع کا انکار کیا وہ اس نوعیت سے کیا ہو جیسے میں عرض کر رہا ہوں تو ایسے تو ہم بھی نہیں مانتے ہم بھی کہتے ہیں کہ سننے والا مردہ ہے لیکن وہ روح کا تعلق کوئی نہ کوئی تعلق ضرور ہوتا ہے بغیر تعلق کے فقط جسم وجود ہے محض اس حیثیت سے کہ وہ جسم ہے وہ سن لے نہیں بلا تعلق روح کے وہ نہیں سنتا۔

ہمیشہ ہمیشہ کیلئے نیست ونابود ہو گئے

بہر حال اس کو چھوڑیے میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے پوچھا ان کا حال تو دیکھ لیا ستر تو قتل ہو کر ختم ہو گئے میدان صاف ہو گیا اللہ اکبر، اتنی ذلت ہوئی کافروں کی اتنی ذلت ہوئی ان کی جڑیں اکھڑ گئیں اور ہمیشہ ہمیشہ کیلئے نیست ونابود ہو گئے اور بہت برا ان کا حال ہوا اور کفر کو اللہ تعالیٰ نے بہت ذلت

Marfat.com

دی یہ ان کے تیرہ برس کے صبر کا پہلا نتیجہ سامنے آیا کہ بدر میں ستر کافر قتل ہو گئے اور ستر ان کے قید ہو گئے حضور ﷺ کے سگے چچا بھی قید ہو گئے حضور ﷺ نے فرمایا کیا کہتے ہو ان کے بارے میں حضور ﷺ ہر بات میں صحابہ کرام علیہم الرضوان سے مشورہ فرماتے تھے خیر یہ مسئلہ آج نہیں بیان کروں گا یہ انشاء اللہ میں کل بیان کروں گا تو نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام علیہم الرضوان کی جو تربیت فرمائی تھی اس مکی زندگی کے تیرہ برس کے اندر یہ بدر کی فتح اگر آپ مجھ سے پوچھتے ہیں تو اسی تیرہ سالہ تربیت کا جو نتیجہ تھا وہ بدر کی سطح میں پہلے پہلے نظر آیا اور سامنے آیا اور اس کے بعد تو قیامت تک میں کہتا ہوں اُمت مسلمہ کی عظمتوں کے نشانات اس تیرہ سالہ مکی زندگی کے عواقب ونتائج ہیں اگر کوئی نا سمجھے تو اس کی مرضی بہر حال حضور ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے ان کے بارے میں مشورہ فرمایا کہ ان ستر قیدیوں کے بارے میں تم کیا کہتے ہو انشاء اللہ یہ میں کل عرض کروں گا۔ **وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین**

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب نمبر 8

توحید ورسالت اور اطاعت
موت وحیات۔ ایک الزام کا جواب

مدرسہ اسلامیہ عربیہ انور العلوم ملتان کے سالانہ جلسہ دستار فضیلت پر ضیغم اسلام محقق اہل سنت غزالئ زماں رازی ء دوران بیہقی وقت امام اہلسنت علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی علیہ الرحمۃ نے 31 مارچ ۱۹۸۴ء کو قاسم باغ قلعہ کہنہ پر توحید ورسالت کے اہم ترین موضوع پر پر کیف پر جوش انداز میں فاضلانہ محققانہ اور عالمانہ خطاب فرمایا۔

Marfat.com

دھنک

صفحہ نمبر

توحید کے کیا معنی ہیں ____ 195

اللہ واجب الوجود ہے ____ 197

قدرت خدا عزوجل کا مظہر ذات مصطفیٰ ﷺ ہے ____ 199

ذات وصفات میں شریک نہ ہونے کے کیا معنی ہیں ____ 200

اعلیٰ حضرتؒ اپنے وقت کے مجدد تھے ____ 201

حضور ﷺ کا علم بعض بھی ہے اور قل بھی ہے ____ 202

اللہ اور رسول دونوں کی اطاعت مستقل ہے ____ 203

رسالت سے متعلق ہمارا عقیدہ ____ 205

ہر راحت سرکار ﷺ کے دامن سے وابستہ ہے ____ 206

سرکار ﷺ کے وصال مبارک کی حکمت ____ 207

موت کی اقسام ____ 209

قبض روح کے باوجود حضور ﷺ زندہ ہیں ____ 210

خدا تمہیں عقل سلیم عطا فرمائے ____ 210

قبض روح کے بعد ہر مومن زندہ ہے ____ 212

قرآن وحی متلو ہے اور حدیث وحی غیر متلو ہے ____ 215

مدرسہ صولتیہ کے شیخ کے ساتھ گفتگو ____ 216

اللہ کے نبی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں ____ 219

آخری بات ____ 221

Marfat.com

الحمد لله الحمد لله نحمده و نستعينه و نستغفره و نومن به ونتوكل عليه و نعوذ بالله من شرور انفسنا و من سيئات اعمالنا من يهديه الله فلا مضلله ومن يضلله فلا هادی له و نشهد ان لا الٰه الا اللـه وحده لا شريك له ونشهدان سيدنا وسندنا ونبينا و حبيبنا و كريمنا و روفنا و رحيمنا ومولانا و ملجانا وماوٰنا محمد عبده و رسوله اما بعد فاعوذ بالله من الشيطٰن الرجيم بسم اللـه الرحمٰن الرحيم هوالذی ارسله رسوله بالهدٰی ودين الحق ليظهرعلى الدين كله صدق الله العظيم و صدق رسوله النبی الكريم الامين و نحن علٰی ذٰالك لمن الشاهدين وا شاكرين والحمد لله رب العٰلمين ان الله وملٰئكة يصلون على النبی يا ايهاالذين اٰمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما اللهم صل علٰی سيدنا ومولانا محمد وعلٰی آل سيدنا و مولانا محمد وبارك وسلم وصل عليه۔

سورۃ فتح آیت 28

Marfat.com

محترم حضرات الحمدللہ انوارالعلوم کے اس اسٹیج پر بہت سے علماء کرام تشریف فرما ہیں اور میں نے یہ چاہا کہ عقائد اہلسنت پر مختصر جامع کلام میں خود کردوں اسلئے کہ ہمارے اہل سنت بھی اپنے عقائد پر صحیح طور پر واقف رہیں اور جو لوگ اہل سنت پر نامناسب قسم کے اعتراضات کرتے ہیں اور جھوٹے الزامات لگاتے ہیں ان کے الزام بھی رفع ہوجائیں اور اہل سنت کے عقائد صاف اور روشن ہوکر سامنے آجائیں۔

عزیزان محترم ہمارے دین کی بنیاد اللہ کی توحید ہے اس وقت میں جو کچھ عرض کروں گا آپ کو بتادوں توحیدورسالت خلافت اورامامت وولائیت کے مفہوم میں آئمہ ھدٰی جو روحانی امام ہیں وہ بھی شامل ہیں اور ہمارے آئمہ فقہاء کرام بھی شامل ہیں تو اس آخری عنوان میں کچھ مجھ کو تاخیر ہوگئی لیکن مجھے امید ہے کہ آپ حضرات میری گذارشات سنیں گے۔

توحید کے کیا معنی ہیں؟

اب میں اللہ کے نام سے اللہ کی مدد سے اور اللہ کا نام لے کر شروع کرتا ہوں اور آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ ہمارے دین کی بنیاد توحید ہے توحید کے کیا معنی ہیں اللہ کی ذات کو اس کی صفات میں اس کی شانوں میں یکتا وحدہ لاشریک جاننا اور ماننا کہ وہ اپنی

Marfat.com

ذات میں ایک ہے کوئی اس کی ذات میں شریک نہیں اور اپنی صفات میں ایک ہے۔اس کی صفات میں بھی کوئی شریک نہیں اللہ اپنی شانوں میں یکتا ہے کوئی اس کا شریک نہیں **تعالٰی اللہ عن ذالك علوا كبيرا**۔ اللہ جہت سے۔طرف سے۔زمان سے۔مکان سے۔پاک ہے اور کسی مکان میں مکین نہیں۔اللہ کسی زمانے میں نہیں۔اللہ کسی طرف میں نہیں۔ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالٰی جل جلالہ نے زمان کو پیدا فرمایا۔مکان کو پیدا فرمایا۔جہت کا وہ خالق ہے۔اور یہ زمان اور مکان یہ سب محدود ہیں یہاں تک کہ اللہ کا عرش بھی محدود ہے اور اللہ لامحدود ہے۔تو محال ہے کہ لامحدود محدود میں سما جائے اس لئے ہمارا یہ عقیدہ نہیں ہے کہ اللہ تعالٰی عرش پر بیٹھا ہے۔یا عرش پر لیٹا ہے یا اللہ عرش پر مکین ہے۔اللہ اس سے پاک ہے ہاں اللہ تبارک وتعالٰی جل جلالہ وعم نوالہ کا علم عرش پر غالب ہے۔اللہ کی قدرت عرش پر غالب ہے اور اللہ کی حکمت عرش پر غالب ہے اور وہ عرش سے لیکر فرش تک ہر چیز پر غالب ہے۔اللہ تبارک وتعالٰی جل جلالہ و عم نوالہ ہر عیب سے پاک ہے کسی عیب کو اللہ کی طرف منسوب کرنا یہ ظلم عظیم ہے۔اللہ تعالٰی شریک سے پاک اللہ تعالٰی مثیل سے پاک۔اللہ تبارک وتعالٰی جل مجدہ ظلم سے پاک اور کذب سے پاک اور ان میں سے کوئی چیز اللہ تبارک وتعالٰی جل جلالہ وعم نوالہ کی قدرت اللہ تعالٰی کے ارادے اور اس کی مشیت سے متعلق ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتی اہل علم میری بات کو سمجھ گئے ہوں گے۔

Marfat.com

اللہ واجب الوجود ہے

میں نے یہ بتایا کہ اللہ کی قدرت ناقص نہیں ہے کہ کوئی یہ کہے کہ اللہ ظلم نہیں کر سکتا تو وہ ناقص ہو گیا اور جھوٹ نہیں بول سکتا وہ تو ناقص ہو گیا وہ تو عاجز ہو گیا اللہ عاجز نہیں اللہ قادر ہے۔ اللہ کی قدرت وسیع ہے لیکن یاد رکھو کہ ظلم ایسی چیز نہیں کہ اللہ کی قدرت سے وہ متعلق ہو سکے یہ نقصان ظلم کا ہے اللہ کی قدرت کی کمی نہیں ہے اللہ تعالیٰ جل جلالہ وعم نوالہ اسی چیز کو اپنی قدرت کے متعلق فرماتا ہے جس چیز سے اس کی مشیت متعلق ہوتی ہے اور یاد رکھو اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ وعم نوالہ کی مشیت کسی عیب والی بات سے متعلق نہیں ہو سکتی اور جو چیز اللہ کی مشیت سے متعلق ہونے کی صلاحیت نہ رکھے اللہ کی قدرت سے متعلق ہونے کی بھی وہ صلاحیت نہیں رکھتی اس لئے ہم اگر اللہ کیلئے کذب کو ظلم کو محال کہتے ہیں تو اس کی وجہ یہ نہیں کہ ہم اللہ کی قدرت کو ناقص مانتے ہیں نعوذ باللہ اللہ کی قدرت ناقص ہونے سے پاک ہے یہ عیوب ایسے ہیں کہ ان میں صلاحیت نہیں کہ اللہ کی قدرت سے متعلق ہو سکیں یہ بات آپ سمجھ گئے۔ اس کے بعد میں بتاؤں آپ کو کہ اللہ واجب الوجود ہے۔ اللہ کا علم لامتناہی ہے۔ وہ عالم الغیب بھی ہے عالم الشہادہ بھی ہے۔ اس کا علم خواہ متعلق بالشہادہ ہو یا متعلق بالغیب ہو اس کا علم لامتناہی ہے اور اس کی ہر صفت ذاتی ہے اللہ کو کسی نے علم نہیں دیا اللہ کو کسی نے قدرت نہیں دی وہ اپنی ذات میں مستقل اپنی صفات میں مستقل اللہ کا علم مستقل ہے۔ ذاتی ہے لامتناہی ہے کوئی اس کی انتہا نہ بیان

Marfat.com

کرسکتا ہے نہ اس کی انتہا واقع میں ہے اس کا علم وقدرت سب انتہا سے پاک ہے۔ تو اب اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ وعم نوالہ حاضر وناظر بیشک اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر ماننا اس معنی میں کہ ہر شے کو وہ دیکھتا ہے اور ہر چیز کو وہ جانتا ہے اور ہر چیز پر اس کی قدرت حاوی ہے اور ہر چیز کو اس کا علم اس کی سمع اس کی بصر محیط ہے اسی اعتبار سے ہم اللہ کو حاضر وناظر مانتے ہیں اور حاضر وناظر کے جو لغوی معنی ہیں وہ اللہ کی شان کے لائق نہیں ہیں ہم اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر مجازاً کہتے ہیں اس اعتبار سے کہ حاضر وہ ہے جو غائب ہو سکے اللہ غیب ہونے سے پاک ہے ناظر وہ ہے جو آنکھ کی پتلی سے دیکھے اللہ جسم سے پاک جسم کے اجزاء سے پاک ہے اس لئے ہم اللہ کو حاضر ناظر جب کہتے ہیں تو ہمارا عقیدہ یہ ہوتا ہے کہ اللہ جسم سے پاک ہو کر اجزائے جسم سے پاک ہو کر اور غائب ہونے کے عیب سے پاک ہو کر ہر چیز کو دیکھ رہا ہے ہر چیز کو جانتا ہے ہر چیز کو اس کا علم محیط ہے ہر چیز کو اس کی قدرت محیط ہے اور ہر چیز کو اللہ اپنے احاطے میں لئے ہوئے ہے کوئی چیز اللہ سے دور نہیں اللہ کی شان ہے کہ **نحن اقرب الیه من حبل الورید** ہم تو تمہاری شہ رگ سے بھی زیادہ تم سے قریب ہیں تو ہم اللہ کے حاضر وناظر ہونے پر اس معنی کے لحاظ سے ایمان رکھتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حاضر وناظر ہونے کا اس اعتبار سے منکر ہے وہ مسلمان نہیں ہو سکتا۔

(سورۃ ق)

Marfat.com

قدرت خدا عزوجل کا مظہر ذات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

آپ خوب سمجھ لیں اللہ تعالیٰ کی یہ شان ہے کہ اللہ تعالیٰ مکان میں نہیں مگر ہر مکان میں ہے وہ زمان سے پاک ہے مگر ہر زمان میں ہے۔ زمان سے بالاتر ہو کر ہر زمان میں ہے مکان سے بالاتر ہو کر ہر مکان میں ہے۔ **فاینما تولو فثم وجه الله** وہ زمان اور مکان کی حدود سے پاک رہتے ہوئے زماں اور مکاں کی حدود سے بالاتر ہوتے ہوئے کوئی زماں کوئی مکاں اللہ سے خالی نہیں **فاینما تولو فثم وجه الله** لیکن اس کو کسی زمان میں مقید ماننا کسی مکان میں اس کو مکین ماننا یہ اللہ کی شان کے لائق نہیں ہے کیونکہ ہر مکان محاط ہے اور اللہ محیط ہے ہر مکان محدود ہے اور اللہ لامحدود کوئی لامحدود کو اپنے اندر سما نہیں سکتا۔ لہٰذا اللہ زمانے کو گھیرے ہوئے ہے۔ زمانہ اللہ کو گھیرے ہوئے نہیں ہے۔ اللہ مکان کو گھیرے ہوئے ہے مکان اللہ کو گھیرے ہوئے نہیں ہے وہ مکان خواہ عرش ہو یا فرش ہو وہ جہت ہو یا تحت ہو یا فوق وہ زمان ابتدا ہو یا انتہا ہو وہ ہر زماں سے پاک اور ہر زمان میں ہے وہ ہر مکان سے پاک اور ہر مکان میں ہے۔ وہ محدود نہیں بلکہ وہ لامحدود ہے وہ ہر چیز کو محیط ہے وہ ایک ہے اللہ کی ذات میں کوئی شریک نہیں وہ ایک ہے اس کی صفات میں کوئی شریک نہیں۔

Marfat.com

ذات اورصفات میں شریک نہ ہونے کے کیا معنی ہیں۔

ذات اورصفات میں شریک نہ ہونے کے کیا معنی ہیں جوصفت اللہ کی ہے وہ کسی میں نہیں ہے جواللہ کی صفت ہے اللہ کی صفت ہے علم آپ کہیں گے علم کس میں نہیں ہے میں کہونگا وہ علم جواللہ کی صفت ہے وہ کسی میں نہیں ہے۔آپ کہیں گے قدرت کس میں نہیں ہے۔ میں کہوں گا جوقدرت اللہ کی صفت ہے وہ کسی میں نہیں ہے، اللہ تعالیٰ جل مجدہ نے اپنے بندوں کوقدرت بھی عطا فرمائی علم بھی عطا فرمایا۔سمع بھی عطا فرمائی بصر بھی عطا فرمائی معلوم ہوا سمع تو اللہ کی صفت ہے بصر تو اللہ کی صفت ہے اور کرم تو اللہ کی صفت ہے۔اور رحمت تو اللہ کی صفت ہے مگر اس رحیم نے اپنے بندوں کو رحیم بنایا رؤف اللہ کی صفت ہے مگر اس رؤف نے اپنے بندوں کو رؤف بنایا بصیر وہ ہے مگر اس نے اپنے بندوں کو بصیر بنایا سمیع وہ ہے مگر اس نے اپنے بندوں کو سمیع بنایا قادر وہ ہے اپنے بندوں کو قدرت اس نے عطا فرمائی معلوم ہوا جس کے اندر علم ہے وہ اللہ کی صفت نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی صفت کا جلوہ ہے اور وہ جلوہ محدود ہے اور حادوث ہے اللہ حادث سے پاک ہے اللہ محدود سے پاک ہے اللہ نے اپنے علم اور اپنی سمع وبصر اور قدرت کا مظہر سب سے پہلے اپنے محبوب حضرت محمد ﷺ کو بنایا لیکن آپ کو معلوم ہے ہمارا عقیدہ کیا ہے؟ لوگ ہمیں مطعون کرتے ہیں کہ یہ اللہ کے برابر رسول ﷺ کا علم ثابت کرتے ہیں دیکھئے ہم مسلمان ہیں ہم مومن ہیں ہم اہلسنت ہیں یہ ٹھیک ہے کہ عقائد میں اس دور میں جبکہ ظلمتیں پھیل

Marfat.com

گئیں اور اعتقاد میں بہت ہی تباہیاں لوگوں نے پھیلا دیں ان ظلمتوں سے بچانے کیلئے اور ان تباہیوں سے محفوظ رکھنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے اپنا ایک مقبول بندہ ہم کو عطا فرمایا وہ ہے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات بابرکات۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اپنے وقت کے مجدد تھے۔

ہم امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے بارے یہ ضرور کہتے ہیں کہ اپنے زمانے میں وہ مجدد کی شان رکھتے تھے لیکن ہم معاذ اللہ معاذ اللہ معاذ اللہ ان کو نبی نہیں مانتے ہمارے آقا خاتم النبین ہیں خاتم الرسل ہیں۔ ہمارے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا کہ پہلی امتوں میں پہلے نبیوں کی امتوں میں انبیاء پیدا ہوئے اور وہ انبیاء علیہم السلام کی نیابت کرتے تھے اور میری امت میں علماء پیدا ہوں گے جو میری نیابت کریں گے۔ آپ دیکھیے اس لئے تمام صحابہ کرام اور تمام تابعین کرام جو ذوالعلم ذوالتقویٰ اہل التقویٰ اہل الورع ہیں ہم سب کو رسول اللہ ﷺ کی خلافت کرنے والا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نیابت کرنے والا عالم مانتے ہیں ورنہ نبوت ختم ہوگئی۔ رسالت حضور ﷺ پر ختم ہوگئی۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ لوگ ہم پر الزام لگاتے ہیں کہ ہم حضور ﷺ کے علم کو اللہ کے علم کے برابر کہتے ہیں فرمایا ہم حضور کیلئے علم اللہ کے علم کے مقابلے میں نہیں ثابت کرتے مگر بعض لوگ ہماری طرف غلط بات ثابت

Marfat.com

کرتے ہیں فرمایا حضور ﷺ کا علم اللہ کے علم کے مقابلہ میں ایسا بھی نہیں جیسے ہزاروں سمندروں میں سے ایک قطرہ ہو اس کی وجہ یہ ہے کہ ہزاروں سمندر بھی محدود ہیں اور قطرہ بھی محدود ہے اللہ تو محدود نہیں اور اس کا علم محدود نہیں اسی لیے ہم حضور کیلئے اللہ کے علم کے مقابلے کل نہیں ثابت کرتے! آپ کہیں گے وہ تو علم کلی کے قائل ہیں ارے اللہ کے بندو! وہ علم کل اللہ کے مقابلے میں نہیں ہے بلکہ وہ بندوں کے مقابلے میں ہے اللہ کے ساتھ نسبت کرو تو ان کا علم بعض ہے اور کائنات کی طرف نسبت کرو تو ان کا علم کل ہے اور یہ ہم نہیں کہتے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے نہیں فرمایا بلکہ یہ تو حدیث میں موجود ہے۔ یہ لفظ کل تو حدیث میں خود زبان رسالت نے فرمایا مگر یہ کل اس بات کے خلاف نہیں ہے کہ حضور ﷺ کا علم اللہ کے علم کے مقابلے میں بعض ہے ارے حضور ﷺ کا علم اللہ کے علم کے سامنے بعض ہے۔

حضور ﷺ کا علم بعض بھی اور کل بھی ہے

مگر کائنات کے مقابلے میں کل ہے میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم اللہ کے علم کے مقابلے میں محدود ہے۔ مگر ساری کائنات کے مقابلے میں لامحدود ہے۔ وہ بعض بھی ہے اور کل بھی ہے حضور کا علم بعض بھی ہے اور کل بھی ہے۔ حضور کا علم محدود بھی ہے۔ لامحدود بھی ہے اللہ کے علم کے سامنے نسبت کرو حضور ﷺ کے علم کی تو بعض ہے اور

Marfat.com

جب بندوں کے علم کے سامنے نسبت کروتو کل ہے حضور کے علم کی نسبت اللہ کے علم کے ساتھ کروتو محدود ہے اور بندوں کے علم کے ساتھ نسبت کروتو لامحدود ہے۔ یہ مسئلہ آپ سمجھ گئے۔

اللہ اور رسول ﷺ دونوں کی اطاعت مستقل ہے

ہم اللہ کی صفات کا مظہر مانتے ہیں یہ نہیں مانتے کہ عین صفات الٰہیہ اللہ کے کسی بندے کے پاس موجود ہیں ایسا ہم نہیں مانتے اللہ کی صفت علم کی تجلی ہے علم غیب کی تجلی ہے علم شہادہ کی تجلی ہے اللہ کی صفت قدرت کی تجلی ہے اس کی سمع کی تجلی ہے اس کی بصر کی تجلی ہے۔ اللہ نے اپنی صفات اپنے حسن ذات کی تجلی کا پہلا مرکز اپنے حبیب ﷺ کو بنایا پھر وہی تجلیات پھیلیں اور انہی تجلیات کا ظہور انبیاء علیہم السلام کی شکل میں آیا اور رسل کرام کی شکل میں آیا صدیقین کی شکل میں آیا۔ اللہ کے محبوبوں کی شکل میں آیا تو اس لئے میں کہتا ہوں کہ اللہ کا علم مستقل ہے اور ساری کائنات کا علم حتیٰ کہ ہمارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم خالق کائنات کے مقابلے میں غیر مستقل ہے اور ہمارے حال کا مقابلہ کروتو اللہ اللہ باللہ ثم تاللہ حضور ﷺ کا علم اللہ کے علم کے مقابلہ میں غیر مستقل اور ہمارے سامنے مستقل ہے کیوں کہ ہمارے علم کا تو مرکز ہی حضور ﷺ کا علم ہے یہ بالکل ایسا ہے کہ اللہ کی اطاعت مستقل ہے یا نہیں ہے؟ اور رسول کی اطاعت! تو آپ کہیں گے

(سورۃ نجم آیت 3)

Marfat.com

غیر مستقل میں کہوں گا دونوں مستقل ہیں کیوں اس کی وجہ یہ ہے کہ جب رسول کی اطاعت کی نسبت اللہ کی طرف کی جائے تو وہ غیر مستقل اس لئے ہوگی کہ **وما ینطق عن الھوٰی ان ھو الا وحی یوحٰی** اور وہ غیر مستقل اس لئے ہوگی حضور کی اطاعت جب اللہ کی اطاعت کی طرف نسبت کی جائے تو اس لیے غیر مستقل ہوگی کہ حضور کی اطاعت اسی کام میں ہے۔ جس میں اللہ کی اطاعت ہے اللہ جس بات میں اطاعت چاہتا ہے اسی میں رسول بھی اطاعت چاہتے ہیں اس اعتبار سے اللہ کی اطاعت مستقل رسول کی اطاعت غیر مستقل ہے لیکن ایک اعتبار ایسا ہے کہ دونوں کی اطاعت مستقل ہے ہمارے لئے اللہ کی بھی اس کے رسول ﷺ کی بھی وہ کیا ہے وہ یہ ہے کہ جب اللہ ہمیں کوئی حکم دے اور یہ فرمائے کہ میری اطاعت کرو تو ہمیں کوئی حق نہیں کہ اللہ سے دلیل طلب کریں کہ اللہ ہم کیوں تیری اطاعت کریں کسی بندے کو حق ہے؟ نہیں ہے بغیر دلیل طلب کیے اللہ کی اطاعت کرنے پر ہم مامور ہیں اگر ہم اللہ سے دلیل طلب کریں تو ہم اللہ کی بندگی سے خارج ایمان سے خارج متصور ہوں گے جس طرح اللہ سے اس کی اطاعت کیلئے ہم کوئی دلیل طلب نہیں کر سکتے خدا کی قسم رسول جب ہمیں حکم دیں کہ تم یہ کرو تو رسول ﷺ سے بھی دلیل طلب کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ رسول ﷺ سے دلیل طلب کیے بغیر ہم مامور ہیں اس بات کے کہ رسول ہمیں جس بات کا حکم دیں ہم ان کی اطاعت کریں تو پتہ چلا کہ طلب دلیل کا مسئلہ ایسا ہے کہ نہ اللہ سے اس کی اطاعت کیلئے دلیل طلب کرنا ممکن

(سورۃ نساء آیت 59)

Marfat.com

ہے نہ رسول سے اس کی اطاعت کیلئے دلیل طلب کرنا ممکن ہے تو دلیل طلب کرنا اللہ رسول دونوں سے ناممکن اس اعتبار سے دونوں کی اطاعت مستقل ہے اور رسول کے علاوہ جس کی بھی ہم اطاعت کریں گے تو وہ دلیل کے ماتحت کریں گے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا **اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم** دیکھو اپنے لیے اللہ نے اطیعوا کا لفظ فرمایا رسول کیلئے بھی اطیعوا کا لفظ فرمایا لیکن جب اولی الامر کی باری آئی تو وہاں اطیعوا کا لفظ نہیں فرمایا اگر میں ایک نحو کا قاعدہ بیان کروں تو آپ پریشان ہونگے ایک کھلی ہوئی ظاہر بات ہے کہ اگر اتنا فرما دیتا۔ **اطیعوا اللہ والرسول واولی الامر منکم** تب بھی معنی تو سمجھ میں آجاتے لیکن نہیں بات پوری نہ ہوتی اللہ کا مقصود یہ تھا کہ میری اطاعت پر بھی کوئی دلیل طلب مت کرو اور رسول ﷺ کی اطاعت پر بھی کوئی دلیل طلب مت کرو اس لئے فرمایا **اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول** میری اطاعت بھی مستقل ہے رسول کی اطاعت بھی مستقل ہے۔

رسالت سے متعلق ہمارا عقیدہ

ہاں جب اولی الامر کی بات آئے تو پھر ان سے دلیل طلب کرو بس یہ ہمارا عقیدہ ہے رسالت کے بارے اور ہمارا عقیدہ کہ رسول کو بیماری لاحق ہوسکتی ہے وہ اللہ کی

(سورۃ بقرہ آیت 87)

Marfat.com

حکمت کی بنا پر رسول کو بھوک لگ سکتی ہے پیاس لگ سکتی ہے۔ رسول کو تکلفیں پہنچ سکتی ہیں۔ زخم پہنچ سکتا ہے۔ یہاں تک کہ رسولوں کا قتل کر دیا جانا بھی ممکن ہے جیسا کہ یہودی قتل کرتے رہے اللہ نے فرمایا **ففریقا کذبتم وفریقا تقتلون** اے یہودیو! تم نے رسولوں کی جماعت کو فقط جھٹلا کر چھوڑ دیا اور ایک جماعت کو تو تم نے قتل کر دیا تو نبیوں کے اوپر ان جسمانی تکالیف کا آنا نبوت کی شان کے خلاف نہیں ہے۔ بھوک لگنا بھی نبی کی شان کے خلاف نہیں ہے۔ پیاس لگ جانا نبی کی شان کے خلاف نہیں ہے۔ بخار آ جانا نبی کی شان کے خلاف نہیں ہے اور اسی طرح نبی کے جسم پر زخم آ نجانا یہ بھی نبی کی شان کے خلاف نہیں ہے۔ اب یہ کہہ دیں گے کہ بھئی اگر نبی کو علم ہوتا تو یہ زخم کبھی بھی نہ آتے؟ یہ غلط ہے، یہ غلط ہے، ارے میرے دوستو! نبی کو اس لئے زخم نہیں آیا کہ نبی بے علم ہے معاذ اللہ نبی کو زخم اس لئے آیا کہ نبی کو اس بات کا علم ہے کہ میرا رب اسی میں راضی ہے اور نبی کو جو تکلیف آئی اس لئے نہیں کہ نبی کو علم نہیں تھا بلکہ اس لئے آئی کہ نبی کو یہ علم ہے کہ میرا رب اسی میں راضی ہے اور نبی کو یہ علم ہے کہ آنے والی امت کے لوگوں کے غموں کا مداوا کس کے دامن میں ہے؟

ہر راحت سرکار ﷺ کے دامن سے وابستہ ہے

میرے ہی دامن میں تو ان کے غموں کو پناہ ملے گی نبی کو اس بات کا علم ہے کہ

Marfat.com

میری امت کی بھوک کی پناہ میری بھوک کے دامن میں ہوگی نبی کو اس بات کا علم ہے کہ میری امت کی تکالیف کی پناہ میری ہی تکالیف مقدسہ کا دامن ہوگا بلکہ میں تو یہاں تک کہتا ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو اپنے حبیب ﷺ کو آسمانوں پر بلا لیتا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے آسمانوں پر بلایا کہ نہیں بلایا؟ اور اب تک وہ زندہ ہیں یا نہیں ہیں؟ اور جب تک اللہ چاہے گا آسمانوں پر زندہ رہیں گے یا نہیں رہیں گے؟ کیا اللہ اس پر قادر نہیں کہ اپنے حبیب ﷺ کو عرش پر بلا لیتا؟ جیسا کہ عیسیٰ علیہ السلام آج تک آسمانوں پر زندہ ہیں۔ حضور عرش پر ہی زندہ رہتے یہ ممکن نہیں تھا؟ یقیناً تھا لیکن بات یہ تھی کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہ کی حکمت کا تقاضا یہ تھا کہ تمام مخلوقات کی ہر حالت اور ہر کیفیت پر تکلیف اور ہر راحت میرے محبوب ﷺ کے دامن سے وابستہ ہو جائے۔

سرکار ﷺ کے وصال کی حکمت

عزیزان محترم یہی وجہ ہے کہ اللہ اگر چاہتا تو **نفخة لاولی** تک اپنے رسول ﷺ کو زندہ رکھ سکتا تھا اور نفخہ لاولیٰ کے بعد پھر سب کے اوپر قانون موت طاری ہونا ہے اللہ قادر ہے لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے تریسٹھ سال کے بعد اپنے محبوب ﷺ پر موت کا قانون طاری فرمایا کیوں؟ اس لئے طاری فرما دیا کہ میرے محبوب اگر تیرے اوپر موت کا قانون طاری نہ ہوگا تو پیارے تیری امت کے لوگوں پر جب موت

Marfat.com

آئیگی تو اس کو کس کے دامن میں پناہ ملے گی دامن وفات محمدی ﷺ کیا ہے؟ حضور ﷺ کی امت کے ہر فرد کی موت کیلئے جائے پناہ ہے اللہ چاہتا تو نفخہ لاولیٰ تک حضور ﷺ کو عرش پر رکھتا حضور ﷺ زمین پر تشریف ہی نہ لاتے۔ نفخہ لاولیٰ کے موقع پر جب کہ ساری کائنات کو اللہ تبارک وتعالیٰ معدوم فرمانا مقرر فرما چکا ہے اسی وقت یہ سب کچھ ہوتا مگر نہیں اللہ نے حضور ﷺ کو زمین پر بھیجا حضور ﷺ کے اوپر موت کا قانون اللہ کی زمین پر نافذ ہوا کیوں؟ تا کہ حضور ﷺ کی قبر انور مدینہ منورہ میں قائم ہو اور اس لئے قائم ہو کہ میرے پیارے اگر تجھ پر موت کا قانون نہیں آتا تو تیری اُمت کی موتیں تو رول جائیگی اور اگر تیری قبر مبارک مدینہ منورہ میں نہ ہو تو تیرے غلاموں کی قبریں تو رول جائیں گی اور تیرا روضہ مطہرہ اور تیری قبر انور تیری امت کی قبروں کیلئے جائے پناہ ہے اور پیارے حبیب ﷺ تجھ پر قانون موت کا طاری ہونا تیرے غلاموں کی موت کیلئے دامن پناہ ہے تو ہم حضور کیلئے قانون موت کو نبوت کے خلاف نہیں سمجھتے اللہ نے فرمایا **وما محمد الا رسول قدخلت من قبله الرسل افائن مات اوقتل انقلبتم علٰی اعقابکم** ارے محمد رسول ہی ہیں اللہ کی شان ہے کہ اس پر موت کا اور نیند کا کوئی اثر آنے نہ پائے ارے یہ تو اللہ نہیں ہیں وہ رسول ہی ہیں وہ اللہ نہیں ہیں وہ رسول ہیں ان سے پہلے بہت رسول گذر گئے اللہ اکبر۔

اللہ نے فرمایا اگر محمد مصطفیٰ ﷺ دشمن کے ہاتھ سے بغرض محال قتل ہو جائیں

(سورۃ آل عمران آیت 144)(سورۃ مائدہ آیت 67)

Marfat.com

حالانکہ وہ قتل ہونہیں سکتے کیونکہ **واللہ یعصمك من الناس** اللہ نے فرمایا بالفرض وہ دشمنوں کے ہاتھوں قتل ہو جائیں یاان پر قانون موت طاری ہو جائے تو اے مسلمانو کیا تم ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے نہیں تمہیں تو پھرنا نہیں ہے ایڑیوں کے بل اگر محمد مصطفیٰ ﷺ کی وفات ہوگئی تو تمہیں ایڑیوں کے بل نہیں پھرنا اس دین پر قائم رہنا ہے اور یہ سمجھنا ہے کہ قانون موت کا میرے رسول ﷺ پر طاری ہونا ہزاروں حکمتوں کو اپنے اندر لئے ہوئے ہے اس میں عبدیت ومعبودیت کا امتیاز ہے خالق اور مخلوق کا فرق ہے اللہ اور رسول کا فرق ہے اللہ وہ ہے جس پر موت نہیں آتی اور رسول وہ ہے جس پر قانون موت طاری ہوسکتا ہے ہوتا ہے اور میں عرض کر رہا تھا کہ ہم انبیاء علیہم السلام کیلئے قانون موت طاری ہونے کے خلاف نہیں ہیں جو یہ کہتا ہے کہ نبی پر موت نہیں آسکتی اور نبی پر قانون موت طاری نہیں ہوسکتا وہ جھوٹا ہے، جھوٹا ہے، جھوٹا ہے۔

موت کی اقسام

بلکہ اتنی بات میں کہہ سکتا ہوں کہ موت کو جب آپ غور کریں تو اس کی نوعیتیں دو ہیں ایک تو عادی اور ایک حقیقی۔ عادی موت تو یہ ہے کہ جسم سے روح نکل جائے جسم سے روح قبض ہو جائے یہ ہے، موت عادی، اور موت حقیقی یہ ہے کہ حیات کا کوئی اثر باقی نہ رہے یہ ہے موت حقیقی اور حیات کا اثر کیا ہوتا ہے۔ آپ جانتے ہیں حیات کا اثر ہے علم

Marfat.com

حیات کا اثر ہے سمع حیات کا اثر ہے بصر حیات کا اثر ہے قدرت

قبض روح کے باوجود حضور علیہ السلام زندہ ہیں

تو میرے دوستو خوب سمجھ لیجئے اثر حیات تو رسول ﷺ کی ذات میں اس وقت بھی باقی رہا جبکہ موت عادی حضور ﷺ پر طاری ہوئی جب جسم اقدس سے روح مبارک قبض ہوئی اور جسم اقدس سے روح مبارک نکل کر باہر گئی۔ واللہ باللہ ثم تاللہ جسم اقدس کے اندر حیات حقیقی کے اثرات اس وقت بھی موجود تھے مگر روح مبارک کا قبض ہونا اصل میں موت عادی تو یہی ہے اور اسی کو ہم الوہیت کے منافی سمجھتے ہیں اور اسی موت کو تو ہم امت کی موت کی جائے پناہ قرار دیتے ہیں۔ اللہ اکبر اس لئے قانون موت ضرور طاری ہوا لیکن اس کے باوجود علم باقی رہا اللہ اکبر یہ تو بڑی عجیب بات ہے۔

خدا تمہیں عقل سلیم عطا فرمائے

البریلو یہ کتاب کسی نے لکھی اور میں کہتا ہوں اتنا جاہل شخص ہے معلوم ہوتا ہے نا قرآن آتا ہے نا حدیث آتی ہے ہاں اتنا جاہل شخص ہے میں نے یہ بات کہی حالانکہ سنی کا نام بریلوی رکھ لیا اور سنت کا نام بریلویت رکھ لیا۔ بریلویت کچھ نہیں ہے سنیت ہے بریلوی کچھ نہیں ہے سنی ہے اور ہمیں بریلی سے فقط نسبت یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے عقائد سے ہمارے عقائد موافق ہیں اور ان کے ہم احسان مند

Marfat.com

ہیں کہ انہوں نے ہمیں عقائد حقہ کی تلقین فرمائی آپ سمجھ گئے میں نے اتنی بات کہی تھی کہ قانون موت طاری ہونے کے باوجود بھی انبیاء کے اجسام میں اثر حیات باقی رہتا ہے تو اس نے اس کو شرک قرار دے دیا اور کہا دیکھو یہ بریلویوں کا مذہب ہے کہ مرنے کے بعد بھی وہ ان کو زندہ مانتے ہیں ارے اللہ کے بندو! تمہیں خدا سمجھائے اور تمہیں خدا عقل سلیم عطا فرمائے ارے رسول ﷺ کی شان تو بہت بڑی ہے۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں بخاری میں مسلم میں تمام کتابوں کے اندر صحاح ستہ میں یہ حدیث موجود نہیں ہے؟ جب مرنے والا مر جاتا ہے اور اس کا جنازہ اس کے کاندھوں پر رکھ کر لوگ جاتے ہیں تو وہ کہتا ہے ہائے افسوس تم پر ارے تم مجھے کہاں لیے جارہے ہو۔ اگر وہ اہل نار میں سے ہے تو وہ واویلا کرتا ہے کہ ارے تم مجھے کہاں لئے جارہے ہو، اگر وہ اہل جنت میں سے ہے تو وہ خوش ہو کر کیا کہتا ہے کہ جلدی میرے مقام پر مجھے پہنچاؤ مرنے والا مرنے کے بعد دفن ہونے سے بھی پہلے اس کی روح نکل چکی موت کا قانون اس پر طاری ہو چکا ہے اس کے باوجود بھی اسے معلوم ہے کہ مجھے کاندھے پر سوار کئے لے جارہے ہیں اسے علم ہے یا نہیں ہے؟ ہے بولو یہ علم اثر حیات ہے یا نہیں ہے؟ وہ بول بھی رہا ہے اور یہ بات ہے کہ ہم نہ سنیں مگر وہ بول بھی رہا ہے یہ بولنا اثر حیات ہے یا نہیں؟ اور پھر وہ اپنے ٹھکانہ کے تصور سے اگر اہل نار سے ہے تو پریشان بھی ہو رہا ہے۔ یہ پریشان ہونا یہ اثر حیات سے ہے یا نہیں ہے وہ اگر مومن ہے جنت اس کا ٹھکانا ہے تو پھر وہ خوش ہو رہا ہے یہ اس کی خوشی اثر

Marfat.com

حیات سے ہے یانہیں ہے؟ اوظالمو میں نے اگر یہ کہہ دیا کہ رسول میں قبض روح کے باوجود بھی اثر حیات موجود ہے ارے ہاں یہ تو ہر مومن و کافر کے قبض روح کے بعد اثر حیات موجود رہتا ہے۔ لگاؤ فتویٰ یہ بات تو رسول اللہ ﷺ نے فرمائی ہے ارے یہ تو حضور ﷺ کی فرمائی ہوئی ہے۔ تو قبض روح کے بعد اس اثر حیات کا باقی رہنا یہ تو بخاری شریف کی حدیث ہے ارے مسلم شریف کی حدیثیں ہیں یہ تو تمام صحاح ستہ کی حدیثیں ہیں تو پتہ چلا کہ قبض روح اور بات ہے۔ اور قبض روح کے بعد اثر حیات کا باقی رہنا یہ اور بات ہے۔

قبض روح کے بعد ہر مومن زندہ ہے

یہ مجھے البریلو یہ کتاب لکھنے والا ظالم یہ کتاب لکھ کر سعودی عرب میں سنیت پر مظالم کے پہاڑ گروائے وہ مجھے جواب دے اس بات کا کہ میں نے اگر رسول اللہ کے لیے یہ لکھ دیا کہ قبض روح کے بعد اثر حیات آپ کے بدن پاک میں باقی رہا تو یہ بتائے کہ ہر مومن و کافر کے اندر قبض روح کے بعد اثر حیات حدیثوں میں مذکور ہے یانہیں ہے؟ اور اگر تو اسے شرک کہتا ہے تو یہ بھی ٹھیک ہوگا یانہیں ہوگا یہ شرک کا حال کہاں پڑے گا جا کر یہ بتا۔ میرے دوستو ہم بڑے مظلوم ہیں بڑے مظلوم ہیں اور ہم کچھ کہہ نہیں سکتے انشاء اللہ اس کا نتیجہ سامنے آئے گا اس کا نتیجہ سامنے آئیگا اور ہم مظلوم ہیں ہم پر ظلم کیا گیا

(سورۃ نحل آیت 97)

Marfat.com

ہے۔وہ بات ہماری طرف منسوب کی گئی جو ہمارا اعتقاد نہیں ہے۔رہا یہ کہ حضور ﷺ کی حیات کا مسئلہ کہ حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے وفات کے بعد حیات عطا فرمائی تو بھائی میری سمجھ میں نہیں آتا کہ جس اللہ نے قرآن میں یہ ارشاد فرمایا **فلنحيينه حيٰوة طيبه** اے ایمان والو تمہیں اللہ پاکیزہ حیات عطا فرمائیگا بولئے جناب یہ پاکیزہ حیات اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے غلاموں سے وعدہ فرمایا کہ نہیں تو مجھے اتنی بات بتادو کہ جو اللہ نے حضور ﷺ کے غلاموں سے فرمایا **فلنحيينه حيٰوة طيبه** فرمایا حضور ﷺ کیلئے حیات کا ثابت کرنا یہ کہنا کہ یہ تو ہوگی جنت میں جنت میں ہوگی اچھا اگر جنت میں ہوگی تو برزخ کا قبر کا کیا حال ہے بتاؤ اور اگر قبر میں یہ حیات تم نہیں مانتے تو میرے دوستو نا تنعیم کا عقیدہ باقی رہے گا نا تعذیب کا عقیدہ باقی رہے گا۔بتاؤ حدیثوں میں موجود ہے یا نہیں ہے کہ جب قبر میں مردہ جاتا ہے تو اگر وہ اہل جنت سے ہے تو پہلے اس کا ٹھکانہ اگر مومن نہ ہوتا تو اس کا ٹھکانہ نار میں ہوتا تو پہلے اس کو وہ ٹھکانہ دکھایا جاتا ہے کہ تو اگر مومن نہ ہوتا تو تیرا ٹھکانہ یہ ہوتا مگر تجھ سے یہ ہمیشہ کیلئے بند کر دیا گیا اب جنت اس کا ٹھکانہ لکھا جاتا ہے اور نعیم جنت سے وہ سرفراز رہتا ہے اور جنت کی راحتیں ساری اس کو قبر میں ملتی رہتی ہیں اب بتاؤ اگر زندگی نہیں ہے۔ برزخ میں تو نعیم جنت سے قبر میں سرفراز ہونا اس کا کیا مفہوم ہوگا۔ارے تو مومن کی بلکہ نبی کی حیات کا منکر ہے میں کہتا ہوں کہ قبر میں تو کافر کی حیات بھی ثابت ہے اگر کافر زندہ نہ ہو تو عذاب کس کو ہوگا بتاؤ تم نے کیا سمجھا

(سورۃ آل عمران آیت 144)

Marfat.com

ہے۔قرآن کو اور کیا سمجھا ہے حدیث کو یہ تو ہمارے سامنے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا خطبہ پڑھ کر ہم پر الزام اور حجت قائم کرتے ہیں کہتے ہیں دیکھو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تھا کہ جو کہے گا رسول اللہ کی وفات ہوگئی میں گردن اڑا دونگا تلوار سے مگر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو روک دیا اور آپ نے خطبہ شروع کیا لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہو گئے اور خطبہ دیتے ہوئے آپ نے آیت پڑھی **وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل** (سورۃ آل عمران آیت) اور اس کا مطلب یہی تھا کہ وہ لوگوں کو بتائیں حضور ﷺ کی وفات ہوگئی پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے صاف صاف کہا کہ **من کان منکم یعبد اللہ فان اللہ حی لا یموت ومن کان منکم یعبد محمد فان محمدٌ قدمات**۔تم میں سے کوئی اگر اللہ کی عبادت کرتا ہو تو اسے یقین رکھنا چاہیے کہ اللہ حی لا یموت ہے اور تم میں سے جو محمد مصطفیٰ کی عبادت کرتا ہو اسے معلوم ہونا چاہیے کہ محمد مصطفیٰ ﷺ پر موت طاری ہوگئی اور پھر یہ آیت پڑھی **انک میت وانھم لمیتون** (سورۃ زمر آیت) پھر یہ آیت پڑھی **وما محمد الا رسول** تو قرآن تو رسول کی موت کا اعلان کر رہا ہے۔ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خطبہ دے رہے ہیں رسول اللہ کی موت کا اور تم رسول ﷺ کی حیات کا درس دے رہے ہو تمہاری بات مانیں یا قرآن کی بات مانیں لیکن تم قرآن وحدیث نہ سمجھو تو میرا کیا قصور

(سورۃ زمر آیت 31)(سورۃ نساء آیت 43)

Marfat.com

ہے۔ لا تقربوالصلوٰۃ پڑھ دیا اور انتم سکٰری کو چھوڑ دیا کسی نے کہا کہ بھئی یہ لا تقربوالصلوٰۃ تو پڑھ رہا ہے اللہ فرماتا ہے نماز کے قریب مت جاؤ مگر آگے اللہ یہ فرماتا ہے وانتم سکٰری ارے نماز کے قریب مت جاؤ اس حال میں کہ جب تم نشے میں ہو تو آیت کا اگلا حصہ بھی تو پڑھ وہ بھی تو قرآن ہے تو وہ کہنے لگا سارے قرآن پر تیرے باپ نے عمل کیا ہوگا مجھ سے تو لا تقربوالصلوٰۃ پر عمل ہوتا ہے انتم سکٰری پر تو عمل کرلے۔

قرآن وحی متلو اور حدیث وحی غیر متلو ہے

لو بھائی اس کا تو کوئی جواب نہیں ہے۔ میرے پیارے دوستو میرے محترم عزیزو! میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ قرآن بھی اللہ کی وحی ہے اور حدیث بھی اللہ کی وحی ہے فرق یہ ہے کہ قرآن وحی متلو ہے وحی مقرو ہے وحی جلی ہے اور حدیث وحی خفی ہے غیر متلو ہے وہ بھی قرآن تھا وہ بھی اللہ کی وحی ہے یہ بھی اللہ کی وحی ہے اور جب حضور علیہ السلام نے صاف صاف فرمادیا کہ مرنے کے بعد جب تم اس کو لے جاتے ہو دفن کرنے کیلئے وہ اگر جنتی ہے تو کہتا ہے ہاں جلدی لے چلو اور اگر دوزخی ہے تو کہتا ہے ہائے ہائے تم پر خرابی ہو تم مجھے کہاں لیے جارہے ہو ارے بول یہ اثر حیات مومن و کافر کے اندر مرنے کے بعد حدیث میں ثابت ہوا یا نہیں ہوا؟ پھر اگر میں رسول کی ذات میں اس اثر حیات کو ثابت

Marfat.com

کرتا ہوں تو تم مجھے مشرک قرار دے رہے ہو غضب ہے خدا کا تم پر بعداز وصال بھی انبیاء علیہم السلام زندہ ہیں۔ حضور ﷺ نے صاف صاف فرمایا۔ **ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء فنبی اللہ حی یرزق** ارے اللہ نے زمین پر حرام کر دیا کہ زمین نبیوں کے جسموں کو کھائے اور اللہ کا نبی قبر میں زندہ ہے اس کو رزق دیا جاتا ہے)۔

مدرسہ صولتیہ کے شیخ کے ساتھ گفتگو

ابھی پچھلے مہینے میں مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ مدرسہ صولتیہ میں کئی دفعہ وہاں کے علماء نے بلایا تو میں وہاں گیا اور اب کئی مہینے ہوئے مدرسہ صولتیہ کے شیخ میرے پاس آئے میں بیمار تھا باہر آ گیا ان کے ساتھ میں نے گفتگو کی وہ گفتگو بھی میری ٹیپ ریکارڈ رمیں میرے پاس موجود ہے آپ سمجھ گئے ناں؟ میں نے ان سے کہا مجھ سے کہنے لگے میں اس لئے آیا ہوں کہ پاکستان کا جائزہ لوں کہ یہاں کتنا شرک ہوتا ہے کتنی بدعتیں ہوتی ہیں میں شارکن عالم رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں گیا لوگ وہاں سجدے کرتے ہیں اتنی بڑی قبر بنی ہوئی ہے اور لوگ وہاں پر سجدے کرتے ہیں اللہ اکبر آپ علماء ہیں آپ کا فرض ہے کہ آپ ان لوگوں کو روکیں ان کاموں سے میں نے کہا میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں بے شمار دفعہ حضرت شاہ رکن عالمؒ اور حضرت سیدی بہاؤالحق ذکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے

(ریاض الصالحین)

Marfat.com

مزارات پر حاضر ہوا لیکن میں نے اپنی آنکھ سے کسی کو سجدہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا اور اگر میں دیکھتا تو ضرور روک دیتا کہنے لگا تو اتنی موٹی قبریں بنی ہوئی ہیں میں نے کہا اس لئے نہیں بنیں جو تمہارے ذہن میں ہے وہ بت نہیں ہیں پوجا کیلئے نہیں ہیں بلکہ وہ صرف اس لئے ہیں کہ ہندوستان کی سرزمین میں بتاؤ مسلمان کے نشان کفار نے فنا کرنے کیلئے اپنے آپ کو تیار کیا تھا کہ نہیں کیا تھا مسلمان کے ہر نشان کو مٹانے کیلئے ارے میں نے کہا فقط اس لیے مزارات بنائے گئے کہ جہاں یہ قبریں اس طور پر مضبوط نوعیت سے بنا دی جائیں گی پھر ہندوؤں ان کے دشمنوں کو موقع نہ ملے گا کہ ان کے نشانات کو مٹائیں۔

اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے

میں جانتا ہوں کہ قبریں پختہ ناجائز ہیں میں مانتا ہوں کہ قبہ بنانا ناجائز ہے۔ یہ میرا مذہب ہے لیکن اولیاء کرام کی عظمتوں کے نشان کو برقرار رکھنے کیلئے اگر اس نیک نیتی کے ساتھ کوئی قبر پختہ بنائی جائے یا قبہ بنایا جائے تو نیت کے مطابق اس کا اجر ہوگا۔ **ان اللہ لاینظر الٰی صورکم ولا الٰی اعمالکم ولکن نظر الٰی قلوبکم**۔۔۔۔۔۔ (ارے اگر کسی نے قبر کی پوجا کرنے کیلئے اونچی قبر بنائی جس نے قبر کی پوجا کرنے کیلئے گنبد بنایا تو بے شک وہ مشرک ہے اور اس کا مواخذہ ہوگا اور اگر کسی نے فقط اولیاء اللہ کی عظمت کے نشانات کو اجاگر رکھنے کیلئے یہ کام کیا تو یہ تو عین اخلاص و

Marfat.com

محبت کا تقاضا ہے اس پر اس کا کوئی مواخذہ نہیں ہوگا۔ بلکہ انشاءاللہ اس کو اجر ملے گا میں نے یہ بھی کہا فقط حضور علیہ السلام نے قبروں کے متعلق ہی نہیں فرمایا **لا تجصصو** حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا مسجدوں کے بارے میں **لا تزخرفو** ارے مسجدوں کو بھی مزین نہ کرو اب بتاؤ اگر ان کو پختہ کرنا حرام ہے تو مسجدوں کا مزین کرنا بھی تو حرام ہے اس کا فتویٰ کیوں نہیں دیتے یہ بھی رسول کی حدیث ہے ارے مسجدوں کو پختہ کرنے کیلئے فرمایا **لاتجصصو القبور** اور مسجدوں کیلئے فرمایا **لا تزخرفوالمساجد** ارے مسجدوں کو مزین نہ کرو اور پھر تمہاری مسجدیں بھی مزین ہیں اور تم اپنی مسجدوں کو مزین کرتے ہوئے حالانکہ **لا تزخرفوالمساجد** آیا ہے اور ایک حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ اے لوگو یہود کے قدم بقدم تم چلو گے جیسے یہود نے اپنے عبادت خانوں کو مزین کیا تم بھی اپنی مسجدوں کو مزین کرو گے تو حضور ﷺ نے کتنی مزمت فرمائی، فرمائی کہ نہیں فرمائی؟ تو غضب ہے کہ ایک حدیث **لاتجصصو** کو لے کر قبروں کے پیچھے پڑ گئے اور کہا کہ ان کو گرادو مسمار کردو اور ان کو منہدم کردو اور تمہاری سب مسجدیں مزین ہیں ارے مسجدوں کے مسمار کرنے کا تصور تو تمہارے ذہنوں میں نہیں آیا پتہ چلا اور معلوم ہوا کہ مسجدوں کے مزین ہونے کی اجازت دی علماء نے اجازت فقط اس لئے دی ہے کہ اللہ کے گھروں کی عظمت لوگوں کی نگاہوں میں قائم رہے کہ عام لوگوں کے گھروں کی عظمت لوگوں کی نگاہوں میں قائم رہے تا کہ عام لوگوں کے گھر تو بڑے مزین مزخرف ہیں اور اللہ

Marfat.com

کے گھر ایسے ہی سونے سونے رہیں تو اس لئے لوگوں کے دلوں میں اللہ کے گھروں کی عظمت کو برقرار رکھنے کیلئے مسجدوں کو مزین کرنے کی علماء نے اجازت دے دی جس طرح اللہ کے گھروں کی عظمتوں کو عام لوگوں کے دلوں میں برقرار رکھنے کیلئے مسجدوں کا مزین کرنا جائز ہے اسی طرح اولیاء اللہ کی عظمتوں کے نشانات کو مومنوں کے دلوں میں برقرار رکھنا اولیا اللہ کی پختہ قبروں اور قبوں کے جواز کی دلیل ہے۔

اللہ کے نبی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں

مکہ مکرمہ جامعہ صولیتہ کے شیخ سے میں نے پوچھا کہ آپ کا مسلک کیا ہے؟ کہنے لگے میں سلفی ہوں میں نے کہا اچھا آپ سلفی ہیں آپ مجھے بتایئے کہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سلفی تھے یا نہیں تھے؟ کہنے لگے ہاں سلفی تھے میں نے کہا اگر سلفی تھے تو امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے پانچ سندوں سے یہ حدیث اپنی مسند میں روایت کی اور وہ سب سندیں صحیح ہیں ایک سند کے متعلق ایک شخص بیٹھا ہے کراچی میں اس کا کیا نام کہتے ہیں۔ کیپٹن ہے پتہ نہیں کون ہے اس نے کہا کہ وہ منقطع حدیث ہے اور وہاں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا سماع ثابت نہیں ہے۔ اللہ کے بندے اگر ایک حدیث میں سماع ثابت نہیں ہے تو دوسری روایات میں سماع موجود ہے اور دوسری سندیں بالکل متصل موصول مسلسل ہیں ان احادیث میں امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صاف صاف

(مسند امام احمد)(مسلم شریف)

Marfat.com

یہ حدیث نقل کی حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ۔ **ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء فنبی اللہ حی یرزق** اللہ کے نبی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں اللہ نے زمینوں پر حرام کر دیا کہ وہ نبیوں کے جسموں کو کھائے بولو جی یہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے نہیں ہے؟ حدیث نقل کی ہے اور صحیح سندوں سے صحیح لفظوں کے ساتھ روایت کی ہے آپ کیا کہتے ہیں اس کے متعلق تو کہنے لگے بھئی بات یہ ہے کہ ٹھیک ہے اسلاف سے بھی کوئی فروگذاشت ہو سکتی ہے وہ معصوم نہیں ہوتے ہاں اچھا تو میں نے کہا یہ پانچوں حدیثیں ایسی ہو گئیں تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ جتنے محدثین نے جتنی حدیثیں روایت کی ہیں اگر کوئی یہ کہے کہ ان سے فروگذاشت ہو گئی ہم ان کو نہیں مانتے تو اس کے بارے میں آپ کیا کہیں گے سرے سے حدیث ہی کا انکار کر دیں تو لوگ کیا کہیں گے تو کہنے لگے ہم سوچیں گے کہ اس کی بات قابل قبول ہے؟ تو میں نے کہا یہاں بھی آپ کو سوچنا پڑے گا ہاں سوچنا پڑے گا یہاں تو اس حدیث میں تم ایک روایت کے انقطاع کی بات کرتے ہو لیکن مجھے بتاؤ کہ صحیح مسلم کی روایت کا کیا جواب دو گے؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا میں معراج کی رات جا رہا تھا **مررت علی الکثیب الاحمر بقبر موسیٰ فاذا ھو قائم یصلی فی قبرہ** فرمایا میں کثیب احمر سے گذرا موسیٰ علیہ السلام کی قبر سے ہوتا ہوا جا رہا تھا میں نے کیا دیکھا حضور ﷺ نے فرمایا میں نے دیکھا موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ کو کہ وہ کھڑے ہوئے قائما کھڑے

(مسلم شریف)

Marfat.com

ہوئے قبر میں صلوٰۃ پڑھ رہے تھے۔ ارے اس کا کیا جواب ہے ارے یہ تو صحیح مسلم کی روایت ہے تمہارے اعتراض سے بالاتر ہے بولو اس کا کیا جواب دیتے ہو میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مدرسہ صولیہ کے شیخ وہ جو اپنے آپ کو سلفی کہتے تھے میرے پاس آئے انہوں نے مجھ سے گفتگو کی میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں اس کا ان کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔

آخری بات

یہ ہمارا مذہب ہے بس تم ہمیں مشرک کہو کافر کہو بدعتی کہو افسوس ہے خود ان راہوں پر جا رہے ہو جو توحید کے خلاف ہیں اور تم خود ان راہوں پر جا رہے ہو جو سنت کے خلاف ہیں ارے سنت رسول تو یہی احادیث ہیں تم انکا انکار کرو گے تو تم مجھے بتاؤ کہ تم کو کہاں سنت نصیب ہو گی اور آخر اس کے بعد کیا ہو گا۔ اس کے بعد جو نہ سمجھے اس کو خدا سمجھائے (مولانا عبداللہ سعیدی) افسوس ہے میں اپنی بات پوری نا کہہ سکا کل بھی عصر پونے چھ بجے پڑھی تھی آج بھی پونے چھ بج گئے ابھی میرا مضمون بہت باقی ہے ابھی میں نے خلافت نہیں بیان کی امامت و ولایت نہیں بیان کی اب میں اللہ سے یہ دعا کرتا ہوں اے اللہ جو میں نے بیان کیا ہے اس میں اگر کوئی غلطی ہوئی تو مسلمانوں کا صدقہ مجھے معاف فرما دے الٰہی اگر یہ صحیح ہے تو قبول فرما لے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب نمبر 9

مقصد تخلیق کائنات

سنی کانفرنس منعقدہ قاسم باغ قلعہ کہنہ ملتان میں محقق بے بدل ضیغم اسلام امام اہل سنت غزالئ زماں رازی ء دوراں علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمیؒ کو جماعت اہلسنت پاکستان کا مرکزی صدر منتخب کیا گیا اس کے چند دنوں بعد وہاڑی کوا ٹروں والی مسجد متصل ریلوے اسٹیشن وہاڑی میں قائم مدرسہ میں آپ رونق افروز ہوئے اور وہاں آپ نے یہ خطاب دلواز فرمایا اور سلطان المقررین سید محمد محفوظ الحق شاہ صاحب خطیب اعظم بورے والا نے ٹیپ سے نقل کیا۔

Marfat.com

دھنک

صفحہ نمبر

ہماری تخلیق کا سنگ بنیاد خدا کی معرفت ہے ____ 225

انسان اللہ تعالیٰ کے حسن کا آئینہ ہے ____ 226

ایک سوال کا جواب ____ 227

ساری کائنات کے حسن کو سمیٹ کر وجود انسان میں رکھ دیا ____ 228

حسن مصطفیٰ ﷺ آج بھی موجود ہے ____ 230

حدیث صحیح کے سات مرتبے ہیں ____ 232

ردِ مودودیت ____ 234

دہن مصطفیٰ ﷺ سے حق کے سواء کچھ نکلتا ہی نہیں ____ 234

بیداری میں حضور ﷺ کا دیدار ثابت ہے ____ 236

لاترفعوا اصواتکم کا انوکھا ترجمہ ____ 237

قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ کی صحیح تفسیر ____ 239

ایک زبردست شبہ کا ازالہ ____ 240

Marfat.com

الحمد لله الحمد لله نحمده و نستعينه و نستغفره و نومن به ونتوكل عليه و نعوذ بالله من شرور انفسنا و من سيئات اعمالنا من يهديه الله فلا مضلله ومن يضلله فلا هادی له و نشهد ان لا الٰه الا الله وحده لا شريك له ونشهدان سيدنا وسندنا ونبينا و حبيبنا و كريمنا و روفنا و رحيمنا ومولانا و ملجانا وماوٰنا محمد عبده و رسوله اما بعد فاعوذ بالله من الشيطٰن الرجيم بسم الله الرحمٰن الرحيم انا اعطينٰك الكوثر، علٰم الغيب فلا يظهر علٰی غيبه احدا الا من ارتضٰی من الرسول صدق الله العظيم و صدق رسوله النبی الكريم الامين و نحن علٰی ذٰالك لمن الشاهدين وا شاكرين والحمد لله رب العٰلمين ان الله وملٰئكة يصلون على النبی يا ايهاالذين اٰمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما اللهم صل علٰی سيدنا ومولانا محمد وعلٰی آل سيدنا و مولانا محمد وبارك وسلم وصل عليه۔

محترم حضرات علماء ومشائخ اہل سنت اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہمیں کس مقصد کے لیے پیدا فرمایا؟ نیز یہ کہ یہ تمام کائنات کس حکمت کے تحت تخلیق فرمائی گئی؟ تو قرآن پاک فرماتا

(سورۃ البقرہ آیت 28)(سورۃ ابراہیم آیت 32)

Marfat.com

ہے **ھوالذی خلق لکم ما فی الارض جمیعا** یعنی زمین میں جو کچھ ہے وہ سب کچھ تمہارے لیے پیدا کیا گیا بلکہ فرمایا **سخرلکم الشمس والقم** سورج و چاند تمہارے لئے کام میں لگا دیئے یعنی زمین و آسمان کی مخلوق نظام شمسی اور قمری ۔ جواہر و اعراض ۔ حقائق لطیفہ ۔ عالم امثال کی حقیقتیں ۔ عالم اجسام اور عالم تحت و فوق کی ہر شئے کو تمہارے لیے پیدا فرمایا ۔ یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ لکم میں ل ہے اور یہ نفع کے لیے ہوتا ہے ۔ تو چاہیئے کہ ہر چیز ہمیں نفع پہنچائے یعنی پانی ، زمین ، آگ ، ہوا وغیرہ ہر شے ہر وقت نافع ہو حالانکہ ہوتا یہ ہے کہ زلزلہ آیا زمین نے حرکت کی ہزاروں عمارتیں گر گئیں اور ہزاروں افراد بیک وقت لقمہ اجل بن گئے کچھ ہمیشہ کے لیے معذور ہو گئے لا کھوں اُجڑ گئے پانی کا سیلاب آیا آبادیاں ختم کھیتیاں باغات بے شمار جاندار اس میں بہہ گئے مکانات تباہ ۔ آگ لگی اور سب کو لے گئی سب کچھ جل کر راکھ ہو گیا آندھی آئی زندگی کا نظام معطل چھپر تو کیا پکے مکانوں کی چھتیں تک اُڑ گئیں انکے سامنے **ھوالذی خلق لکم ما فی الارض جمیعا** (سورۃ البقرہ آیت 28) ہزار مرتبہ پڑھتے رہو کہ تم تو ہمارے نفع کے لیے ہو مگر نہیں سنتے اور جو شئے سامنے آگئی تباہ و برباد تو پھر خلق لکم کا مقصد کیا ہوا؟

ہماری تخلیق کا سنگ بنیاد خدا کی معرفت ہے

تو اسکا جواب یہ ہے کہ بے شک سب کچھ ہمارے لیے ہے لیکن ہم بھی تو کسی کے لیے پیدا

(سورۃ زریات آیت 55) (سورۃ الدھر آیت 10)

Marfat.com

کئے گئے ہیں (مقصد یہ کہ اگر ہمارے خدام ہمارے خلاف ہو گئے اور ہمیں نفع دینے کی بجا ئے الٹا نقصانات دینے لگے تو کیا جس کے لیے ہم پیدا کئے گئے ہمارے اس مخدوم و مطعم کے ساتھ ہم نے وفا کی؟)

اب دیکھنا یہ ہے کہ ہم کس لیے پیدا کئے گئے؟ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون** یعنی میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبا دت کے لیے پیدا فرمایا یعنی سب کائنات ہمارے لئے پیدا فرمائی لیکن ہمیں صرف اپنے لئے پیدا فرمایا ہماری تخلیق کا سنگ بنیاد اور بنیادی نکتہ خدا کی محبت اور معرفت ہے اس لئے عارفین نے **لیعبدون** کا ترجمہ **لیعرفون** کیا ہے بلکہ دین کا بنیادی نکتہ صرف محبت و معرفت ہے اسکے بغیر کچھ نہیں، بلکہ محبت تو اللہ جل شانہ نے ہماری فطرت میں رکھی ہے کیو نکہ انسان انس سے بنا ہے جسکا معنی ہے مانوس ہوا۔ اس نے محبت کی معلوم ہوا کہ انس اور محبت کے بغیر انسان، انسان ہی نہیں رہ سکتا۔

انسان اللہ تعالیٰ کے حسن کا آئینہ ہے

اب دیکھنا یہ ہے کہ کس کی محبت ہو کہ یہ انسان بن سکے تو اس سے مراد اس ذات کی محبت ہے جس کے حُسن کا یہ آئینہ ہے۔ خدا تعالیٰ کریم ہے انسان اسکے کرم کا آئینہ ہے اللہ تعالیٰ سمیع و بصیر ہے انسان اسکی سمع و بصر کا آئینہ ہے۔ اسی لئے فرمایا **فجعلناہ سمیعاً بصیراً** اللہ تعالیٰ رحیم ہے انسان اسکے رحم کا آئینہ ہے **رحماء بینھم** تواب

(سورۃ حم سجدہ آیت 53)

Marfat.com

انسان اس ذات کے حسن کا آئینہ ہے اگر اس سے محبت وانس کرے گا تو انسان ہے ورنہ انسان نہیں محبت کا مرکز حُسن ہوتا ہے اگر حُسن ہوگا تو محبت ہوگی ورنہ نہیں۔ ہر ذرہ کائنات حق سبحانہ وتعالیٰ کے حسن کا آئینہ ہے پھول کی پتی کی رنگینی، اسکی نزاکت اسکی مہک میں خدا کا حسن ہے، پھلوں کی لذت، چاند سورج کی چمک، دریاؤں کی روانی، ہواؤں کی لہریں، بلکہ تمام کائنات میں اسی کے حسن کے جلوے ہیں۔اس لیے لازم ہے کہ ہر چیز کو دیکھ کر خدا تعالیٰ کی محبت پیدا کی جائے۔

سوال

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ دنیا میں بڑے بڑے فلسفی منطقی اور عقلمند گزرے اور اُنہوں نے حقائق اشیاء سے متعلق بہت کچھ لکھا پڑھا مگر وہ ان اشیا کو دیکھ کر محبت ومعرفت تو بعد کی چیز ہے اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان بھی نہ لائے اب اگر ہر شئے میں خدا کا حسن ہے اور حسن مرکز محبت ہے تو وہ لوگ محبت ومعرفت اور ایمان سے کیوں خالی رہے؟

جواب

اسکا جواب یہ ہے کہ بے شک ۱۸ ہزار عالم میں پھیلی ہوئی ہر چیز میں خدا تعالیٰ کا حسن پھیلا ہوا ہے، چاند میں سورج میں زمین میں آسمانوں، نباتات میں جمادات میں بلکہ ہر ذرے ذرے میں جلوہ حسن قدرت موجود ہے۔

Marfat.com

ساری کائنات کے حسن کو سمیٹ کر وجود انسان میں رکھ دیا

اس ساری کائنات میں پھیلے ہوئے حسن کو سمیٹ کر اللہ تعالیٰ نے ایک انسان کے دامن میں رکھدیا۔ عالم ۲ دو ہیں ا عالم خلق ۔۲ عالم امر یا یوں کہیے عالم دو ہیں ۔ا عالم جسم ۔۲ عالم روح یا یوں کہیے دو عالم ہیں ۔ا عالم کثافت ۔۲ عالم لطافت ، جسمانیات کا سارا حسن جسم میں رکھا اور روحانیت کا سارا حسن روح میں رکھا اور فرمایا الا لہ الخلق والامر یعنی جسم کی خلق میں روح کو امر کر ڈالا ، تو ساری کائنات کے حسن کو سمیٹ کر وجود انسان میں رکھ دیا ، اور انسان ۱۸ ہزار کائنات کے حسن کا مجموعہ ہے ، تو اب حق سبحانہ وتعالیٰ کا حسن دیکھنے کے لیے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں بلکہ سب کچھ اس کے اپنے اندر موجود ہے **سنریھم اٰیٰتنافی الآفاق وفی انفسھم** یعنی اب باہر دیکھنے کی ضرورت نہیں اپنے اندر دیکھ لو تم میں سب کچھ ہے تم میں زمین بھی ہے آسمان بھی چاند بھی ہے اور سورج بھی ہے تم میں دن بھی ہے اور رات بھی ، موت بھی ہے اور حیات بھی ، زہر بھی ہے اور تریاق بھی ، نور بھی ہے اور ظلمت بھی اور حقائق کائنات بھی ہیں اور وہ اسطرح کہ اگر دن میں آنکھیں بند کر لیں تو رات ہے اور رات کو آنکھیں کھول لیں تو دن ہے ، سونا موت ہے جاگنا حیات ہے اگر کوئی آدمی کسی کو دانت سے کاٹ لے اور اسکے جسم میں دانت پیوست کر دے تو زہر ہے اور اگر اپنا نہار منہ کا لعاب کسی زخم پر لگائے تو تریاق کا کام دیتا ہے آنکھیں بند کر لو تو ظلمت اور کھولو تو نور مزید براں مومن میں ایمان کا نور ہے اور اے

Marfat.com

ولی اللہ تجھ میں عرفان کا نور ہے۔تو تمام کائنات کو انسان میں رکھا۔اب انسان کا حسن ہی ساری دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔زمین پر انسان، پہاڑوں پر انسان دریاؤں پر انسان ہوا وَں میں، شرق میں، غرب میں جہان عالم میں انسان ہی انسان ہے مومن جو ولی ہے۔تو اس کا حسن سمیٹا تو ایک نبی علیہ السلام میں رکھا اور حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک ایک لاکھ یا دو لاکھ جو بیس ہزار یا کم وبیش انبیاء علیہم السلام مبعوث فرمائے تو حق سبحانہ وتعالیٰ نے ساری کائنات نبوت کا حسن دامن مصطفیٰ ﷺ میں رکھدیا ۔کیا خوب کہا ہے کہنے والے نے کہ

رخ مصطفیٰ ﷺ ہے وہ آئینہ کہ اب ایسا دوسرا آئینہ
نہ ہماری چشم خیال میں نہ دکان آئینہ ساز میں

اب نتیجہ یہ ہوا کہ محبت کا مرکز حسن ہے اور حسن کا مرکز ذات مصطفے ﷺ ہے تو معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کے بغیر خدا کی محبت اور معرفت ممکن ہی نہیں۔اسی لئے جن بے دین فلسفیوں منطقیوں نے موشگافیاں کیں ایمان سے خالی، ہے کیونکہ دامن مصطفیٰ ﷺ ہاتھ میں نہیں لیا جو کہ حسن کا مرکز ہے۔

سوال

اب یہ سوال پیدا ہوگا کہ فی الحقیقت جس نے حضور ﷺ کو دیکھا اس نے مرکز حسن کو دیکھا اور جس نے مرکز حسن کو دیکھا محبت ومعرفت حاصل ہوئی لیکن ہم نے تو حضور ﷺ

(الحاوی للفتویٰ جلد 1 صفحہ 260)

Marfat.com

کو دیکھا ہی نہیں۔ایسا تو صرف صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے لیے ممکن ہے لیکن ہما رے لئے تو نہیں۔تو یہ قانون ہمارے لئے تو مفید نہ ہوا؟

جواب

تو اسکا جواب یہ ہے کہ میں خدا کو گواہ کر کے کہتا ہوں اور یہی جماعت اہلسنت کا پیغام ہے جو پہنچانے آیا ہوں کہ جسطرح حضور ﷺ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے سامنے زندہ تھے آج بھی زندہ ہیں۔

حسن مصطفیٰ ﷺ آج بھی موجود ہے

خدا کی قسم حسن مصطفیٰ ﷺ آج بھی موجود ہے، آج بھی موجود ہے، آج بھی موجود ہے جلوہگر ہے، جلوہ گر ہے، جلوہ گر ہے۔لیکن اگر کوئی کہے کہ جلوہ گر تو ہے لیکن ہمیں نظر ہی نہ آئے تو کیا کریں؟

جواب

تو اسکا جواب یہ ہے کہ نظر کئی قسم کی ہے ایک تو یہ ہے کہ قرآن کریم کے ۳۰ پاروں کو دیکھو خدا کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ بسم اللہ کی ب سے لیکر والناس کی س تک جمال محمدی کی تصویر ہے اگر کسی نے حضور ﷺ کے جسد مبارک کو ظاہراً نہیں دیکھا تو قرآن پاک کو دیکھے سمجھے کہ اسکا ہر حرف آئینہ جمال محمدی ہے جب مرض الوصال میں شدت مرض کے دوران حضور ﷺ مسجد میں تشریف لائے، اور حضور سید عالم علیہ السلام پہلو میں رونق افروز ہو

Marfat.com

ے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹ گئے کہ امامت حضور فرمائیں۔ کیونکہ جب سرکار تاجدار مدنی ﷺ جلوہ فرما ہوں تو پھر امام کوئی اور ہو ہی نہیں سکتا بلکہ امام قوم کے امام حضور ﷺ ہونگے، یہاں مشہو اعتراض ہے ذہن میں خیال آتا ہے اگر آپ ﷺ حاضر و ناضر ہیں تو پھر مصلائے امامت پر امام کیوں کھڑا ہوتا ہے؟

جواب

اسکا جواب یہ ہے کہ اگر امام صحیح الاعتقاد ہو تو اسکی نماز مقبول ہے تو واللہ العظیم آج بھی امام حقیقی حضور ﷺ ہی ہیں۔ چنانچہ سیدی امام عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ الحاوی للفتویٰ جلد 1 صفحہ 260 میں امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل فرمایا ہے۔ جو کہ ۶۷۳ھ کا واقعہ ہے فرمایا کہ میں حرم کعبہ میں حاضر ہوا اور نماز فجر امام حرم کے پیچھے ادا کی مجھے دوران نماز ایک روحانی کیفیت طاری ہوگئی اور میری نگاہوں سے پردے اُٹھ گئے تو میں دیکھتا ہوں کہ ہمارے امام کے آگے خود حضور سرکار دو عالم ﷺ عشرہ مبشرہ سمیت جلوہ افروز ہیں۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان انکے پیچھے صف بستہ ہیں اور آپ نماز پڑھا رہے ہیں اور ہمارا امام لاشعوری طور پر حضور سرکار دو عالم ﷺ کے افعال مبارکہ کی اتباع کر رہا ہے، یعنی جب آپ ﷺ قیام میں تو ہمارے امام صاحب بھی قیام میں ہیں جب آپ ﷺ نے رکوع فرمایا تو ہمارے امام نے بھی رکوع کیا۔ اور یہ سب کچھ امام لاشعوری طور پر کر رہا ہے اور سیدی عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوۃ

Marfat.com

والسلام نے پہلی رکعت میں سورۃ مدثر اور دوسری رکعت میں **عم تیساء لون** تلاوت فرمائیں اور یہ رابطہ معنوی اتنا مضبوط اور مستحکم تھا کہ **فلما فرغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الامام** یعنی جونہی حضور ﷺ نماز سے فارغ ہوئے ساتھ ہی ہمارے امام نے سلام پھیر دیا تو ہم نے نماز امام کے پیچھے اور امام نے حضور ﷺ کے پیچھے پڑھی اور یہ سب کچھ معنوی طور پر اور لاشعوری رابطہ کی وجہ سے ہوا۔ تو خدا کی قسم آج بھی جس کی نماز مقبول بارگاہ ہو اس کے امام حضور ﷺ ہی ہیں۔ بات یہ ہو رہی تھی کہ جس نے جسد محبوب علیہ السلام نہیں دیکھا تو وہ قرآن پاک کو دیکھے دوسری بات یہ ہے کہ آج بھی حضور ﷺ کو دیکھا جا سکتا ہے یعنی جس پر سرکار دو عالم ﷺ کرم فرمائیں اور وہ خواب میں زیارت پاک سے مشرف ہو تو حضور ﷺ ہی کی زیارت ہے ۔ کچھ اور نہیں چنانچہ فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے فی الحقیقت مجھ ہی کو دیکھا یہ تو خواب کی بات ہے اس سے آگے بیداری میں بھی جمال محمدی ﷺ کے جلوے نظر آسکتے ہیں۔

حدیث صحیح کے سات مرتبے ہیں

چنانچہ ایک حدیث پاک میں ہے جو متفق علیہ ہے۔ ہمارے احناف کے ہاں تو حدیث صحیح سے متعلق معیار ہی بہت ارفع ہے عام محدثین کے نزدیک حدیث صحیح کے سات مرتبے ہیں۔

Marfat.com

۱۔ متفق علیہ یعنی بخاری و مسلم ایک ہی روایت سے روایت کریں۔

۲۔ جسے بخاری نے روایت کیا۔

۳۔ جسے مسلم نے روایت کیا۔

۴۔ شیخین نے اس کی روایت تو نہیں کی لیکن ان دونوں کی شرط کے مطابق ہو۔

۵۔ جسے بخاری نے نقل تو نہیں کیا البتہ اسکی شرط کے مطابق ہو۔

۶۔ مسلم نے اسے نقل تو نہیں کیا لیکن مسلم کی شرط کے مطابق ہو۔

۷۔ امہات کتب حدیثیہ کے مصنفین صحاح ستہ میں سے کسی کی شرط کے مطابق ہو۔

صحت حدیث کے لیے امام اعظم ابوحنیفہ النعمان بن ثابت بن نعمان رضی اللہ عنہ کی شرائط تو اور زیادہ مضبوط ہیں لوگ کہتے ہیں کہ معاذ اللہ امام اعظم سیئ الحفظ تھے یعنی آپکا حافظہ معیاری نہ تھا جو بالکل غلط ہے کیونکہ ضبط کی دو قسمیں ہیں ۔۱۔ضبط صدر۔۲۔ضبط کتابت با قی محدثین ضبط صدر اور ضبط کتابت دونوں کی حدیث قبول کرتے ہیں، جبکہ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم صرف اسی حدیث سے سند لیں گے جو کہ ضبط صدر سے متصف راوی سے مروی ہو، چنانچہ متفق علیہ حدیث شریف ہے جن دنوں میں جامعہ اسلا میہ یونیورسٹی بہاولپور میں حدیث شریف پڑھاتا تھا اور میں نے وہاں گیارہ سال حدیث پڑھائی ہے میں نے آٹھویں جماعت کے لیے ایک مجموعہ صد احادیث ترتیب دیا اسمیں میں نے یہ حدیث پاک بھی لکھدی کیونکہ متفق علیہ ہونے کے اعتبار سے کوئی جرات انکار

(ابن ابی جمرہ)

Marfat.com

تو نہیں کر سکتا سب کو پڑھنی پڑھانی پڑے گی۔ اگر کوئی سوال کرے سینکڑوں خوش نصیبوں نے خواب میں زیارت تو کی ہے لیکن بیداری میں ایسا نہیں ہوا؟ تو اسکا جواب یہ ہے کہ حضور ﷺ نے جو فرمایا وہی حق ہے کائنات تو غلط ہو سکتی ہے لیکن تاجدار مدنی ﷺ کی زبان مبارک سے نکلی ہوئی بات غلط نہیں ہو سکتی۔

ردمودودیت

اس سلسلہ میں مودودی کے رسائل و مسائل کی وہ عبارت کتنی ناپاک ہے کہ رسول اللہ دجا ل کے معاملہ میں خود شک میں رہے، یہ لکھ کر حضور ﷺ کے لیے شک ثابت کر دیا نیز کہا ہے کہ گزشتہ تیرہ صدیوں نے ثابت کر دیا کہ دجال کے متعلق حضور ﷺ کا اندیشہ صحیح نا تھا لیکن جماعت اہلسنت کا دستور و منشور ہی یہ ہے کہ معاشرہ میں سے اس قسم کے ایمانی اخلاقی زہر کو دور کیا جائے بلکہ اس کا تریاق پیش کیا جائے اور وہ یہ ہے کہ میں یہ کہتا ہوں کہ اگر کسی کو شک ہو تو وہ مومن نہیں ہو سکتا نبی کیسے ہوگا؟

دہن مصطفیٰ ﷺ سے حق کے سواء کچھ نکلتا ہی نہیں

حضور ﷺ نے جو بھی بات فرمائی وہ حق ہے اسمیں کوئی شک نہیں بلکہ آپ سر انور سے لیکر پاؤں مبارک تک معیار حق ہیں چنانچہ ابوداؤد جلد۲ کتاب العلم، مسند احمد، تاریخ بخاری جو ۷ جلدوں میں ہے ان میں حضرت عبداللہ بن عمرو ابن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت عالیہ میں حاضر رہتا اور جو کچھ زبان پاک

(الحاوی للفتاویٰ)

Marfat.com

سے ارشاد ہوتا لکھ لیتا۔ جو کچھ بھی آپ فرماتے کسی کیفیت میں بھی ہوتے میں لکھ لیتا ایک دن مجھے قریش کے لوگوں نے روکا اور کہا ہے کہ جب آپ حالت رضا میں گفتگو فرمائیں تو لکھ لیا کرو اور جب غصہ کی حالت میں ہوں تو مت لکھا کرو کیونکہ غصہ میں انسان ناگفتنی بھی کہہ دیتا ہے، حضرت عبداللہ بن عمرو ابن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس سلسلہ میں میں نے بارگاہ بے کس پناہ میں عرض کی تو آپ ﷺ نے فرمایا **اکتب یا عبد اللہ** اے عبداللہ جو کچھ میرے منہ سے سنو لکھ لیا کرو یعنی حالت رضا میں کہوں یا حالت غضب میں جو کچھ سنو لکھ لیا کرو، یہاں سرکار علیہ السلام نے بشریت کا انکار نہیں فرمایا بلکہ بشریت میں جو عیب ہوتا ہے اسکا انکار فرمایا، یعنی بشریت پاک تو ہے لیکن عیبی نہیں۔ سرکار ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جانِ پاک ہے (اپنے دہن مبارک کیطرف اشارہ فرما کر ارشاد فرمایا) اسمیں سے حق کے سوا کچھ نہیں نکلتا یعنی میں جس حالت میں کہوں رضا میں یا غصہ میں ہوں جاگتے یا سوئے جو کچھ بھی میرے منہ سے نکلتا ہے حق ہے۔ معلوم ہوا کہ آپ بشر تو ہیں لیکن بے عیب آپکی زبان برحق کلام برحق ہر ادا برحق اور ہر دلیل برحق آپ کریں تو دلیل نہ کریں تو دلیل نہ بولیں تو دلیل (مختصرا ابن ابی جمرہ) حدیث پاک کی ایک کتاب ہے جسکی کسی حدیث پر کسی محدث کو انکار نہیں کیونکہ اُنہوں نے اس میں صرف وہی احادیث نہیں لیں جنہیں بخاری و مسلم نے مانا ہو بلکہ وہ احادیث بھی لی ہیں جنہیں تمام محدثین نے صحیح مانا ہو۔ سرکار ﷺ نے

(سورۃ الحجرات آیت 2) (سورۃ انعام آیت 50)

Marfat.com

فرمایا خواب میں زیارت کے بعد کسی کا شوق بڑھ جائے اور ایسے مقام تک پہنچ جائے جو کہ عنداللہ پسندیدہ اور بارگاہ سید عالم علیہ السلام میں قابل اعتنا ہے تو اس پر ظاہر میں بھی کرم فرماتا ہوں

بیداری میں حضور ﷺ کا دیدار ثابت ہے

نیز ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ اپنے ۴ جلدوں میں مجلد فتاویٰ کبریٰ میں اس حدیث پاک کی شرح میں فرماتے ہیں کہ یہ سب کو عام ہے اور ہر ایک پر کرم ہوتا ہے البتہ حسب حال یعنی ہر ایک کے حال و کیفیت کے مطابق کرم ہوتا ہے لوگوں کی تین قسمیں ہیں۔(۱) اخص الخواص (۲) خواص (۳) عوام

حضرت ابوالعباس المرسی کا قول روح المعانی میں اور الحاوی للفتاویٰ میں ہے، فرمایا اگر ایک لمحہ کے لیے میں حضور ﷺ سے محجوب ہو جاؤں یعنی پوشیدہ تو اپنے آپ کو مسلمانوں میں شمار نہیں کروں گا اور اس سلسلہ میں جو لوگ الجھتے ہیں انکے مولانا انور شاہ کشمیری نے فیض الباری شرح صحیح البخاری میں اس حدیث شریف کے تحت لکھا ہے بیداری میں حضور ﷺ کی زیارت ثابت ہے اور اس کا انکار جہالت ہے میں انور شاہ کشمیری کی فیض الباری میں یہ جملہ دکھا سکتا ہوں اگر نہ دکھاؤں تو میں مخالف کے ہاتھ پر بیعت کرلوں گا اور اگر دکھادوں تو پھر اسے میرے ہاتھ پر بیعت کرنا ہوگی) اور اسی فیض الباری میں لکھا ہے کہ امام جلال الدین السیوطیر حمۃ اللہ علیہ نے ۲۰ مرتبہ بیداری میں سرکار دو عالم ﷺ

(بخاری شریف)

Marfat.com

کی زیارت کا شرف حاصل کیا

لاترفعوا اصواتکم کا انوکھا ترجمہ

(دوران تقریر ایک رقعہ آ گیا، جس پر حضور غزالئ عصر رحمۃ اللہ علیہ کی نظر پڑ گئی، سٹیج پر مو جود علماء کرام نہیں چاہتے تھے کہ رقعہ پیش کیا جائے تا کہ تقریر کا تسلسل متاثر نہ ہو، لیکن آپ نے فوراً فرمایا کہ اگر کسی نے مسئلہ پوچھا ہے تو مجھے دیں تا کہ میں مسئلہ بیان کر دوں۔ چنا نچہ رقعہ پیش کر دیا گیا جس پر دو آیات لکھی تھیں) **(۱) لا ترفعوا صواتکم فوق صوت النبی ولا تجھروا لہ بالقول (۲) قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب ولا اقول لکم انی ملك** انکا ترجمہ کریں؟ (یہ پڑھنے کے بعد حضور غزالئ عصر رحمۃ اللہ علیہ نے مسکرا کر فرمایا آج انکا ایسا ترجمہ کرونگا کہ ایمان کو وجد آ جائے گا پھر ترجمہ فرمایا) اب رقعہ آ گیا ہے میں کہتا ہوں کہ مطلقاً رفع صوت منع نہیں بلکہ اسکا معنٰی یہ ہے کہ جب حضور ﷺ گفتگو فرما رہے ہوں تو قصداً ارادتاً آواز اُونچی کرنا تا کہ آپکی مبارک آواز سنائی نہ دے یہ حرام ہی نہیں بلکہ کفر ہے کیونکہ اس جرم پر حبط اعمال کی سزا ہے اور حبط اعمال کفر کے بغیر نہیں ہو سکتا کیو نکہ ایسی صورت میں آواز مبارک سے آواز کو اونچا کرنا توہین ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ رقعہ لکھنے والے کا مقصد یہ ہے کہ جب انہیں حاضر مانتے ہو تو بلند آواز سے تقریر کیوں کرتے ہو؟ تو اصل مسئلہ یہ ہے **لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی** یعنی اگر

(سورۃ الانعام آیت 50)

Marfat.com

سرکار ﷺ گفتگو فرما رہے ہوں اور میں بھی بولو تو رفع صوت ہوگی اور وہ بھی۔۔۔۔۔۔ غیر محتاط انداز میں صرف آواز دبانے کی نیت سے ورنہ ادب واحترام ملحوظ ہو اور عظمت محبوب علیہ السلام بیان ہو تو یہ عین ایمان ہے۔ بخاری شریف میں ہے کہ جب مرض الوصال میں حضرت ابو بکر صدیقؓ رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی اسی دوران سرکار دو عالم ﷺ تشریف لے آئے تو آپ امام ہو گئے اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مقتدی۔ مطلب یہ ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کی اقتداء کر رہے ہیں اور قوم ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اقتداء کر رہی ہے وہ اس طرح کہ **کانا ابوبکر یسمع الناس** یعنی سرکار علیہ السلام کی تکبیر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سن رہے تھے اور پھر بلند آواز سے تکبیر کہہ کر لوگوں کو سنا رہے تھے اب بتاؤ رفع صوت ہے یا نہیں ہے؟ ہے اور لازماً ہے تو پڑھو **لا ترفعوا اصواتکم** اس مقام پر رفع صوت تو ہے **لا ترفعوا** کی مخالفت نہیں معلوم ہوا کہ توہین کے ارادے سے ہو تو کفر ہے ورنہ ایمان۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے لیے ممبر بچھایا جاتا تھا جس پر کھڑے ہو کر حضرت حسان رضی اللہ عنہ بلند آواز سے سید دو عالم ﷺ کی نعت شریف پڑھتے۔

واحسن منك لم تر قط عینی واجمل منك لم تلد النساء
خلقت مبراء من کل عیب کانك قد خلقت کما تشاء

تو یہاں بھی رفع صوت ہے یہ پڑھو **لا ترفعوا اصواتکم** رفع صوت مطلقاً منع

سورۃ النحل آیت 20)

Marfat.com

نہیں صرف اسی وقت منع ہے جب توہین کا پہلو نکلتا ہے اور وہیں حبط اعمال ہوگا اور اگر آپ کی شان وعظمت کا بیان ہو اور آواز بلند ہو تو یہ مطلوب شرعی ہے۔

قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ کی صحیح تفسیر

۲۔دوسری آیت **قل لا اقول لکم عندی خزا ئن اللہ ولا اعلم الغیب** محبوب تو کہہ دے میں تم سے نہیں کہتا میرے پاس اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں۔گو یا یہ تمام باتیں اللہ نے کہلوائیں۔اب حضور علیہ السلام اپنے لفظوں میں یہ فرماتے ہیں۔ **اعطیت مقا تیح خزا ئن الا رض** خزانے تو خزانے ہیں مجھے تو کنجیاں ہی دیدی ہیں حکم ہوتا ہے کہ کہدو میرے پاس اللہ کے خزانے نہیں ہیں اور آپ کہتے ہیں کنجیاں ہی میرے پاس ہیں ان بیوقوفوں نے تو اللہ اور اسکے رسول کو ہی لڑا دیا،لکم کے مخا طب مومن نہیں بلکہ کافر ہیں ہر بات ہر کسی سے نہیں کی جاتی بلکہ اسی سے کہی جاتی ہے جو اس کا اہل ہو چنانچہ کفار کے لیے فرمایا **قل لا اقول لکم عندی خزا ئن اللہ** مگر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے تو فرمایا **اعطیت مفا تیح خزا ئن الارض** عمر آئے تو فرمایا **اعطیت مفاتیح خزا ئن الارض** اب اگر کوئی اپنے آپ کو لکم کا مخاطب سمجھتا ہے تو سمجھتا رہے ہم تو **الحمد للہ رب العٰلمین** اس سے بری ہیں۔لکم کے مخاطبین تم اپنے نہیں بلکہ بیگانے ہیں یعنی مومنین

سورۃ اعراف آیت 188) سورۃ النحل آیت 20)

Marfat.com

کے مدمقابل نیز آخر آیت میں فرمایا **افلا تتفکرون** کیا اسکے مخاطب صحابہ کرام رضوا ن اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ہیں؟ ہرگز نہیں وہ تو پہلے ہی غور وفکر کرتے ہیں یہاں غور وفکر نہ کر نے پر ڈانٹ ہے اور **افلا تتفکرون** کے مخاطب کافر ہیں۔ معلوم ہوا کہ **افلا تتفکرون** کے جو مخاطب ہیں وہی لکم کا مصداق ہیں اور وہ خزانے جنکی کنجیاں حضور ﷺ کو عطاء فرمائی گئیں سب خداداد ہیں اسکی مرضی کے بغیر صرف نہیں ہو سکتے۔ جہاں بھی خرچ ہوں گے اللہ تعالیٰ کے اذن کیساتھ ہونگے کیونکہ حضور ﷺ کے پاس جو کچھ بھی ہے اللہ کا دیا ہوا ہے، **عالم الغیب فلا یظھر علٰی غیبہ احدا الا من ارتضٰی من رسول** (سورۃ الجن آیت 26) غیب جاننے والا ہے اپنے غیب پر اطلاع نہیں بخشتا مگر اسے جو رسول مرتضی ہیں اور سب رسل علیہم السلام مرتضی ہیں۔ یعنی غیب پر اطلاع خداداد ہے اس لئے وہی غیب کی خبر دیتے ہیں جسکی اجازت ہو۔ **انا اعطینٰک الکوثر** (سورۃ کوثر آیت 1) محبوب ہم نے آپکو کوثر عطا فرمائی، کوثر سے کیا مراد ہے، **الخیر الکثیر ، الخیر کلہ خیر الدنیا و الآخرۃ** (ابن جریدہ عن ابن عباسؓ) یعنی کل خیر کو رب کریم نے دامن مصطفیٰ ﷺ میں رکھدیا۔ اور سب کچھ اسی سے وابستہ ہے اب کونسا خزانہ ہے جو باقی رہ گیا۔

ایک زبردست شبہ کا ازالہ

اب ایک آیت باقی رہ گئی **والذین یدعون من دون اللہ** (یہ لوگ اس

Marfat.com

آیت کو ایسے پیش کرتے ہیں جیسے اس کے سوا کوئی اور آیت ہے ہی نہیں ۔ حالانکہ میں تمام آیات کو مانتا ہوں اور اس پر بھی ایمان ہے ۔ اور خدا کی قسم یدعون کا معنی یعبدون ہے اور تفسیر ابن عباس سے لیکر جلالین تک ساری تفاسیر میں یہی ہے کہ یہ آیت بتوں کے متعلق ہے جو کسی کھجور کی گٹھلی کے اندر کے چھلکے کے بھی مالک نہیں ۔ پھر یہ لوگ کہتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کے متعلق قرآن پاک میں ہے **قل لا املك لنفسی نفعاً ولا ضراً** میں اپنی جان کے لئے نفع ونقصانات کا مالک نہیں تو جو اپنے لئے مالک نہیں ہیں وہ ہمارے لئے کیسے ہوں گے؟ اسکا جواب یہ ہے کہ میں اپنے نفع وضرر کا خود بخود مالک نہیں ہوں اللہ کی مشیت کے بغیر مالک نہیں لیکن اگر اللہ چاہے تو مالک ہوں چنانچہ فرمایا الا ماشاء اللہ اسکا مالک ہوں جو اللہ چاہے مستثنیٰ منہ میں جس چیز کی نفی کی گئی ہو مستثنیٰ میں اسی کا اثبات ہوتا ہے یہاں مستثنیٰ منہ میں ملکیت کی نفی ہے تو الا ماشاء اللہ میں اسی کا اثبات ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے چاہنے سے مالک نفع وضرر ہوں ۔ ہم قطعاً غیر اللہ کی عبادت نہیں کرتے ہمارا معبود تو صرف اللہ تعالیٰ ہے (**والدین یدعون من دون اللہ**) اور یہ آیت تو بتوں کے بارے میں ہے ۔ یہ شرار خلق اللہ ہیں بتوں کی آیتیں اولیا پر اور کافروں کی آیات مسلمانوں پر چسپاں کرتے ہیں ۔ بات **من رانی فی المنام فسیرانی فی الیقظة** کے متعلق ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کے فتاوی کبریٰ کے متعلق ہو رہی تھی خواص الخواص اور خواص تو ظاہری زندگی میں سرکار علیہ السلام کو جا گتے

Marfat.com

میں دیکھتے ہیں کیونکہ انکا وسیع ظرف ہے جیسے حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے 60 مرتبہ زیارت کی اور عام کے لیے ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں وعدہ پورا ہوتا ہے کیونکہ وعدہ عام ہے اور وہ کب ہوگا تو فرمایا قبیل الموت یعنی عوام میں سے کسی پر خواب میں کرم ہوتو وہ قبیل الموت سر کی آنکھوں سے زیارت کریگا مگر زبان بول نہیں سکے گی ۔مگر سرکار دو عالم علیہ الصلوۃ السلام کی عظمت پہ کروڑوں سلام کہ حضور ﷺ دیکھ رہے ہیں کہ کسے میری زیارت خواب میں ہوئی اور کسے نہیں ہوئی اگر دیکھتے نہیں تو وعدہ کیسے پورا فرمائینگے ۔خوب یاد رکھیں سرکار علیہ السلام کی عظمت عزت اور محبت اہل سنت کی بنیا دی روح ہے اور جس طرح اپنے ۶۳ سالہ دور میں آپ زندہ تھے آج بھی اُسی طرح ویسے ہی زندہ ہیں۔

و آخر دعوٰنا ان الحمدللہ رب العٰلمین

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب نمبر 10

تعظیم رسول صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کی نظر میں

ضیغم اسلام بیہقی عصر خطیب بے بدل علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمتہ اللہ علیہ نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کے واقعات پر مبسوط جمعتہ المبارک کے اجتماع سے ۲۵ مئی ۲۹ ءکو شاہی عیدگاہ میں خطاب فرمایا

Marfat.com

دھنک

صفحہ نمبر

صحابہ کرامؓ کے اعتماد کا بنیادی نقطہ حضور ﷺ کی ذات مقدسہ ہے ___ 246

محبت رسول ﷺ ایمان کی ضمانت ہے ___ 248

صحابہ کرامؓ کا سہارا ہی حضور ﷺ کی ذات مقدسہ ہے ___ 250

ایک مرد کے دو باپ نہیں ہو سکتے ___ 254

سرکار ﷺ نے غلاموں کو آقاؤں سے اونچا کر دیا ___ 258

وہ بغیر شہید ہوئے رہ نہیں سکتا ___ 259

جس بات کا حضور ﷺ حکم دیں ابوبکرؓ انہیں مسترد نہیں کر سکتا ___ 262

مسئلہ ___ 266

Marfat.com

الحمد لله الحمد لله نحمده و نستعينه و نستغفره و نومن به ونتوكل عليه و نعوذ بالله من شرور انفسنا و من سيئات اعمالنا من يهديه الله فلا مضلله ومن يضلله فلا هادی له و نشهد ان لا الٰه الا الله وحده لا شريك له ونشهدان سيدنا وسندنا ونبينا و حبيبنا و كريمنا و روفنا و رحيمنا ومولانا و ملجانا وماوٰنا محمد عبده و رسوله اما بعد فاعوذ بالله من الشيطٰن الرجيم بسم الله الرحمٰن الرحيم وما ارسلنٰك الا رحمة اللعٰلمين صدق الله العظيم و صدق رسوله النبی الكريم الامين و نحن علٰی ذٰالك لمن الشاهدين وا شاكرين والحمد لله رب العٰلمين ان الله وملٰئكة يصلون على النبی يا ايهاالذين اٰمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما اللهم صل علٰی سيدنا ومولانا محمد وعلٰی آل سيدنا و مولانا محمد وبارك وسلم وصل عليه۔ عجیب اتفاق ہوا کہ میں گذشتہ جمعہ یہاں حاضر نہیں تھا کل بھی یوم صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے سلسلہ میں ایک عظیم کانفرنس تھی اور مجھے اس میں شرکت کرنا تھی میں مجبور تھا میں وہاں چلا گیا واپس آنے کے بعد مجھے مختلف مقامات پر یوم صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

(سورۃ انبیاء 107)

Marfat.com

کے سلسلے میں جانا پڑا اور کل بھی میں نے طویل سفر کیا دس بجے رات واپس آیا اس کے بعد پھر دہلی دروازے میں میں گیا وہاں بھی سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سلسلے میں جلسہ منعقد تھا میں نے وہاں بھی تقریر کی مختصر یہ کہ پونے دو بجے رات میں تقریر کر کے واپس آیا اور پھر کراچی وغیرہ کے احباب تشریف لاتے رہے مسلسل اور ان کی ملاقات و مصروفیت کے باعث کوئی وقت نہیں نکال سکا اپنے ان کاموں کیلئے جو میرے ذمہ ہیں بمشکل اب یہاں جمعۃ المبارک کیلئے پہنچا ہوں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اہل سنت کی لاج رکھ لے اور جس مرحلے پر ہم ہیں رب العزت اپنی رحمتوں سے ان مرحلوں پر ہمیں کامیابی عطا فرمادے یہ ہماری کامیابی ہمارا رب جانتا ہے کہ ہمارے کسی دنیاوی مقصد کی خاطر نہیں ہے ہمارا تو اصل مقصد رضا الٰہی کا حاصل کرنا ہے اور خدا کو راضی کرنا ہے خدا کے دین کی خدمت رضا الٰہی کیلئے ہم کرتے ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ اس خدمت کو قبول فرمائے اور جو حضرات ہمارے ساتھ خدمت دین میں تعاون کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو بھی اپنی رحمتوں سے نوازے میں اس وقت کسی مخصوص عنوان پر تقریر نہ کرسکوں گا۔

صحابہ کرامؓ کے اعتماد کا بنیادی نقطہ حضور اکرم ﷺ کی ذات مقدسہ ہے

آیت کریمہ جو میں نے پڑھی ہے برکت حاصل کرنے کیلئے پڑھی ہے میں نے اس آیت کریمہ کو اپنی تقریر کا عنوان نہیں بنایا البتہ جو کچھ عرض کروں گا وہ انشاء اللہ اسی کے تحت ہوگا

Marfat.com

سب سے پہلے تو میں یہ عرض کروں گا کہ مسلمان ہر تکلیف کو برداشت کرسکتا ہے مگر بارگاہ نبوت میں گستاخی کو برداشت نہیں کرسکتا حضور نبی کریم سید عالم تاجدار مدنی جناب احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وبارک وسلم اس لئے دنیا میں تشریف لائے تھے کہ لوگوں کے دلوں کو اللہ اور اس کے رسول کی محبت سے بھر دیں کیونکہ ایمان کا خلاصہ یہی محبت ہے اور حضرات صحابہ کرام علیہم الرضوان اہل بیت اطہار علیہم الرضوان اور حضور ﷺ کے فیض یافتہ حضرات نے اسی حقیقت کا مظاہرہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے نزدیک سرکار ﷺ کی عزت وعظمت کا کیا مقام تھا دنیوی رشتے کوئی حقیقت نہیں رکھتے تھے ان کی نگاہوں میں اس رشتہ کے مقابلے میں جو ان کو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وبارک وسلم سے تھا اور یہی وجہ ہے کہ وہ اسباب دنیا پر بھروسہ نہیں کرتے تھے

کیونکہ ان کے لئے اعتماد کا بنیادی نقطہ بھی حضور ﷺ کی ذات مقدسہ تھی۔

آپ کو یاد ہے غزوہ تبوک کے موقع پر سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنا نصف مال لے آئے اور بارگاہ نبوت میں پیش کر دیا مجاہدین کی خدمت کیلئے اور صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

گھر میں جو کچھ تھا سب کچھ اٹھالائے اور بارگاہ رسالت میں پیش کر دیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وبارک وسلم نے پہلے حضرت عمر فاروق سے فرمایا کہ **ما ابقیت لا**

Marfat.com

هلك يا عمر ؟ اے عمر گھر والوں کیلئے کیا چھوڑ کر آئے ہو عرض کیا میرے آقا ﷺ آدھا مال یہاں حاضر کر دیا اور آدھا مال گھر والوں کیلئے چھوڑ آیا ہوں صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد ہوا **ما ابقيت لا هلك يا ابابكر** ؟ اے ابوبکر تم نے اپنے گھر والوں کیلئے کیا چھوڑا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ **ابقيت لهم الله و رسوله** یہ حدیث کے الفاظ ہیں **ابقيت لهم الله و رسوله** میرے آقا ﷺ میں نے اپنے گھر والوں کیلئے صرف اللہ اور اس کے رسول کو باقی رکھا ہے! صحابہ کرام علیہم الرضوان اعتماد کا بنیادی نقطہ حضور ﷺ کی ذات مقدسہ تھی۔

محبت رسول ﷺ ایمان کی ضمانت ہے۔

مجھے یاد نہیں کہ کتنے واقعات اس قسم کے مروی ہوئے تفصیلات بیان نہیں کر سکتا ایک آدھ بات عرض کرتا ہوں صورت حال یہ تھی کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وبارک وسلم کی پاک بیوی ام المومنین تمام ایمان والوں کی ماں ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان کا نام تھا یہ کون تھیں؟ یہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن تھیں اور حضرت ابوسفیان کی بیٹی تھیں یہ پہلے سے مسلمان ہو چکی تھیں اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ شرف عطا فرمایا کہ حرم نبوت کی برکت عطا فرمائی اور زوجیت رسول مقبول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا شرف ان کو حاصل ہوا اور یہ بڑی عقلمند تھیں اور نہایت ہی پرہیز گار اور اللہ اور اس کے رسول کی محبت سے ان کا سینہ سرشار تھا ان کے باپ ابوسفیان آپ کو معلوم ہے وہ تو مسلمان نہیں ہوئے تھے

Marfat.com

فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہوئے پہلے مسلمان نہیں ہوئے تھے لیکن اپنی بیٹی کے گھر آتے جاتے تھے ام حبیبہ جو حضور ﷺ کی پاک بیوی ہیں اور ابوسفیان کی بیٹی ہیں وہ آتے تھے تو بیٹی کے رشتہ سے آتے تھے جب ابوسفیان آتے حضرت ام حبیبہ کے پاس تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وبارک وسلم کا بستر مبارک جو بچھا ہوا ہوتا تھا پہلے تو جب وہ دیکھتیں کہ باپ آئے جلدی جلدی حضور ﷺ کا بستر لپیٹ دیا اب ابوسفیان کو بڑی تکلیف ہوتی تھی اور وہ کہتے تھے کہ بیٹی دنیا کی بیٹیوں کا قاعدہ ہے کہ باپ آئے تو بستر بچھا دیتی ہیں اور میں آتا ہوں تو تو بستر لپیٹ دیتی ہے تو حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ بات تو آپ کی ٹھیک ہے لیکن یہ بستر وہ ہے کہ جو رحمتہ للعٰلمین کا بستر ہے اور آپ اس قابل نہیں ہیں کہ اس بستر پر بیٹھ سکیں یہ تھی وہ عظمت ومحبت جس کا قرآن نے ذکر کیا اور قرآن نے اعلان کیا کہ لوگو جب تک اللہ اور اس کے رسول تمہیں اپنے تمام عزیز و اقارب، ماں باپ، بہن بھائی، بیوی بچے رشتہ داروں سے زیادہ پیارے اور محبوب نہ ہوں تمہارے مومن ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ابوسفیان باپ ہیں ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مگر جب آئے حضور ﷺ کا بستر لپیٹ دیا اور کہا کہ یہ میرے آقا ﷺ کا بستر ہے یہ اللہ کے پیارے رسول ﷺ کا بستر ہے یہ رحمتہ اللعٰلمین کا بستر ہے آپ میرے باپ ہیں مگر مشرک ہیں اس قابل نہیں کہ اس پر بیٹھ سکیں سبحان اللہ یہ تھی عظمت اور یہ تھی محبت اور یہی ایمان کی ضمانت ہے۔

Marfat.com

صحابہ کرام علیہم الرضوان کا سہارا ہی حضور اکرم ﷺ کی ذات مقدسہ تھی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور ﷺ کے پیارے صحابی ہیں مسلم شریف میں حدیث وارد ہے جس سال خیبر فتح ہوا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمان ہو گئے مگر ان کی ماں بڑی مشرکہ اور اتنی مشرکہ کہ اللہ اکبر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو برا بھلا کہتی رہتی تھیں اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ برداشت کرتے رہتے اور کہتے کہ یہ میری ماں ہے جو کچھ کہتی ہے کہتی رہے لیکن اس نے جب دیکھا کہ میں اس کو کچھ بھی کہوں یہ تو میری بات کا کوئی اثر ہی نہیں لیتا تو ایک دفعہ ایسا ہوا کہ اس نے اپنے کلام کا رخ ایسا پھیرا کہ حضرت ابو ہریرہ نے محسوس کیا کہ اب یہ حد سے تجاوز کرنے والی ہیں اگر ان کی زبان سے میرے آقا ﷺ کی شان کے خلاف کوئی لفظ نکلا تو ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہیں برداشت کرے گا بہت بیقرار ہوئے تلملائے اور حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے عرض کیا میرے آقا ﷺ آپ ہی نے مجھے فرمایا کہ ماں کی خدمت کرتے رہو اگرچہ وہ مشرکہ ہے آپ ہی کے حکم کی تعمیل میں میں ماں کی خدمت کر رہا ہوں لیکن حضور ﷺ اس کی زبان سے آپ کے خلاف کوئی بات نکل گئی تو پھر میں نہیں برداشت کر سکوں گا حضور ﷺ بہتر جانتے ہیں کہ کیا ہوگا تو حضور ﷺ اب تو میری یہی التجا ہے کہ ایک دفعہ آپ دعا فرما دیں کہ میری ماں ایمان لے آئے میرے آقا ﷺ یہ میری التجا ہے کیونکہ اس کی زبان سے کوئی کلمہ آپ کی شان کے خلاف نکلا تو مجھ سے برداشت نہیں ہوگا حدیث پاک

(مسلم شریف)

Marfat.com

میں آتا ہے حالانکہ ماں کو اس حال میں چھوڑ کر گئے تھے کہ نہایت کفر کا غلبہ تھا اور کفر کی تیزی میں اس وقت وہ بوکھلائی ہوئی تھی۔ حدیث میں آتا ہے کہ سرکار ﷺ نے مبارک ہاتھ اٹھائے اور زبان اقدس سے یہ کلمات طیبات ادا فرمائے کہ **اللھم اھد ام ابی ھریرہ** ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت فرمادے **اللھم اھدام ابی ھریرہ** اے اللہ ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت فرمادے یہ کلمات طیبہ سرکار ﷺ کی زبان اقدس سے نکلے ہیں اور حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ ابھی حضور ﷺ نے دعا ختم نہیں فرمائی اپنے مبارک ہاتھوں کو چہرہ انور پر نہیں پھیرا جب ان الفاظ کو میں نے سنا کہ اے اللہ ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت فرمادے تو میں نے کہا کہ حضور ﷺ کے کلمات طیبات رنگ لائے اللہ اکبر پھر کیا ہوا؟ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے گھر کی طرف دوڑے گھر کچھ فاصلے پر تھا دوڑتے دوڑتے ہانپ گئے سانس بے قابو ہو گیا گھر پہنچے دروازہ کھٹکھٹایا کوئی جواب نہیں آیا ایک منٹ انتظار کیا کسی کے نہانے اور غسل کرنے سے جو پانی گرتا ہے تو پانی گرنے کی آواز آرہی ہے تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ذرا توقف کیا تھوڑی دیر انتظار کیا جب کیا تو ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میری ماں تھی جو نہا رہی تھی اور میں نے ذرا انتظار کیا وہ فارغ ہوئی اور ٹھیک کپڑے پہن کر دروازہ کھولا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں خدا کی قسم میرا ایک پاؤں باہر تھا اور ایک اندر تھا ماں کہتی ہیں **اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھدان محمد عبدہ**

Marfat.com

ورسولہ یہ کہا تھا سنئے کیونکہ صحابہ کرام کا سہارا ہی حضور ﷺ کی ذات مقدسہ تھی اور حضور ﷺ کے سہارے پر وہ سب امیدیں لیکر بیٹھے رہتے تھے تو اللہ تعالی اپنے محبوب ﷺ کے غلاموں کی ان امیدوں کو ضائع نہیں فرماتا تھا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور ﷺ کے کلمات طیبات سن کر جو امید لے گئے تھے وہی منظر سامنے آیا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ماں مسلمان ہوگئیں۔ اللہ اکبر میں عرض کر رہا تھا کہ صحابہ کرام ایمان کا پتلا تھے ایمان کا مجسمہ تھے پیکر ایمان تھے اسی لئے وہ ہر چیز برداشت کر سکتے تھے مگر سرکار ﷺ کی شان میں گستاخی برداشت نہیں کرتے تھے خواہ وہ گستاخی کرنے والی ماں بھی کیوں نہ ہو باپ بھی کیوں نہ ہو برداشت نہیں ہوتا تھا۔

ہمارا سرمایہ تو حضور ﷺ کی ذات مقدسہ ہے

میرے عزیزو! میں عرض کر رہا تھا کہ ہمارا سرمایہ تو حضور ﷺ کی ذات مقدسہ ہے ہمارا مبداء حضور ﷺ ہیں منتہا حضور ﷺ ہیں اور حضور ﷺ اول ہیں حضور ﷺ آخر ہیں ہمیں تو خدا بھی ملا ہے تو حضور ﷺ ہی سے ملا ہے حضور ﷺ نہ آتے تو ہمیں خدا کیسے ملتا ہم کیا جانتے ہماری کیا حیثیت تھی ہماری حقیقت کیا تھی ہم کیا تھے کچھ بھی نہ تھے سرکار ﷺ نے ہمیں خدا کی معرفت عطا فرمائی اور حضور ﷺ کی ذات مقدسہ کے ذریعے ہمیں خدا پر ایمان لانا نصیب ہوا اور خدا کی معرفت ہم کو حاصل ہوئی۔

میں یہ عرض کر رہا تھا کہ یہ ایک ایسا نظریہ ہے کہ ایمان اسی پر قائم ہوتا ہے عزیزان گرامی

Marfat.com

یقین فرمایئے کہ حضور ﷺ تاجدار مدنی صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وبارک وسلم سے فیوض و برکات حاصل کرنے والے یہی مومن تھے میں حیران تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو کتنی استقامت اور کس قدر استحکام عطا فرمایا تھا اور کتنی پختگی عطا فرمائی تھی اگر لوگوں کے سامنے کوئی بات کی جائے کہ یہ اہم کام کرلو تو وہ اس کے عواقب ونتائج پر غور کرتے ہیں کہ اس کا انجام کیا ہوگا اس کا نتیجہ کیا نکلے گا اگر کسی اہم کام کیلئے کوئی بات کہی جائے تو لوگ اس کام کے کرنے سے پہلے سوچتے ہیں کہ اگر یہ کام ہم نے کرلیا تو نتیجہ کیا نکلے گا اس کا انجام کیا ہوگا تو اس لئے وہ ایسے اہم کاموں کو انجام دیتے ہوئے ہچکچاتے تھے لیکن میں کیا عرض کروں آپ سے صحابہ کرام علیہم الرضوان نے جب حضور نبی کریم ﷺ کی ذات مقدسہ کو اپنے اعتماد کا نقطہ بنالیا تو یقین کیجئے کہ وہ تمام پس وپیش کے اندیشے سے بالکل فارغ ہوگئے اور انہوں نے کبھی بھی نہیں سوچا کہ حضور ﷺ جو حکم دے رہے ہیں اس پر عمل کرنے کا انجام کیا ہوگا حضور ﷺ جو فرمادیتے ہیں اس کو بجالانے کا انجام کیا ہوگا کیا نتیجہ نکلے گا صحابہ کرام علیہم الرضوان اس بات کو پیش کئے دیتے تھے کہ انجام کچھ بھی ہو کام وہی کرنا ہے جو حضور ﷺ نے فرمایا نتیجہ کچھ بھی ہو کام وہ کرنا ہے جو حضور ﷺ نے فرمایا ہے۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ مجھے یاد پڑتا ہے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کون ہیں؟ یہ حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے ہیں **فلما قضٰی زید منها** حضرت زید کا نام قرآن میں آیا حضور ﷺ کے منہ بولے بیٹے ہیں۔

(سورۃ الاحزاب آیت 37)

Marfat.com

ایک مرد کے دو باپ نہیں ہوا کرتے

یہ اصل میں زید بن حارثہ ہیں حارثہ کے بیٹے زید اور جب سرکار ﷺ نے ان کو اپنا منہ بولا بیٹا بنالیا تو لوگ کہنے لگے زید ابن محمد زید بیٹے محمد ﷺ کے تو حضور ﷺ نے فرمایا ایک رجل کے ایک مرد کے ایک انسان کے دو باپ نہیں ہوا کرتے یہ انسانیت کیلئے نا قابل تصور بات ہے اس لئے یہ غلط ہے زید بن حارثہ کو زید بن محمد کہا جائے قرآن نے فرمایا **ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین** زید کو زید بن محمد کہنے والو سن لو کہ محمد مصطفےٰ ﷺ تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں اور باپ سے مراد بھی بلا واسطہ باپ نہیں ہیں خواہ امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہوں یا خواہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہوں ان کے بھی بلا واسطہ باپ نہیں ہیں۔ کیونکہ امام حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بلا واسطہ باپ تو حضرت علیر ضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں ٹھیک ہے ناں آپ ﷺ تو نانا ہیں اگر حضور ﷺ نے حضرت حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اپنا ابن فرمایا اس لئے کہ سرکار ﷺ کی نسل پاک انہی دونوں سے چلنے والی تھی سرکار ﷺ نے اس بناء پر ابن فرمایا کہ میری نسل تو فاطمہ رضی اللہ عنہ ہی سے چلے گی ناں۔

میرے عزیزو اور دوستو میں عرض کر رہا تھا جب لوگوں نے حضرت زید کو زید بن محمد کہا تو اللہ نے فرمایا **ما کان محمد ابا احد من رجالکم** ان کو زید بن محمد نہ کہو

(سورۃ الاحزاب آیت 40)

Marfat.com

ان کو زید بن حارثہ کہو محمد مصطفےٰ ﷺ بلا واسطہ تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں **ولٰکن رسول الله و خاتم النبین** وہ تو اللہ کے رسول ہیں اور خاتم النبین ہیں ختمیت کی طرف اشارہ فرمادیا وہ کسی مرد کے باپ اس لئے نہیں ہیں کہ وہ خاتم النبیین ہیں۔

بہر حال ہوا یہ کہ حضرت زید حارثہ کے بیٹے تھے اسامہ یہ بڑے محبوب تھے حضور علیہ السلام کے کیونکہ حضور ﷺ نے منہ بولا بیٹا فرمایا اور جب حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے اسامہ ہوئے تو پھر یہ حضور ﷺ کے محبوب ہو گئے بڑے ہی محبوب ہو گئے بلکہ بخاری شریف کی حدیث میں ایک لفظ یہ آیا ہے اسامہ کے بارے میں زید بن حارثہ کے بیٹے کے بارے میں **کان حب رسول الله صلی الله علیه وسلم** اسامہ تو حضور ﷺ کے محبوب تھے۔ لوگوں کو معلوم تھا کہ اسامہ حضور ﷺ کے بہت محبوب ہیں اور محبوبوں کی بات تو پھر مانی جاتی ہے تو کئی سفارش کرانے والے حضرت اسامہ کے پاس آتے کہ اسامہ تم حضور ﷺ کی بارگاہ میں سفارش کر دو۔ ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ ایک بہت شریف خاندان کی لڑکی تھی اتفاق سے اس

سے چوری کا فعل سرزد ہو گیا بتقاضاء بشریت ایک غلطی ہو گئی اب اس کے خاندان والوں نے کہا کہ اگر اس لڑکی کا ہاتھ کٹا تو ہمارے تو خاندان پر بٹہ لگ جائے گا کیونکہ خاندان کی عظمت بڑی چیز ہوتی ہے تو عظمت خاندان تو پارہ پارہ ہو جائیگی تو سب نے کہا کہ بھئی جو

(بخاری شریف)

Marfat.com

بھی اس کا نتیجہ ہے بھگتنے کیلئے تیار ہیں لیکن کسی طرح ہاتھ کٹنے سے نجات مل جائے لوگوں نے کہا کہ بھائی اور کوئی صورت تو ہے نہیں اسامہ کے پاس چلے جاؤ یہ محبوب ہیں حضور ﷺ کے چنانچہ وہ لوگ اسامہ کے پاس آ گئے اور کہا کہ حضور ﷺ معاملہ ایسا ہے خاندانی عظمت کا مسئلہ ہے آپ حضور ﷺ سے سفارش کر دیں کہ اس لڑکی کی کے ہاتھ نہ کاٹے جائیں فاطمہ بن قیس اس کا نام تھا سرکار دو عالم ﷺ کی خدمت میں اسامہ نے عرض کیا کہ آقا یہ بڑے شریف خاندان کی لڑکی ہے غلطی ہوگئی اس سے تو حضور ﷺ یہ استغفار کرتے ہیں یہ لوگ اللہ سے معافی مانگتے ہیں توبہ کرتے ہیں یہ لوگ جو بھی ان پر کوئی نقصان عائد کیا جائے اس کے ادا کرنے کیلئے تیار ہیں لیکن ہاتھ نہ کاٹا جائے سرکار ﷺ کیونکہ خاندانی عظمت پارہ پارہ ہو جائے گی حدیث میں آتا ہے کہ جب حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بات کہی تو رسول اکرم ﷺ کا چہرہ انور سرخ ہو گیا فرمایا یا **اسامة اتشفع فی حد من حدود الله** اے اسامہ اللہ کی حدوں میں سے ایک حد کی تم مجھ سے سفارش کر رہے ہو خدا کی حد نہ لگائیں؟ فرمایا خدا کی قسم پہلے لوگوں کا حال یہ تھا کہ ان میں اگر کوئی غریب چوری کرتا تو اس کے ہاتھ کاٹ دیا کرتے تھے اور اگر کوئی بڑا امیر آدمی چوری کرتا تو اس کے ہاتھ نہیں کاٹتے تھے اور کہتے کہ یہ تو بھئی بڑے شریف خاندان کا ہے اس کے ہاتھ کاٹے تو اس کے خاندان کی عظمت پارہ پارہ ہو جائے گی فرمایا نتیجہ یہ ہوا غریبوں کے ہاتھ کاٹ دیئے

Marfat.com

جاتے تھے اور امیروں کے بڑے بڑے عزت والوں کے ہاتھ نہیں کاٹے جاتے تھے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر اپنا عذاب نازل کیا اور وہ قوم اللہ کے عذاب کی مستحق ہے جو غریبوں پر تو قانون جاری کرے اور امیروں پر نہ کرے فرمایا اے اسامہ کیا کہتے ہو ہو **الله لو سرقت فاطمة لقطعت يدها** یہ فاطمہ تو قیس کی بیٹی ہے اگر محمد ﷺ کی بیٹی فاطمہ سے یہ کام ہوتا تو میں ان کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔

حالانکہ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے متعلق یہ تصور بھی نہیں ہوسکتا اور یہ ایسا ہی ہے جیسے قرآن میں فرمایا **قل ان كان للرحمٰن ولدفانا اول العابدين** میرے پیارے کہہ دو اگر اللہ کا کوئی بیٹا ہو تو سب سے پہلے میں محمد ﷺ اس کی عبادت کرونگا؟ تو یہ بتاؤ حضور ﷺ کسی غیر اللہ کی عبادت کر سکتے ہیں؟ نہیں کر سکتے۔

میرے عزیزو میں سچ کہتا ہوں کہ مصطفےٰ ﷺ کسی غیر اللہ کی عبادت کر سکتے ہیں نہ فاطمہ چوری کر سکتی ہیں مگر بات کیا تھی بات یہ تھی کہ اے اسامہ یہ ممکن نہیں یہ ہو نہیں سکتا کہ میں اللہ کی ایک حد کو چھوڑ دوں محض اس لئے کہ ایک امیر خاندان کی لڑکی ہے اور وہ شرافت نسب رکھتی ہے میں اللہ کی حد قائم نہ کروں یہ ہو نہیں سکتا پہلی قوموں پر خدا کا عذاب اس لئے آیا کہ غریبوں پر حد جاری ہوتی تھی اور بڑے بڑے خاندان والوں پر حد نہیں جاری ہوتی تھی اللہ نے اپنے عذاب میں ان کو ہلاک کر دیا جب سرکار ﷺ نے یہ فرمایا حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لرز گئے بچے تھے چھوٹی عمر تھی لرز گئے اور عرض کیا کہ میرے آقا

(سورۃ زخرف آیت 81)

Marfat.com

ﷺ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے غضب سے پناہ مانگتا ہوں اور اللہ اور اس کے رسول کے غضب سے پناہ مانگتا ہوں۔

سرکار ﷺ نے غلاموں کو آقاؤں سے بھی اونچا کر دیا۔

یہ اسامہ تھے حضور ﷺ نے ایسا بھی کیا ان کے باپ جو زید بن حارثہ تھے وہ غلام ہی تھے ناں؟ ارے حضور ﷺ نے تو غلاموں کو آقاؤں سے اونچا کر دیا مگر تھے تو وہ غلام زید بن حارثہ غلام تھے غزوہ موتہ کے موقع پر میرے آقا ﷺ نے فرمایا کہ زید بن حارثہ کو میں امیر بناتا ہوں لشکر کا کون سے لشکر کا امیر بناتا ہوں؟ جس لشکر میں حضرت علیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھائی حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امیر نہیں بنایا زید بن حارثہ کو امیر بنایا ہاں فرمایا کہ زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہو جائیں تو پھر جعفر بن ابی طالب کو امیر بنانا اور پھر فرمایا اگر جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی شہید ہو جائیں تو عبداللہ بن ابی رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امیر بنا دینا یہ زید بن حارثہ اسامہ کے باپ ہیں حضور ﷺ نے ان کو امیر بنایا، بنایا کے نہیں بنایا سبحان اللہ کیوں بنایا۔ دنیا کو بتا دیا کہ لوگو تم نے غلامی کی رسم کو جاری کیا اور میں غلامی کی رسم کو اس طریقے سے ختم کرنا چاہتا ہوں کہ ساری دنیا کے غلام رکھنے والے دیکھ لیں کہ تم غلاموں کو حقیر جانتے ہو اور میں نے ایک غلام کو شریفوں سے بھی اعلیٰ کر دیا جس لشکر میں جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ موجود ہوں جس لشکر میں عبداللہ بن ابی رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ موجود ہوں اس لشکر میں میں نے زید بن حارثہ

Marfat.com

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امیر بنایا کتنا اونچا مرتبہ کر دیا میرے آقا ﷺ نے!

وہ بغیر شہید ہوئے رہ نہیں سکتا

ایک یہودی کھڑا تھا حضور ﷺ نام لے رہے ہیں زید بن حارثہ شہید ہو جائیں تو جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امیر بنانا جعفر بن ابی طالب شہید ہو جائیں تو عبداللہ بن ابی رواحہ کو امیر بنانا اور اگر عبداللہ بھی شہید ہو جائیں تو مسلمان پھر جس کو چاہیں امیر بنالیں پھر نام نہیں لیا حضور ﷺ نے کسی کا تین نام لئے زید بن حارثہ جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ عبداللہ بن ابی رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہودی سن رہا تھا اس نے کہا کہ نبی ﷺ کی زبان سے جس کیلئے شہید ہونے کا لفظ ادا ہو جائے وہ بغیر شہید ہوئے رہ نہیں سکتا اگر یہ سچے نبی ہیں تو جن جن کا نام لیکر انہوں نے فرمایا ہے کہ اگر یہ شہید ہو جائیں اگر یہ شہید ہو جائیں اگر یہ شہید ہو جائیں تو یہ ضرور شہید ہو جائیں گے اور اگر اللہ کے سچے نبی نہیں ہیں تو شہید نہیں ہوں گے دیکھنا یہ ہے کہ انجام کیا ہوتا ہے یہ لشکر روانہ ہوا موتہ کا شہر جسکا حاکم شرجیل تھا لشکر وہاں پہنچا بڑی جانبازی اور گرم جوشی کے ساتھ اور کمال جذبہ جہاد اور رضاء الٰہی کے جذبے سے اس لشکر نے جہاد کیا جیسا سرکار ﷺ نے فرمایا تھا زید بن حارثہ شہید ہو جائیں۔ حضور ﷺ مدینہ پاک میں مسجد نبوی کے اندر جلوہ گر تھے حضور ﷺ نے فرمایا اور موتہ کا شہر کہاں ہے شام کے علاقہ میں حضور ﷺ نے فرمایا کہ لوگو! سنو! زید بن حارثہ نے امارت کا جھنڈا ہاتھ میں لیا اور وہ مجاہدین کی سربراہی کرتا ہوا اور مجاہدین کی

Marfat.com

قیادت کرتا ہوا اور مجاہدین کی رہنمائی کرتا ہوا میدان جہاد میں آگے بڑھا اتنے کافروں کو قتل کیا اور لیکن میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں کہ میرا زید بن حارثہ شہید ہو گیا اور حضور ﷺ نے زید بن حارثہ کی شہادت کا واقعہ بیان فرمایا اور حضور ﷺ نے گریہ فرمایا اور فرمایا۔ اب مسلمانوں نے امیر بنا لیا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اور فرمایا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بڑی شجاعت اور بہادری کیساتھ جنگ کی اور بڑی تیزی سے وہ لڑے فرمایا اب جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو امارت کا جھنڈا لیکر مجاہدین کی قیادت کر رہے ہیں ان پر کافر ٹوٹ پڑے ان پر حملہ آور ہوئے اور ان کا ایک دہنا بازو کاٹ دیا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ جھنڈا بائیں ہاتھ میں لے لیا تو ان کافروں نے ان کا دوسرا بازو بھی کاٹ دیا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مونڈھے اور گردن کے درمیان امارت کے جھنڈے کو دبا لیا اور دشمنوں نے ان کی گردن کو بھی کاٹ دیا اور فرمایا اللہ نے جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان دو بازوؤں کی جگہ جنتی دو پر عطا فرمائے ہیں وہ جہاں چاہتے ہیں طیران فرماتے ہیں فرمایا اب مجاہدین نے ۔۔۔۔۔ عبداللہ بن ابی رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امیر بنایا اور عبداللہ بن ابی رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑی بے جگری کیساتھ لڑے اور انہوں نے کافروں کو تہ تیغ کیا اور کافروں نے یک دم حملہ کر کے ان کو بھی شہید کر دیا تینوں شہید ہو گئے حضور ﷺ مدینہ پاک میں بیٹھ کر یہ واقعہ بیان فرما رہے ہیں اور یہ جہاد کہاں ہو رہا ہے؟ یہ موتہ کے شہر میں ہو رہا ہے، حضور

Marfat.com

ﷺ نے فرمایا یہ خبر تو میں نے سب کو دیدی جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو شہید ہو گئے ان کے گھر والے بڑے غمگین ہوں گے فرمایا اب وہ اپنے کھانے پینے کا انتظام نہیں کر سکیں گے تو حضور ﷺ نے فرمایا جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر والے غم میں مبتلا ہیں لوگو! ان کے گھر والوں کیلئے کھانے کا انتظام کرو اس کے بعد فرمایا اے لوگو سنو! یہ تینوں شہید ہو گئے زید بن حارثہ شہید ہو گئے جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہو گئے عبداللہ بن ابی رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہو گئے اب مسلمانوں نے اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار کو اپنا امیر بنایا جس کا نام حضور ﷺ نے نہیں لیا تھا اب حضور ﷺ لے رہیں ہیں نام اور وہ سیف اللہ ہے اللہ کی تلوار وہ کون ہیں؟ وہ خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور فرمایا **یفتح اللہ علٰی یدیہ** اس کے ہاتھ پر اللہ میدان جنگ کو فتح کر دے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب امیر بنے تو یہ شہید نہیں ہوئے انہوں نے کفار کو بے پناہ قتل کیا اور نتیجہ یہ ہوا کہ یہ جنگ فتح ہوئی خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر یہ میدان فتح ہوا اور زبان رسالت نے جو کچھ فرمایا تھا وہی ہو کر رہا غرض یہ کہ جب لشکر واپس آیا اور لشکر نے بھی سارا حال بتایا تو لوگوں نے کہا جو تمہارے ساتھ وہاں ہو رہا تھا حضور ﷺ نے ہمیں یہاں بتا دیا۔

اے نگاہ نبوت تجھ پر کروڑوں سلام اے نگاہ رسالت تجھ پر کروڑوں سلام لوگ کچھ سمجھتے ہیں مگر حقیقت کچھ ہوتی ہے لوگ سمجھے حضور ﷺ کی نظر ہم پر ہے لیکن ہم پر ہی نہیں حضور

Marfat.com

ﷺ کی نظر ہر ایک پر ہے اب کیا ہوگا؟ جو لوگ کہتے ہیں دور کی بات سننا اور دور کی باتوں کو دیکھنا یہ فقط اللہ کی شان ہے اللہ کے علاوہ اگر کوئی کسی اور کے لئے دور کی بات سننا اور دیکھنا ثابت کرے تو وہ مشرک ہے جو لوگ یہ کہتے ہیں وہ غلطی پر ہیں۔ دور کی بات سننا اور دیکھنا یہ حضور ﷺ کا بھی خاصہ ہے

جس بات کا حکم حضور ﷺ دیں ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسے مسترد نہیں کر سکتا۔ اب بتائیں یہ فتویٰ کہاں گیا۔ یہ حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کے باپ زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے اور جن کو حضور ﷺ نے امیر بنایا تھا جب حضور ﷺ کے وصال کا آخری وقت آیا تو سرکار ﷺ نے فرمایا میں ایک لشکر تیار کرتا ہوں اور تقریباً سات سو مجاہدین پر وہ لشکر حضور ﷺ نے مرتب فرمایا اور شام کی طرف عیسائیوں کے مقابلے میں جہاد کیلئے حضور ﷺ نے اس لشکر کو روانہ ہونے کا حکم دیا اور اس کا امیر زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے اسامہ کو بنایا جب حضور ﷺ نے زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امیر بنایا تھا تو بعض لوگوں نے اس وقت بھی نکتہ چینی کی تھی کہ دیکھو غلام کو امیر بنا دیا اور نکتہ چینی کرنے والے کون تھے وہی لوگ تھے جو کوتاہ دین تھے جو منصب رسالت کو نہیں پہچانتے تھے وہ کلمہ ضرور پڑھتے تھے مگر ان کا دل ایمان سے محروم تھا ان لوگوں نے نکتہ چینی کی تھی جب حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو امیر بنایا تو کہا گیا کہ ایک بچے کو امیر بنا دیا سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ ان کے باپ کو جب میں نے امیر بنایا تھا تب بھی نکتہ

Marfat.com

چینی کرنے والوں نے نکتہ چینی کی تھی کہ ان کے باپ امیر ہونے کے لائق تھے تو میں نے ان کو امیر بنایا اور آج اسامہ کو امیر بنا رہا ہوں لوگ ان کے بارے میں نکتہ چینی کر رہے ہیں میں نے اسی کو امیر بنایا کہ جو امیر بننے کے لائق ہے حضور ﷺ نے فرمایا کہ اس لشکر کو روانہ کرو حضور ﷺ کی بیماری بڑھتی گئی حضور ﷺ کا بخار تیز ہوتا گیا حضور بار بار فرماتے گئے اسامہ کے لشکر کو تیار کر کے روانہ کرو یہاں تک کہ لشکر روانہ بھی ہو گیا ابھی مدینے سے باہر نکلا تھا حضور کی تکلیف زیادہ ہو گئی جب خبر پہنچی تو لشکر واپس آ گیا یہاں تک کہ حضور ﷺ وصال فرما گئے لشکر اسامہ نہیں جا سکا سرکار ﷺ وصال فرما گئے۔ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب خلیفہ منتخب ہوئے تو لوگوں نے بتایا کہ حضور اب فلاں فلاں قبیلہ والے مرتد ہو گئے جو اسلام لائے تھے جو مسلمانوں میں شامل ہوئے تھے اور عرب کے بڑے بڑے قبیلوں میں ارتداد کی آگ بھڑک اٹھی ہے اور کچھ لوگوں نے زکوٰۃ دینے سے بھی انکار کر دیا ہے عظیم فتنہ کھڑا ہو گیا ہے ایسے موقع پر وہ مرتدین مدینہ پر چڑھائی کر کے آئیں تو لوگ مصروف ہیں لوگ سوچ رہے تھے کہ حضور ﷺ کا سایہ ہم سے اٹھ چکا ہے تو اس لئے یہ اسامہ کا لشکر جو سات سو مجاہدین پر مشتمل ہے اگر مدینہ سے ہم نے اس کو باہر بھیج دیا تو مدینہ کی حفاظت کیلئے ہمارے پاس طاقت بھی نہیں رہے گی لہٰذا اسامہ کے لشکر کو مدینہ سے روانہ کیا جائے مگر بعد میں کیا جائے جب مدینہ کے حالات سازگار ہو جائیں تو پھر اسامہ کا لشکر روانہ کیا جائے حضور ﷺ کے حکم کی تعمیل ہو جائیگی لیکن

Marfat.com

یہ وقت نہیں ہے اسامہ کا لشکر بھیجنے کیلئے مناسب نہیں ہے کیونکہ اس وقت ہم مسلمان بے سہارا ہو گئے حضور ﷺ کی شان کا کیا مقابلہ کر سکتے ہیں لیکن پھر بھی آپ ﷺ نے دیکھ لیا ہم اگر طاقت باہر بھیج دیں مدینہ کا دفاع کون کریگا صدیق اکبرؓ نے کیا جواب دیا؟

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر جنگل کے درندے ہماری عورتوں کی بوٹیاں نوچ کر لے جائیں کچھ بھی ہو جائے جس بات کا حضور ﷺ حکم دیں ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسے روک نہیں سکتا اور اسے مسترد نہیں کر سکتا ہماری عورتوں کی بوٹیاں اگر شیر چیتے۔ بھیڑیئے درندے نوچ کر لے جائیں تو حضور ﷺ جو بھی حکم دے گئے ابو بکر اسے ملتوی نہیں کر سکتا اسامہ کا لشکر روانہ ہوگا کیونکہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وبارک وسلم اس کی روانگی کا حکم دے گئے ہیں۔ حالانکہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اس لشکر میں شامل تھے لیکن خلافت کی ذمہ داری آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر آ گئی لہٰذا اسامہ کے لشکر کو روانہ کرنے کیلئے خود صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینے سے نکلے اور اتنی دور گئے کہ لوگوں نے سمجھا شاید صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی لشکر میں روانہ ہو گئے لوگوں نے کہا ارے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی روانہ ہو گئے تو پھر بتاؤ یہاں کیا رہیگا۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں لشکر کو روانہ کرنے کیلئے جا رہا تھا جو خدمت میرے ذمہ لگائی گئی ہے میں اس کے انجام دینے کیلئے حاضر ہوں چنانچہ وہ لشکر روانہ ہو گیا اور خدا کی شان دیکھئے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیاسی بصیرت کا بھی

Marfat.com

اندازہ کیجئے جو عرب کے مرتد قبیلے مدینہ پر حملہ کرنے کیلئے چڑھائی کر رہے تھے حضور ﷺ کی وفات کے بعد انہی قبیلوں سے وہ لشکر ہو کر گذرا ان قبیلوں نے جب یہ دیکھا بھائی اتنا بڑا لشکر ایسے موقع پر مدینہ سے باہر جا رہا ہے جو وقت باہر جانے کا ہے ہی نہیں اور مسلمانوں کو معلوم ہے ارتداد کا فتنہ پھیل گیا اور قبائل مرتد ہونے لگ گئے اور لوگ مدینہ پر چڑھائی کرنے کی تیاریاں کر رہے ہیں ایسے وقت میں اتنا بڑا لشکر مدینہ سے باہر بھیج دیا مسلمانوں سے وہ توقع تو نہیں ہے کہ مدینہ کو بالکل خالی کر دیں فوجی طاقت سے ایسا وقت تو نہیں ہے معلوم ایسا ہوتا ہے کہ جس قوم نے اتنی بڑی طاقت باہر بھیج دی تو مدینہ کے دفاع کیلئے تو اس سے بہت بڑی طاقت کو موقوف کر کے رکھا ہوگا انہوں نے سوچا کہ ہم تو اس لشکر کا بھی مقابلہ نہیں کر سکتے اب اگر ہم مدینہ جائیں چڑھائی کر کے تو حقیقتاً وہاں تو اس سے زیادہ قوت ہوگی تو ہم کیا کریں گے ہم تو قتل ہو جائیں گے لہٰذا نتیجہ یہ ہوا کہ اسامہ کے لشکر کو دیکھ کر سب مرعوب ہو گئے اور سب کے ارادے خاک میں مل گئے سب اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے کسی کو جرات نہ ہوئی مدینہ کی طرف رخ کرنے کی اور یہ لشکر گیا بڑی شان و شوکت کیساتھ گیا بڑے جاہ و جلال کیساتھ گیا بڑے جاہ و جلال کے ساتھ فتح و نصرت کے پرچم لہراتا ہوا مدینہ واپس آیا۔

میرے عزیزو اور میرے دوستو میں عرض یہ کر رہا تھا کہ ہمارا تو سرمایہ مصطفیٰ ﷺ کی ذات پاک ہے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور ﷺ ہی کو اپنا سرمایہ قرار دیا اور یہ اپنے اعتماد کا

Marfat.com

آخری نقطہ حضور ﷺ کی ذات پاک کو قرار دیا۔

اب افسوس ان لوگوں پر اور قوموں پر کہ جو مصطفیٰ ﷺ کے کمالات پر نکتہ چینی کرتے ہیں میرے عزیزو ہماری تو ابتداء اور انتہا حضور ﷺ ہی ہیں اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جس بات کو حضور ﷺ نے ہمارے لئے متعین فرما دیا اسی میں ہماری خیر ہے اسی میں ہمارے لئے نجات ہے اور وہی باعث برکت ہے۔

درود شریف: اللھم صل علٰی سیدنا و مولانا محمد واٰلہ وسلم

مسئلہ میری عمر سترہ اٹھارہ سال ہے میں نے داڑھی رکھنے کا پختہ ارادہ کیا تھا اماں جان منع کرتی ہیں! ادھر لوگ منع کرتے ہیں کہ داڑھی مت رکھو ادھر امی جان منع کرتی ہیں کہ داڑھی مت رکھو اور یہ کہہ رہی ہیں کہ داڑھی منڈوا دو میں اپنی ماں کے آگے تو سر اٹھا نہیں سکتا اب آپ بتائیں کہ میں داڑھی منڈوا دوں یا نہ منڈواؤں؟

جواب

عظمت رسول ﷺ کے سامنے آپ نے ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کردار سن لیا ادھر باپ ہیں اور ادھر عظمت رسول ﷺ ہے حضور ﷺ کے بستر کو لپیٹ دیا اور کہا باپ ضرور ہو مگر مصطفیٰ ﷺ کے بستر پر بیٹھنے کے قابل نہیں ہو حضور علیہ السلام نے فرمایا **لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق** فرمایا کوئی بھی مخلوق ہو خواہ ماں ہو یا باپ

Marfat.com

بھائی ہو کوئی بھی ہو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم کے خلاف کوئی تم کو حکم دے تو تمہارا فرض ہے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم کو مانو باقی سب کو فوراً ٹھکرا دو۔

اللھم ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار اے اللہ ہمیں اپنے محبوب ﷺ کے احکام پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما اے اللہ اپنے محبوب ﷺ کی محبت و عظمت سے ہمارے دلوں کو بھر دے اللہ ہمارا سرمایہ تو نے اپنا محبوب ﷺ دیا اور تو نے سرمایہ ہمیں عطا فرمایا ہے الٰہی ہمیں نبی کریم ﷺ کی قدر کی توفیق عطا فرما اور یہ سرمایہ ہمارے ساتھ رہے اے اللہ ہمارے دل میں تیرے محبوب ﷺ کی محبت پیدا ہو جائے **وآخر دعوٰنا انالحمدللہ رب العٰلمین**

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب نمبر 11

لفظ شاہد کی تحقیق وتشریح

ضیغم اسلام بیہقی عصر امام اہل سنت علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے عیدگاہ ملتان شریف میں جمعتہ المبارک کے موقع پے لفظ شاہد پر ادیبانہ محققانہ خطاب فرمایا اور سوالات کے علمی جوابات ارشاد فرمائے۔

Marfat.com

دھنک

صفحہ نمبر

لفظ شاہد کے معنی اور مفہوم ____ 271

بندوں کے شاہد ہمارے سامنے اور
ہمارے شاہد بندوں کے سامنے ____ 273

بارگاہ ربوبت میں ہر آن حضور ﷺ حاضر ہیں ____ 274

نماز تو بارگاہ الٰہی میں حاضری کا نام ہے ____ 275

کائنات کی کوئی بھی چیز حضور ﷺ پر پوشیدہ نہیں ____ 277

لوگ قرآن وحدیث کو اپنی طرف کھینچتے ہیں ____ 280

حالت نماز کے بعد کیا مقام ہوگا ____ 281

سیّدنا صدیق اکبرؓ امت مسلمہ میں سب سے افضل ہیں ____ 282

صحیح ترجمہ ____ 284

اللہ تعالیٰ مجھے اس دن زندہ نہ رکھے ____ 285

Marfat.com

الحمد لله الحمد لله نحمده و نستعينه و نستغفره و نومن به ونتوكل عليه و نعوذ بالله من شرور انفسنا و من سيئات اعمالنا من يهديه الله فلا مضلله ومن يضلله فلا هادی له و نشهد ان لا الٰه الا اللـه وحده لا شريك له ونشهدان سيدنا وسندنا ونبينا و حبيبنا و كريمنا و روفنا و رحيمنا ومولانا و ملجانا وماوٰنا محمد عبده و رسوله اما بعد فاعوذ بالله من الشيطٰن الرجيم بسم الله الرحمٰن الرحيم يا يها النبی انا ارسلنٰك شاهداً و مبشراً ونذيرا صدق الله العظيم و صدق رسوله النبی الكريم الامين و نحن علٰی ذٰالك لمن الشاهدين واٰ شاكرين والحمد لله رب العٰلمين ان الله وملٰئكة يصلون على النبی يا ايهاالذين اٰمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما اللهم صل علٰی سيدنا ومولانا محمد وعلٰی آل سيدنا و مولانا محمد وبارك وسلم وصل عليه۔

محترم حضرات! یہ صفر کے مہینہ کے آخری ایام ہیں آپ دعا کریں کہ یہ مہینہ خیریت سے گذرے اور اللہ تعالیٰ اگلا مہینہ بھی خیریت سے لائے اور خصوصی طور پر دعا فرمائیں کہ

(سورۃ احزاب 45)

Marfat.com

اللہ تعالیٰ یہ پندرھویں صدی عالم اسلام کیلئے اپنے دامن میں بیشمار خیر و برکت کو لیکر آئے اور اللہ تعالیٰ پاکستان کو دشمنان پاکستان سے بچائے جو حالات اس وقت میرے سامنے ہیں نہایت ہی پریشان کن ہیں اور میں سر نیاز جھکا کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو کر دعا کرتا ہوں کہ الٰہی آنے والی پریشانیوں سے ہم کو بچالے اور اپنا کرم فرمادے جو لوگ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ کچھ مناقشہ رکھتے ہیں تو میں ان سے عرض کروں گا کہ وہ مناقشہ ختم کردیں اور ذاتیات کو چھوڑ دیں اور بہت بڑی مصیبت سے بچنے کی کوشش کریں اللہ تعالیٰ ہم کو بہت بڑی مصیبت سے بچائے اور یقین کیجئے کہ جب کبھی کوئی مصیبت آتی ہے تو جو آپس کی رنجشیں ہوتی ہیں وہ سب فراموش ہو جاتی ہیں اور اس وقت سب لوگ مل کر بڑی مصیبت کو دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو اس لئے اب بھی مسلمان ایک دوسرے سے جو رنجشیں رکھتے ہیں وہ دور کردیں اور لوگ بڑی مصیبت سے بچنے کی کوشش کریں اور اللہ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے (آمین آمین اللھم آمین)

لفظ شاہد کے معنی اور مفہوم

قرآن پاک کی ایک آیت پڑھی اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے **یا ایھا النبی انا ارسلنٰك شاھداً** اے مسند نبوت پر جلوہ گر ہونیوالے محبوب ﷺ اے نبی محترم ﷺ اے نبی معظم ﷺ اے غیب کی خبریں سنانے والے محبوب ﷺ **انا**

(سورۃ احزاب)

Marfat.com

ارسلنٰك شاهدا بے شک ہم نے آپ کو شاہد بنا کر بھیجا اللہ تعالیٰ جل جلالہ وعم نوالہ نے جب کائنات کو پیدا فرمایا تو خدا نے اس بات کو پسند فرمایا کہ لوگ اللہ کو پہچانیں اور اللہ کی عبادت کریں اور اس کی خوشنودی حاصل کریں جب کائنات کو پیدا فرمایا تو اللہ کی مرضی ہوئی کہ لوگ مجھے جانیں مجھے پہچانیں میری عبادت کریں اور میری خوشنودی حاصل کریں تو اب ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اس رضا کو ہم عملی جامہ نہیں پہنا سکتے جب تک کہ یا تو خود خدا کو ہم اپنے عقل وحواس سے معلوم کریں اور خدا ہمارے سامنے موجود ہو یا یہ کہ اس کا کوئی نمائندہ ہمارے سامنے موجود ہو تو خدا تو اس بات سے پاک ہے کہ وہ ہمارے سامنے کھلم کھلا موجود ہو اس لئے کہ وہ لامتناہی ہے وہ لامحدود ہے وہ حد سے پاک ہے ہمارے سامنے کھلم کھلا جو چیز آ سکتی ہے وہ وہی ہو سکتی ہے جس کی کوئی حد ہو جس کی کوئی ابتداء ہو جس کی کوئی انتہاء ہو وہ کہیں سے شروع ہو کر کہیں پہ ختم ہو تو جب تک کوئی محبوب چیز نہ ہو ہمارا ادراک نہیں ہو سکتا ہم چاند کو دیکھتے ہیں ہماری نگاہیں اس کا احاطہ کر لیتی ہیں سورج کو دیکھتے ہیں ہماری نگاہیں اس کا احاطہ کر لیتی ہیں آسمان کو دیکھتے ہیں ہماری نگاہیں اس کا احاطہ کر لیتی ہیں زمین کو دیکھتے ہیں درخت کو دیکھتے ہیں انسان انسان کو دیکھتا ہے انسان حیوان کو دیکھتا ہے کوئی عمارتوں کو دیکھتا ہے کوئی کسی اور چیز کو دیکھتا ہے جس چیز کو آپ دیکھتے ہیں آپ کی نگاہیں جس حصہ پر پڑتی ہیں اس حصہ کا احاطہ کر لیتی ہیں آسمان کا جو حصہ مجھے نظر آیا ہے میری نگائیں اس حصہ کا احاطہ کئے ہوئے ہیں تو اللہ تو حصہ

Marfat.com

سے پاک ہے کس کی نگاہ اس کا احاطہ کر یگی میں نے چاند کو دیکھا پورا چاند میری نظروں کے جھرمٹ میں آ گیا اللہ اس سے پاک ہے کہ کوئی اس کو جھولی میں لے لے تو جب صورتحال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کائنات کو اس لئے پیدا کیا کہ لوگ اللہ کو جانیں اور پہچانیں اور لوگ اللہ کی عبادت کریں اور اللہ کی خوشنودی حاصل کریں تو یہ ممکن نہیں کہ جب تک کہ اللہ سے ان کا کوئی قریب کا رابطہ نہ ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کو نہ دیکھیں اور اللہ تعالیٰ کو نہ جانیں اس وقت تک کس طرح وہ اللہ کی عبادت کریں گے اور کیونکر اس کی خوشنودی حاصل کریں گے اور کیسے اس کو پہچانیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا **یا ایھا النبی انا ارسلنٰك شاھدا** اے پیارے نبی اے مسند نبوت پر جلوہ گر ہونے والے اے نبی محترم ﷺ اے نبی معظم ﷺ اے غیب کی خبریں دینے والے محبوب ﷺ ہم تو اس بات سے پاک ہیں کہ کسی کے احاطہ میں آ جائیں اور کوئی ہمارا ادراک کرے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہمارا ادراک تو کوئی نہیں کر سکتا تو اب کیونکر وہ ہماری عبادت کرے کیونکر ہمیں جانے کیوں کر ہمیں پہچانے کس طرح ہماری خوشنودی حاصل کرے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا **انا ارسلنٰك شاھداً** پیارے ہم نے آپ کو شاہد بنا کر بھیجا شاہد کیا ہے؟

بندوں کے شاہد ہمارے سامنے ہمارے شاہد بندوں کے سامنے

شاہد کہتے ہیں گواہ کو کس کا گواہ؟ تو یہ نہیں فرمایا کہ میں نے کس کا گواہ بنا کر بھیجا؟ **انا**

Marfat.com

ارسلنٰك شاهداً پیارے میں نے تجھے شاہد بنا دیا تو شاہد ہے تو گواہ ہے کس کا شاہد ہے کس کا گواہ ہے؟ یہ نہیں فرمایا کیوں؟ اس کی وجہ یہ تھی کہ ایک طرف معبود ہے ایک طرف عبد ہے ایک طرف خالق ہے ایک طرف مخلوق ہے ادھر ممکن ہے ادھر واجب ہے ادھر حادث ہے ادھر قدیم ہے ادھر محدود ہے ادھر لامحدود ہے، ادھر بندہ ہے، ادھر خدا ہے تو اب شاہد وہ ہونا چاہیے کہ وہ بندے کا شاہد ہو معبود کی بارگاہ میں اور معبود کا شاہد بندے کے سامنے تو اس وجہ سے حضور ﷺ کے شاہد ہونے کو ایک جہت کے ساتھ مقید نہیں فرمایا میرے محبوب ﷺ! ہم نے آپ کو شاہد بنا کر بھیجا آپ شاہد ہیں کس کے شاہد ہیں بندوں کے شاہد ہمارے سامنے ہیں اور ہمارے شاہد بندوں کے سامنے ہیں۔

بارگاہ ربوبیت میں ہر آن حضور ﷺ حاضر ہیں

اگر آپ ﷺ کو ہم اپنا شاہد نہ بنائیں تو بندوں کو ہماری معرفت کیسے ہو گی تو ہم نے آپ ﷺ کو اپنا شاہد بنایا شاھد کہتے ہیں گواہ کو! گواہ وہ ہوتا ہے جو موقع پر حاضر ہو وہی گواہ ہوتا ہے اور جو موقع پر حاضر ہی نہ ہو وہ کہے میں گواہ ہوں! آپ کہیں گے تم کیسے گواہ ہو موقع پر تو تم حاضر ہی نہیں تھے تو کیا مطلب ہوا جب شاہد ہوئے تو جس کے شاہد ہوں گے جہاں کے شاہد ہونگے جس پر شاہد ہونگے ایمان سے کہنا موقع پر حاضر ہوں گے یا نہیں ہونگے جو موقع پر حاضر نہ ہو وہ گواہ کیسا؟

ایک بات عرض کر دوں آپ سے حضور اکرم ﷺ کی شان یہ ہے کہ میرے آقا شاہد ہیں

Marfat.com

کیا مطلب؟ اللہ کی بارگاہ ربوبیت میں ہر آن حضور ﷺ حاضر ہیں اور ایک آن بھی ایسی نہیں ہوئی جس آن میں حضور ﷺ اللہ کی بارگاہ ربوبیت میں حاضر نہ ہوں یہی وجہ ہے جب آپ نماز پڑھنے بیٹھتے ہیں تو کیا کہتے ہیں السلام علیک ایھا النبی ایمان سے کہنا نماز پڑھنے والا کہاں حاضر ہوتا ہے خدا کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہے ایاک نعبد کس کو کہتا ہے خدا کو ایاک نستعین کسے کہتے ہیں خدا کو تو خدا کی بارگاہ میں حاضر ہے جبھی تو اسی سے مدد مانگتا ہے جبھی تو وہ خدا کو کہتا ہے کہ ہم تیری عبادت کرتے ہیں تو خدا کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہے کون؟ جو نماز پڑھتا ہے جب اس نے اللہ اکبر کہا تو وہ خدا کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا تو جس کی بارگاہ میں حاضر ہے خطاب اسی کو کر سکتا ہے نا اور جہاں حاضر نہیں جس کی بارگاہ میں حاضر ہی نہیں ہے تو اس کو اگر خطاب کریگا تو اس کا مطلب ہے کہ اس کی بارگاہ سے منہ موڑ کے دوسرے کی طرف رخ کرے تو اس سے خطاب کرے، یہی وجہ ہے کہ اگر نماز میں کوئی شخص کسی کو سلام کرے تو وہ کہے وعلیکم السلام تو نماز ٹوٹ گئی کیوں؟

نماز تو بارگاہ الٰہی میں حاضری کا نام ہے

جب وعلیکم السلام کہا تو اس نے خدا کی بارگاہ سے اپنے حضور کو ختم کر لیا دوسری طرف حاضر ہو گیا، اور نماز تو خدا کی بارگاہ میں حاضری کا نام ہے یہی وجہ ہے کہ وہ نماز میں کسی کو خطاب کر کے السلام علیکم یا فلاں نہیں کہہ سکتا خواہ وہ اس کا باپ ہو خواہ اس کا بیٹا ہو خواہ اس کا استاد ہو یا اس کا پیر و مرشد ہو اس کا حاکم ہو اس کا کوئی بھی قریبی ہو بعیدی ہو کوئی بھی

Marfat.com

ہو وہ السلام علیک یا فلاں نہیں کہہ سکتا کیوں نہیں کہہ سکتا اس لئے کہ جب وہ السلام علیک کسی کو مخاطب کر کے کہے گا خدا کی بارگاہ سے ہٹ کر وہ دوسرے کی بارگاہ کی طرف متوجہ ہوگا اور خدا کی بارگاہ سے ہٹنا یہ تو نماز کو ختم کرنا ہے کیونکہ نماز تو ہے ہی خدا کی بارگاہ کی حاضری کا نام۔ نتیجہ کیا نکلا کہ جو شخص نماز میں کسی ''بشر،، کو مخاطب کر کے سلام کریگا اس کی نماز فاسد ہو جائیگی تو اب چاہیے کہ حضور ﷺ کو مخاطب کرنے سے بھی نماز فاسد ہو جائے مگر میں کیا کہوں آپ سے اگر نماز میں کسی دوسرے کو خطاب کرو تو نماز باطل ہوتی ہے اور جب تک رسول ﷺ کو خطاب نہ کرو تو نماز ہوتی ہی نہیں!

سنئے امام شعرانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اور امام قسطلانی شارح بخاری اور ان تمام علماء عارفین اور علماء اہل حق نے علماء اہل سنت نے علامہ ابن حجر عسقلانی شارح بخاری، علامہ بدرالدین عینی شارح بخاری امام قسطلانی شارح بخاری اور ان تمام علماء اہل سنت نے صاف صاف کہا کہ یہ جب السلام علیک ایھا النبی کہتا ہے تو اس لئے کہتا ہے **فانہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم لا یفارق حضرت اللہ ابدا** حضور اللہ کی بارگاہ سے کبھی ایک آن جدا ہوتے ہی نہیں سرکار ﷺ ہر آن اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہیں حاضر ہیں! کس پر حاضر ہیں؟

جس کے وہ شاہد ہیں حضور ﷺ اللہ کے شاہد ہیں یا نہیں ہیں؟ ایک آن کیلئے بھی حضور ﷺ اللہ کی بارگاہ سے جدا ہوتے ہی نہیں یہی وجہ ہے کہ جس وقت بھی کوئی نمازی نماز پڑھے

(ارشاد الساری فتح الباری)

Marfat.com

جہاں بھی کوئی نماز پڑھے جو وقت ہو جو مقام ہو جو جگہ ہو کوئی وقت ایسا نہیں ہے کہ جس وقت کوئی نہ کوئی نمازی کہیں نہ کہیں نماز نہ پڑھ رہا ہو ٹھیک ہے نا، اور جب وہ نماز پڑھ رہا ہے تو کہے گا ''السلام علیک ایھا النبی،، تو معلوم ہوا کہ چوبیس گھنٹہ میں ایک آن ایسی نہیں آتی کہ جس آن میں حضور ﷺ اللہ کی بارگاہ میں حاضر نہ ہوں، یہ وہی ذات پاک ہے، سرکار ﷺ کی کہ ہر آن اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہیں اور یہی وجہ ہے کہ جب نمازی نماز پڑھتا ہے تو کہتا ہے ''السلام علیک ایھا النبی،، اے نبی ﷺ آپ پر سلام ہو پھر وہ حضرت الوہیت میں حاضر ہیں اور جب تک کوئی کہیں حاضر نہ ہو وہاں کا گواہ نہیں ہو سکتا۔

اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہونیکی بنیاد پر حضور ﷺ اللہ کے گواہ ہوئے اور اس کی دلیل آپ کے سامنے آ گئی۔ اب یہ ہے کہ حضور ﷺ بندے کے بھی گواہ ہیں خدا کی بارگاہ میں تو اگر اللہ کی بارگاہ میں ہر وقت حاضر ہوں تو بندے پر بھی تو ہر وقت حاضر ہوں گے اگر نہ ہوں تو کس طرح گواہی دیں گے موقع پر جب تک حاضر نہ ہو تو گواہ ہو نہیں سکتے۔

کائنات کی کوئی بھی چیز حضور ﷺ پر پوشیدہ نہیں

میں ایک بات آپ کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ حضور تاجدار مدنی جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی شان یہ ہے میں نے ایک حدیث بارہا مرتبہ آپ کو سنائی مشکوٰۃ شریف میں بھی ہے، مسند امام احمد میں بھی ہے صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں بھی ہے اب افسوس ہے کہ لوگ اپنے اعتقاد کی طرف قرآن اور حدیث کو کھینچ کر لے جاتے ہیں خود نہیں کھچتے مگر قرآن اور حدیث کو

(صحیح بخاری صحیح مسلم)

Marfat.com

کھینچ کر وہاں لاتے ہیں جہاں وہ خود ہیں، ارے چاہیے تو یہ تھا کہ جہاں قرآن وحدیث ہے وہاں خود کھنچ کر چلے جاتے مگر یہ قرآن وحدیث کو کھینچ لائے ہیں کہاں؟ جہاں وہ خود کھڑے ہیں اللہ اکبر۔

حدیث یہ ہے حضور سرور عالم تاجدار مدنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ واصحابہ وبارک وسلم ایک مرتبہ ظہر یا عصر کی نماز پڑھا رہے تھے حدیث میں آتا ہے **وفی مؤخر الصفوف رجل فعلا ینافی الصلٰوۃ** سب سے پچھلی صف میں ایک ایسا آدمی تھا جس نے ایسا کام کیا جو نماز میں کرنا نہیں چاہیے تو تھا اس کی وجہ یہ تھی کہ ابھی ابتداء اسلام کا زمانہ تھا ابھی احکام پورے نازل بھی نہیں ہوئے تھے اور جو نازل ہوئے تھے وہ پوری طرح لوگوں تک پہنچے بھی نہیں تھے اور جن لوگوں تک پہنچے تھے ان میں ابھی تک پورے راسخ بھی نہیں ہوئے تھے کیونکہ ابتداء اسلام کا دور تھا تو کسی نے ایسا کام کیا جو نماز میں کرنا نہیں جاہیے تھا وہ کہاں تھا **وفی مؤخر الصفوف** سب سے پچھلی صف میں جب حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ واصحابہ وبارک وسلم نماز سے فارغ ہوئے حضور ﷺ نے سلام پھیرا تو حضور ﷺ نے اسی شخص کو بلایا جو سب سے پچھلی صف میں تھا اسی کو بلایا اور بلا کر فرمایا کہ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ جو کچھ تم کر رہے تھے تو وہ مجھ پر پوشیدہ ہے؟ تو حضور ﷺ نے جو کلمات طیبات ارشاد فرمائے میں وہی کلمات طیبات نقل کئے دیتا ہوں فرمایا **فواللہ لا یخفٰی علٰی رکوعکم ولا خشوعکم فواللہ انی لا رٰی کم**

Marfat.com

من خلفی کما اری کم من بین یدی فرمایا خدا کی قسم نہ تمہارا رکوع مجھ پر چھپا ہوا ہے اور یہاں تک کہ وہ ولا خشوعکم تمہارے دل میں جو خشوع کی کیفیت وہ بھی مجھ پر چھپی ہوئی نہیں ہے۔ فواللہ خدا کی قسم انی لاری کم بے شک میں ضرور ضرور تمہیں من خلفی اپنے پیچھے سے دیکھتا ہوں کما اری کم من بین یدی جیسے کہ اپنے سامنے سے دیکھتا ہوں اب ایمان سے کہنا کہ میرے آقا سرور عالم تاجدار مدنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ واصحابہ وبارک وسلم نے اپنے آگے پیچھے سے برابر دیکھا یا نہیں دیکھا۔

اچھا من خلفی کے معنی پیچھے کے ہیں ایک روایت میں آتا ہے یہی حدیث کیونکہ بہت سے طریقوں سے حدیث روایت ہوئی ہے اور متعدد سندوں سے یہ حدیث مروی ہوئی ہے یہی حدیث متعدد طرق سے مروی ہے اور ایک طریق میں یہ الفاظ **فواللہ انی لا اری کم من بعدی خلفی** اور بعدی دونوں الفاظ موجود ہیں ایک حدیث میں آیا میں تمہیں اپنے پیچھے سے ایسے دیکھتا ہوں جیسے آگے سے دیکھتا ہوں اور فرمایا میں تمہیں اپنے بعد اسی طرح دیکھتا رہوں گا جیسے اب دیکھ رہا ہوں یہ من بعدی کے الفاظ ہیں۔

پتہ چلا کہ ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ واصحابہ وبارک وسلم ہمارے حیات ظاہری حیات دنیاوی میں جلوہ گر ہوں یا حیات دنیا کے بعد ہوں ہر صورت میں ہمارے آقا ہم کو دیکھ رہے ہیں اور جب ہمیں دیکھ رہے ہیں تو ہمارے ظاہر کو بھی دیکھ رہے ہیں وہ ہمارے

Marfat.com

باطن کو بھی دیکھ رہے ہیں اور جب ظاہر و باطن کو دیکھ رہے ہیں تو بولو کہ موقع پر حاضر ہوئے کہ نہیں ہوئے نتیجہ یہ نکلا کہ اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہیں بندے کے اوپر جلوہ گر ہیں ظاہر کو بھی دیکھ رہے ہیں باطن کو بھی دیکھ رہے ہیں اور بعد کو بھی دیکھتے رہیں گے تو یہاں بھی موقع پر حاضر اور وہاں بھی بارگاہ الوہیت میں موقع پر حاضر اور جو کہیں حاضر ہو وہاں کا گواہ بنتا ہے لہٰذا ہمارے گواہ خدا کے سامنے ہیں خدا کے گواہ ہمارے سامنے ہیں۔

لوگ قرآن وحدیث کو اپنی طرف کھینچتے ہیں

اب جو لوگ ایسا کرتے ہیں کہ خود تو نہیں کھچتے قرآن وحدیث کو اپنی طرف کھینچتے ہیں ان کے کرشمے بھی عجیب وغریب ہیں ایک صاحب نے یہ لکھ دیا کہ بات یہ ہے کہ حضور ﷺ کی پیٹھ میں دو سراخ تھے ان سراخوں سے حضور ﷺ دیکھ لیا کرتے تھے، کتنے تماشا کی بات ہے! اچھا اب ان سے پوچھا جائے کہ بھائی وہ سراخ تھے میں نے مان لیا تو حضور ﷺ قمیض پہن کر نماز پڑھاتے تھے اور حضور ﷺ چادر مبارک زیب تن فرماتے تھے تو کیا وہ قمیض اور چادر بھی حائل نہیں ہوتی تھی اگر وہ حائل نہیں ہوتی تو ضرورت ہی کیا تھی سراخوں کی!

معلوم ہوا کہ کوئی چیز حائل ہی نہیں ہے حضور ﷺ کیلئے اور بڑے تعجب کا مقام ہے کہ آج مادہ پرستی کے دور میں آپ دیکھتے ہیں کہ انسان کے جسم پر کھال ہے اور گوشت ہے اور ہڈیاں ہیں کھال گوشت اور ہڈیوں کے اندر انسان کے کسی عضو کے اندر کوئی چیز رکھی ہوتی

Marfat.com

ہے کوئی رسولی ہے یا کوئی داغ ہے کوئی دھبہ ہے، کوئی زخم ہے ایمان سے کہنا وہ ایکسرے کے ذریعے آپ کو دیکھ لیتے ہیں کہ نہیں؟ دیکھ لیتے ہیں اللہ اللہ آج مادی ترقی نے تو اس طور پر پہنچا دیا اس مقام پر پہنچا دیا کہ نہ یہ کھال حائل ہوتی ہے نہ یہ گوشت حائل ہوتا ہے، نہ یہ ہڈیاں حائل ہوتی ہیں بلکہ جس عضو کے اندر کوئی چیز ہے اس عضو کے اوپر کا حصہ بھی حائل نہیں ہوتا جو چیز اندر ہے وہ صاف نظر آ جاتی ہے مجھے حیرت ہے کہ اگر مادی ترقی کا یہ عالم ہو سکتا ہے تو میرے آقا ﷺ کی نورانیت کا کیا مقام ہوگا۔

مگر یہ سب کے سب تمہارے شرک کے اصول کے مطابق شرک قرار پائیں گے مگر کوئی بھی عقلمند یہ نہیں کہہ سکتا میں تو یہ کہوں گا کہ یہ جتنے انکشافات آج ہو رہے ہین ان سب انکشافات نے کمال محمدیت کو آفتاب سے زیادہ چمکا کر رکھ دیا نبوت کے کمالات کو رسالت کے کمالات کو روحانیت کے کمالات کو نورانیت کے کمالات کو اجاگر کر کے رکھ دیا اور اب اس زمانہ میں اس مادی ترقی کے دور کے حالات کو دیکھنے کے بعد تو میں سمجھتا ہوں کہ کسی عقل سلیم رکھنے والے کے دل میں انبیاء کرام کے کمالات سے ذرہ برابر بھی شک و شبہ باقی نہیں رہ سکتا یہ مادی ترقی کا عالم ہے ان لوگوں نے کہہ دیا کہ دو چھوٹے چھوٹے سوراخ تھے، بھلا بتایئے یہ کوئی بات آپ کی عقل مانتی ہے۔

حالت نماز کے بعد کیا مقام ہوگا

پھر بعض لوگوں نے کہا کہ بات یہ ہے کہ یہ تو نماز کیلئے حضور ﷺ نے فرمایا ہے نماز کی

Marfat.com

حالت میں تو ٹھیک ہے نماز کی حالت میں حضور ﷺ سب کو دیکھ لیتے ہیں آگے بھی دیکھ لیتے ہیں پیچھے بھی دیکھ لیتے ہیں لیکن جب نماز میں نہ ہوں پھر! اس کے بارے میں ایک بات عرض کروں گا کہ نماز کی حالت تو یہ ہے کہ جس حالت میں نمازی کو ہر طرف سے اپنی نظر بچا کر ایک ہی طرف رکھنی چاہئے آگے سے بھی پیچھے سے بھی دائیں سے بھی بائیں سے بھی نظر ہٹا کر ایک ہی طرف اس کو مرکوز رکھنا چاہیے اور نماز سے جب فارغ ہو جائے تو جدھر چاہے دیکھے آگے پیچھے دائیں بائیں ٹھیک ہے آزاد ہے۔ یہ بتاؤ کہ جن کی شان یہ ہو کہ نماز کی حالت میں بھی آگے پیچھے کا کوئی فرق نہیں تو نماز کے بعد کیا مقام ہوگا اللہ ہمیں عقل سلیم عطا فرمائے درود شریف **اللھم صل علٰی سیدنا و مولانا محمد وعلٰی آل سیدنا ومولانا محمد وبارك وسلم وصل علیه** بات یہ ہے کہ رقعے آئے ہیں اور بہت سے رقعے ہیں صرف پانچ منٹ رہ گئے ہیں میں صرف ایک بات یہ عرض کردوں، درود شریف **اللھم صل علٰی سیدنا ومولانا محمد وعلٰی آل سیدنا ومولانا محمد وبارك وسلم وصل علیه**

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ امت مسلمہ میں سب سے افضل ہیں

کسی شخص نے لکھا ہے کہ **اذ یقول لصاحبه لا تحزن ان الله معنا، ثانی ثنین اذهما فی الغار** صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے آیا ہے ثانی

(سورۃ توبہ آیت 40)

Marfat.com

اثنین کا معنی ہے ''دو کا دوسرا،، اور اذ یقول لصاحبہ اس کا معنی ہے اس نے جب اپنے ساتھی سے کہا تو صاحب سے مراد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں اور دو کے دوسرے سے مراد بھی حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں کیونکہ ایک حضور ﷺ ہیں دوسرے ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں تو کوئی اگر حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دو کا دوسرا نہ کہے وہ کافر ہے اگر حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور ﷺ کا ہمراہی نہ کہے وہ کافر ہے باقی آگے جو معاملات ہیں وہ معاملات ایسے ہیں جو نص قطعی سے آگے ہیں اگر کوئی ان کا انکار کرتا ہے تو پھر میں کہوں گا کہ وہ قرآن کی نص کا منکر ہو کر تو میں اس کو کافر نہیں کہونگا، لیکن میں یہ ضرور کہوں گا کہ اس نے ایسی چیز کا انکار کیا کہ جو قرآن کے اشارۃ النص میں موجود ہے اور احادیث کی عبارۃ النص میں موجود ہے اور تمام امت مسلمہ کا وہ اعتقاد ہے جس نے امت مسلمہ کے اعتقاد سے علیحدہ راہ اختیار کی اور جس نے کتاب وسنت کے ارشادات کو رد کیا میں کہونگا کہ وہ اللہ کی بارگاہ میں رد کر دینے کے قابل ہے اور اللہ تعالیٰ ہمیں اس کے شر سے بچائے، اللہ تعالیٰ ہمیں اس کے شر سے بچائے، اللہ تعالیٰ ہمیں اس کے شر سے بچائے۔

باقی یہاں صحابیت اور دو کا دوسرا ہونا یہ دو باتیں نص قطعی سے ثابت ہیں اور جو ان کا انکار کریگا کافر ہوگا اس کے بعد جو اگلی چیزیں ہیں ان کا تعلق جو ہے وہ دوسرے دلائل سے ہے اور ان دلائل پر ہمارا یقین ہے اور ان دلائل پر ہمارا ایمان ہے اور ہم ان دلائل کی

Marfat.com

روشنی میں وہ عقیدہ رکھتے ہیں جو تمام صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا عقیدہ تھا جو تمام اہل بیت اطہار کا عیقدہ تھا ہم حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خلیفہ اول برحق مانتے ہیں اور ہم حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ امت مسلمہ میں سب سے افضل ہیں اور یہ ہمارا عقیدہ ہے، باقی یہ آیت جو صاحب نے لکھی ہے تو ان کو یہ سوچنا چاہئے کہ قرآن کے لفظوں پر اگر بات ہے تو وہاں لفظ صاحب ہے یا ثانی اثنین ہے اس کے علاوہ اور باتیں جو ہیں وہ دوسری شرعی دلیلوں میں ہیں اور ان کے بارے میں جو حکم تھا وہ میں نے آپ کو بتا دیا اللہ تعالیٰ ہمیں اہل سنت کے اعتقاد پر قائم رکھے باقی اور بہت سی چیزیں ایسی ہیں کہ میں اس وقت ان پر کلام نہیں کر سکتا۔

غلط ترجمہ:

الرحمٰن علی العرش استوٰی رحمٰن جو ہے وہ عرش پر لیٹ گیا یہ لوگوں نے ترجمہ کیا مگر اللہ لیٹنے سے پاک ہے اللہ بیٹھنے سے پاک ہے اللہ تعالیٰ کسی چیز کے برابر ہونے سے پاک ہے کیونکہ جو چیز بھی ہوگی وہ محدود ہوگی اللہ اگر کسی محدود کے برابر ہو تو محدود کے برابر بھی محدود ہوا کرتا ہے تو اللہ ان سب باتوں سے پاک ہے

صحیح ترجمہ:

الرحمٰن علی العرش استوٰی اللہ تعالیٰ نے عرش پر استوی فرمایا مایلیق

(سورۃ طٰہٰ آیت 5)

Marfat.com

بشانہ جو اللہ کی شان کے لائق ہے اور یہ آیت متشابہات میں سے ہے اور قرآن نے کہا کہ جو آیتیں متشابہات سے ہیں وہ لوگ ان کے پیچھے پڑھتے ہیں جن کے دل میں زیغ ہے لہٰذا ہم آیات متشابہات پر ایمان رکھتے ہین اور ان کے معنی کو سپرد کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف۔

سوال کا جواب

قرآن میں آیا ہے **انا عرضنا الا مانته** اس امانت سے کونسی امانت مراد ہے؟

میں آپ کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ اس امانت سے مراد احکام شریعہ ہیں حلال و حرام اور اللہ تعالیٰ نے جو احکام دیئے کوئی چیز فرض ہے کوئی واجب ہے کوئی حرام قطعی ہے کوئی مکروہ تحریمی ہے کوئی مکروہ تنزیہی ہے جتنے بھی احکام شرعیہ ہیں وہ مراد ہیں اور ان احکام شرعیہ کا تعلق جو ہے وہ نبی کریم ﷺ کے نور مقدس کیساتھ ہے اس لئے حضور ﷺ کے دامن سے الگ ہو کر امانت کا تصور ہمارا دماغ قبول نہیں کرتا۔

اللہ تعالیٰ مجھے اس دن زندہ نہ رکھے

اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کرم فرمائے اور ہمارے حال پر رحم فرمائے اور بعض دوستوں نے مجھے خط لکھے ہیں جس سے مجھے بڑا دکھ ہوا ہے اس لئے کہ یہ مجھ پر کتنا بڑا غلط اور جھوٹا الزام ہے اور میں تو الحمد للہ ثم الحمد للہ آج تک کسی دنیاوی عزت کا خواہاں نہیں ہوا اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ مجھے اس سے بچایا ہے اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس

(سورۃ احزاب آیت 72)

Marfat.com

میدان میں آپ مجھے کبھی نہیں پائیں گے کچھ لوگ دنیاوی عزت کے طالب ہیں میں الحمد للہ مجھے آپ کبھی ایسا نہیں پائیں گے میں کبھی سیاست میں نہیں آیا کبھی میں الیکشن میں نہیں آیا کبھی کسی چیز میں نہیں آیا۔

رہا اسلامی نظریاتی کونسل تو وہ مجھے مجبور کر رہے ہیں اور کل بھی بارہا مجھے ٹیلیفون آئے کہ آپ کا نام دیدیں صرف آپ اجازت دیدیں۔ میں نے کہا کہ میں تو بالکل نہیں آ سکتا میری صحت ہی اجازت نہیں دیتی میری مصروفیت مجھے اجازت نہیں دیتی تو اس طرح کشمیر سے ایک خط آیا تو اس میں کچھ ایسی بات لکھی کہ آپ وہاں کونسل میں شامل ہوں وہ جو کونسل طلب کی گئی تھی صدر صاحب کی طرف سے حالانکہ آپ یقین فرمائیں دو کنونشن ہوئے اور دونوں میں مجھے بلایا اور بڑی کوشش سے بلایا بہرحال میں خدا کے گھر میں بیٹھا ہوں میں نے صاف جواب دیدیا کہ میں نہیں آؤنگا اور علماء کنونشن میں میں نہیں گیا اور ''مشائخ کنونشن،، سے تو میرا کوئی تعلق ہی نہیں تھا اور بالکل میں نہیں گیا اور جن لوگوں نے مجھ پر ''الزام،، لگایا کہ آپ وہاں گئے اور یہ صورت ہوئی،، تو میں کہتا ہوں کہ بس اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت فرمائے میں تو گیا نہیں تو میں کیا کہوں آپ سے، ایک مجھے خط آیا مجھے بڑا دکھ ہوا میں کب گیا کنونشن میں میں تو گیا نہیں تو اس لئے اگر کوئی صاحب ایسی بات کرتے ہیں کہ میں کسی دنیاوی اعزاز کا خواہاں ہوں تو اللہ تعالیٰ مجھے اس دن زندہ نہ رکھے جس دن میں دنیاوی اعزاز کا خواہاں بنوں میں اس بات کو بالکل ذہن میں نہیں رکھتا

Marfat.com

اوران تمام چیزوں کو میں نے پس پشت ڈالدیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ **ان العزۃ للہ ولرسولہ وللمومنین** بس عزت اللہ اوراس کے رسول اور ایمان والوں کیلئے ہے خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے ایمان پر قائم رکھے اور ایمان پر میرا خاتمہ فرمائے۔

میں بعض دوستوں سے معذرت خواہ ہوں کہ ان کے رقعوں کے میں تفصیلی جواب اس لئے نہیں دے سکا کہ وقت نہیں تھا اور جو مطلب کی بات تھی وہ میں بیان کر چکا ہوں اور آپ سے دعا کا خواستگار ہوں کہ آپ میرے لئے دعا کریں کہ جو کام میں نے قرآن وحدیث کا شروع کیا ہے اللہ تعالیٰ اس کی تکمیل کرادے اور مدینہ پاک کی حاضری بار بار نصیب فرمادے اور اللہ تعالیٰ ایمان پر خاتمہ فرمادے اللہ کی بے شمار رحمتیں ہوں یا اللہ تو نے جو قرآن حدیث کی علمی خدمت میرے ذمہ لگائی ہے الٰہی اس کی تکمیل کی مجھے توفیق دے میری زندگی میں وہ مکمل ہو جائے اور اللہ مدینہ پاک کی حاضری کا شرف بار بار عطا فرما دے اور اے اللہ تو اپنی رحمت سے میرا خاتمہ ایمان پر فرمادے اور ہر مسلمان کا خاتمہ ایمان پر ہو ہر مومن کا خاتمہ ایمان پر ہو اللہ تعالیٰ آنے والی مصیبتوں سے بچائے اور جس کا میں نے اجمالی ذکر کیا ہے پہلے پہلے آپ اس کو معمولی بات نہ سمجھیں آپ اللہ سے ڈرتے رہیں آپس میں تم سب لوگ طے کرلو کہ ہماری کوئی رنجش کسی سے بھی دور کرلے بہت بڑی مصیبت کا تصور جو پہاڑوں سے بڑی مصیبت ہے دعا کرو اللہ اس سے بچائے

(سورۃ المنافقون آیت 8)

Marfat.com

اللہ اس مصیبت سے بچائے اللہ اس مصیبت سے بچائے اور اپنے آپ کو سب آمادہ کرو اور تیار رکھو اپنے ملک کے دفاع کیلئے اور اپنے دین کے دفاع کے لئے بھی کیونکہ تمہارے دین پر بڑے شدید حملے ہو رہے ہیں الحاد دھریت لادینیت کہ کیا کہوں آپ سے ایک ایسا طوفان ہے جو میں بیان نہیں کر سکتا میری آنکھوں میں اس کا تصور ہے میں آپ کو دکھا نہیں سکتا اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ اس وقت ہمیں ثابت قدم رکھے اور اس مصیبت سے اللہ ہم سب کو بچا لے ہمارے ملک کو بھی بچا لے اور ہمارے دین کو بھی بچا لے اللہ ہماری قوم کو بھی بچا لے اور تمام عالم اسلام پر اللہ اپنی رحمت فرما دے۔

وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب نمبر 12

شان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور پہلی وحی

ضیغم اسلام بیہقی عصر امام اہل سنت علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے شان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور پہلی وحی سے متعلق مدنی مسجد گلشن اقبال میں یہ خطاب دلنواز فرمایا۔

Marfat.com

دھنک

صفحہ نمبر

اس نظریہ سے ہمیں بڑا سخت اختلاف ہے ____ 292

میرے رب نے مجھے قرآن سکھایا ____ 293

تعلیم اور تلقین میں فرق ہے ____ 295

ماانابقاری کا مفہوم ____ 296

سارا کمال تو حضور ﷺ کے اپنے اندر موجود تھا ____ 298

مثال نہیں دیتا مسئلہ سمجھاتا ہوں ____ 299

حضور ﷺ کی قوت کے آگے کسی اور کی قوت کوئی معنی نہیں رکھتی ____ 300

جسے خدا کی ذات کو دیکھ کر اضحلال نہیں ہوا ____ 302

جب حقیقت محمدی ﷺ کا غلبہ کا ہوتا ہے ____ 303

اللہ تعالیٰ کی ذات خود حضور اکرم ﷺ کی معلم تھی ____ 304

نورانیت کے ہاتھوں سے لے رہے ہیں۔ ____ 305

Marfat.com

الحمد لله الحمد لله نحمده و نستعينه و نستغفره و نومن به ونتوكل عليه و نعوذ بالله من شرور انفسنا و من سيئات اعمالنا من يهديه الله فلا مضلله ومن يضلله فلا هادی له و نشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له ونشهدان سيدنا وسندنا ونبينا و حبيبنا و كريمنا و روفنا و رحيمنا ومولانا و ملجانا وماوٰنا محمد عبده و رسوله اما بعد فاعوذ بالله من الشيطٰن الرجيم بسم الله الرحمٰن الرحيم لو انزلنا هذا القرآن علٰى جبل لرايته خاشعا متصدعاً من خشية الله وتلك الامثال نضربهاللناس لعلهم يتفكرون صدق الله العظيم و صدق رسوله النبی الكريم الامين و نحن علٰى ذٰالك لمن الشاهدين وا شاكرين والحمد لله رب العٰلمين ان الله وملٰئكة يصلون علی النبی يا ايهاالذين اٰمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما اللهم صل علٰى سيدنا ومولانا محمد وعلٰى آل سيدنا و مولانا محمد وبارك وسلم وصل عليه۔

محترم حضرات! بڑی مسرت کا مقام ہے کہ اعلیٰ حضرت مجدد دین ملت الشاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے عرس شریف کے ایام میں یہاں ایک دارلعلوم قائم کیا

(سورۃ حشر آیت 21)

Marfat.com

جارہا ہے جو حفظ قرآن تجوید اور دیگر علوم دینیہ کی تعلیم کیلئے تعمیر کیا جارہا ہے میں اللہ کی بارگاہ میں سر نیاز جھکا کر دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس دارالعلوم کی تعمیر کو اس کی بنیاد کو اپنی رحمت کے ساتھ بابرکت فرمائے۔

قرآن کے بارے میں ہر مسلمان کا یہ ایمان ہے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے **امنا وصدقنا** ہم ایمان لائے اور ہم نے تصدیق کی کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی مجدد دین وملت الشاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز نے قران کریم کے متعلق ہم کو جو تعلیمات عطا فرمائی ہیں ان کی بنیاد یہی ہے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے **امنا وصدقنا** لیکن بعض لوگوں کا یہ نظریہ ہے کہ جبریل علیہ السلام آئے اور انہوں نے قرآن حضور ﷺ کو سکھایا اور اس کے بعد واپس چلے گئے اور قرآن محض جبریل علیہ السلام کی تلقین وتعلیم ہے اگر وہ تعلیم وتلقین نہ کرتے تو رسول اللہ ﷺ کو قرآن نہیں مل سکتا تھا یہ محض تلقین وتعلیم جبریل علیہ السلام کا نتیجہ ہے جو حضور کو اللہ تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام کے واسطے سے قرآن کی تلقین فرمادی۔

اس نظریہ سے ہمیں بڑا سخت اختلاف ہے

ہمارا نظریہ جو اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی تعلیمات کی روشنی میں ہے ،وہ یہ ہے، کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور جبریل علیہ السلام اللہ کے کلام کو لیکر حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے **امنا وصدقنا** یہ حق ہے **فانہ نزل بہ الروح**

(سورۃ شعراء آیت 193)

Marfat.com

الامین علی قلبك جبریل علیہ السلام نے اس کلام الٰہی کو قلب پاک مصطفیٰ ﷺ پر اللہ کے حکم سے نازل کیا بے شک جبریل علیہ السلام قرآن کو لانے والے ہیں اور حضور ﷺ پر قرآن اللہ کے حکم سے جبریل علیہ السلام ہی اتارنیوالے ہیں اس میں کوئی شک نہیں یہ بالکل حق ہے لیکن اس کا ایک دوسرا پہلو یہ کہ جبریل علیہ السلام نے حضور ﷺ کو قرآن سکھایا اور جبریل کی یہ تلقین و تعلیم ہے اور اگر جبریل علیہ السلام یہ تلقین و تعلیم نہ کرتے تو حضور صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وبارک وسلم کو قرآن کا علم کبھی حاصل نہ ہوتا اور حضور ﷺ کو قرآن کبھی نہ ملتا اس نظریہ سے ہمیں بڑا سخت اختلاف ہے اور اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ نے اسی حقیقت کو اپنی تعلیمات میں اجاگر فرمایا اور میں نہایت اختصار کیساتھ اس پر روشنی ڈالوں گا اللہ تعالیٰ مجھے کلمۃ الحق کہنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس حق کو قبول کرنے اور اس پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

میرے رب نے مجھے قرآن سکھایا

عزیزان گرامی یہ صحیح ہے جیسا کہ میں بار بار عرض کر چکا ہوں کہ جبریل علیہ السلام نے حضور ﷺ کے قلب اطہر پر قرآن نازل کیا اور قرآن میں یہ بھی ہے کہ **علمہ**، **شدید القویٰ** اگرچہ مفسرین نے شدید القویٰ سے اللہ کی ذات پاک بھی مراد لی ہے کیونکہ شدت اور قوت کی نسبت اللہ کی ذات پاک کی طرف قرآن میں بار بار آئی ہے اور نہایت ہی شدید قوت والا اللہ ہے اس میں کوئی شک نہیں وہ قوی ہے اور متین ہے اور

(سورۃ نجم آیت 15)

Marfat.com

وہ اشد العقاب ہے تو شدت اور قوت دونوں کی نسبت قرآن پاک میں اللہ کی طرف ہے اس لئے مفسرین کے ایک گروہ نے علمہ شدید القوی میں شدید القوی سے اللہ تعالیٰ کی ذات پاک مراد لی اور اگر قرآن کریم کی دوسری آیات کو سامنے رکھ لیا جائے تو یہ معنی بڑے واضح ہو کر سامنے آ جاتے ہیں حضور نبی اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ واصحابہ وبارک وسلم کے ارشادات کی روشنی میں ہم اس آیت کا مفہوم سمجھیں گے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا الرحمٰن علم القرآن رحمٰن نے قرآن سکھایا تو سکھانے کی نسبت اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات پاک کی طرف فرمائی کہ ہم نے قرآن سکھایا معلوم ہوا کہ جہاں شدید القوی سے مراد حضرت جبریل علیہ السلام کو لیا گیا ہے وہاں ان کی طرف تعلیم کی جو نسبت ہے وہ اسناد مجازی کے طور پر ہے اور جبریل علیہ اسلام کی تعلیم وہ محض مجاز ہے۔ حقیقتاً قرآن کی تعلیم فرمانے والا خود اللہ ہے اور خود زبان نبوت نے فرمایا کہ **"علمنی ربی فاحسن تعلیمی"** میرے رب نے مجھ کو علم عطا فرمایا اور میرے رب نے مجھے قرآن سکھایا اور بہت اچھا مجھے قرآن سکھایا اور میری تعلیم بہت اچھی فرمائی **واد بنی فاحسن تادیبی** اور میرے رب نے مجھ کو ادب سکھایا اور بہت اچھا ادب سکھایا تو حضور ﷺ نے بھی تعلیم کی نسبت اللہ کی طرف فرمائی قرآن بھی فرماتا ہے کہ **الرحمٰن علم القرآن** اب **علمه شديد القوٰى** سے اگر حضرت جبریل علیہ اسلام ہی مراد ہوں تو اس سے اسناد مجازی مراد ہوگی۔

(سورۃ الرحمٰن آیت 1)

Marfat.com

تعلیم اور تلقین میں فرق ہے۔

بعض علماء نے علم بمعنی لقن بھی کہا ہے کہ جبریل علیہ السلام نے تو حضور سرور عالم ﷺ کو قرآن پاک کی تلقین کی ہے اور تلقین اور ہے اور تعلیم اور ہے، تعلیم تلقین کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے اور یہ تلقین، تلقین کا کیا مطلب ہے میں مثال دیکر سمجھائے دیتا ہوں باقی زیادہ گفتگو کا موقع نہیں ہے دیکھئے اگر آپ کسی بڑے عالم وفاضل کا نکاح پڑھائیں تو اس کو آپ کلمات کی تلقین کرتے ہیں اور آپ اس سے کہتے ہیں پڑھو **لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ** تو وہ پڑھتا ہے **لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ** تو کیا آپ کے پڑھانے سے پہلے اس کو اس کا علم نہیں تھا صرف آپ نے تلقین فرمائی آپ اس کو تلقین کرتے ہیں کہو **امنت باللہ، وملئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاخر والقدر خیرہ وشرہ من اللہ تعالٰی والبعث بعد الموت** آپ اس کو تلقین کرتے ہیں وہ پڑھتا جاتا ہے حالانکہ وہ عالم دین ہے وہ تو ان چیزوں کو پہلے سے جانتا ہے آپ نے تو صرف تلقین کی ہے اور تلقین اور چیز ہے تعلیم اور چیز ہے جبریل علیہ السلام حضور ﷺ کو علم دینے والے نہیں ہیں بلکہ قرآن کی تلقین کرنے والے ہیں اور قرآن کریم کے الفاظ اور اللہ کے کلام کو اللہ کے حکم سے جبریل علیہ السلام حضور ﷺ کے قلب پاک پر اتارنے والے ہیں تعلیم دینے والا اللہ ہے۔

حضرت جبریل علیہ السلام سفیر ہیں واسطہ ہیں۔

Marfat.com

علم القرآن قرآن نے اعلان کیا علمنی ربی میرے رب نے مجھے تعلیم فرمائی پھر آپ کو معلوم ہے کہ قرآن کریم جو اللہ کا کلام ہے جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام یقیناً اس کو لیکر آئے اور حضور ﷺ کے سینہ اقدس پر اس کو نازل کیا قلب پاک پر اتارا ہمارا اس پر ایمان ہے اور ہم اس حقیقت کو حقیقت ایمان سمجھتے ہیں باقی آپ کو یہ معلوم ہونا چاہیے یہ کلام جو اللہ تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام کے ذریعے اور وساطت سے اپنے پیارے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ واصحابہ وبارک وسلم کو عطا فرمایا تو آپ یقین فرمائیں کہ اس کلام کے عطا فرمانے میں جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام تو صرف ''سفیر،، ہیں واسطہ ہیں اور وہ ایک بڑی عظیم حکمت کے ماتحت ہیں اس حکمت کی طرف میں کچھ تھوڑا سا آگے چل کر انشاء اللہ اشارہ کروں گا آپ اس حقیقت کو اس حدیث پاک کی روشنی میں سمجھئے۔

ماانا بقاری کا مفہوم

آپ اس حقیقت کو اس حدیث پاک کی روشنی میں سمجھئے جو بخاری و مسلم میں اور تمام کتب امہات حدیثیہ میں ان کے علاوہ محدثین نے اس کو صحیح سندوں کیساتھ روایت کیا اور کوئی شخص اس کا انکار نہیں کرسکتا غار حراء میں جبریل علیہ السلام رسول کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور آ کر عرض کیا اقراء آپ قرأت فرمائیں حضور ﷺ نے فرمایا ماانا بقاری ،، لوگوں نے ماانا بقاری کا ترجمہ کیا کہ میں پڑھا لکھا نہیں ہوں میں ان پڑھ ہوں، مجھے کچھ نہیں میں کچھ نہیں پڑھ سکتا لوگوں نے یہ ترجمہ کیا حالانکہ قاری اسم فاعل کا صیغہ ہے اور

(بخاری شریف)(مسلم شریف)

Marfat.com

قاری کے معنی ''قرأت کرنے والا،، اگر اس کے معنی کو جو اصل معنی ہیں آپ ذہن میں رکھ کر ترجمہ کریں تو معنی یہ ہوں گے کہ میں قرأت کرنے والا نہیں، میں پڑھنے والا نہیں، میں نہیں پڑھوں گا، میں قرأت نہیں کروں گا اس کا مطلب یہ ہے، یہ نہیں کہ میں پڑھا لکھا نہیں ہوں ان پڑھ ہوں میں کچھ نہیں جانتا، میں پڑھنا نہیں جانتا یہ اس کا مطلب لینا یہ میں نہیں سمجھ سکتا کہ کہاں کی عقلمندی ہے اور اس کی کیا دلیل ہے ما انا بقاری کے معنی یہ ہیں کہ جبریل میں پڑھنے والا نہیں کیوں؟

اس کی وجہ آگے چل کر عرض کروں گا جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا کہا حضور تاجدار مدنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''**فاخذنی ثم غطنی اخذنی حتی بلغ منی الجهد**،، فرمایا کہ جبریل علیہ السلام نے مجھے پکڑا دبوچا اور اتنا دبوچا کہ ''**حتی بلغ منی الجهد یا حتی بلغ منی الجهد**،، جہد کے معنی ہیں طاقت جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اتنا زور سے دبایا کہ وہ اپنی پوری جبریلی طاقت کو پہنچ گئے یا یہ کہ جبریل علیہ السلام نے اپنی پوری جبریلی طاقت کو حضور ﷺ کی ذات مقدسہ تک پہنچا دیا **فاخذنی** حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ مجھے جبریل نے پکڑا **فغطنی** اور مجھے دبوچا اور یہاں تک کہ **حتی بلغ منی الجهد**، یہاں تک کہ وہ پوری جبریلی طاقت کو پہنچ گئے، یعنی اپنی پوری جبریلی طاقت میری بشریت پر انہوں نے خرچ کر دی اور اس کے بعد پھر کہا کہ اقراء پڑھئے سرکار ﷺ

Marfat.com

نے فرمایا **ما انا بقاری** میں نہیں پڑھنے والا فرمایا کہ پھر انہوں نے مجھے پکڑ لیا جبریل علیہ السلام نے مجھے دبوچا **حتی بلغ منی الجهد** اتنا زور سے دبایا کہ پوری جبریلی طاقت کو پہنچ گئے پھر مجھے چھوڑا اور پھر کہا کہ **اقراء** تو میں نے کہا کہ **ما انا ابقاری**ء میں نہیں پڑھنے والا پھر حضور سرور عالم ﷺ فرماتے ہیں کہ جبریل علیہ السلام نے مجھے پکڑا اور دبوچا اور اپنی طاقت اتنا زور لگایا کہ **حتّٰی بلغ منی الجهد** کہ جبریلی پوری طاقت میری بشریت پر خرچ کر دی پھر کہا **اقراء باسم ربك الذی خلق** اے محبوب ﷺ اس رب کے نام سے پڑھیں جس نے پیدا کیا جب جبریل علیہ السلام نے یہ کہا **اقراء باسم ربك الذی خلق** تو سرکار ﷺ نے فوراً قرأت فرما دی۔

سارا کمال تو حضور ﷺ کے اپنے اندر موجود تھا

لوگوں نے یہ کہا کہ جبریل علیہ السلام نے حضور اکرم ﷺ کو فیض پہنچایا اور حضور اکرم ﷺ کو فیض جب پہنچا تب حضور اکرم ﷺ نے قرأت کی حالانکہ یہ بات صحیح نہیں ہے، بات یہ ہے کہ سارا کمال تو حضور اکرم ﷺ کے اپنے اندر موجود تھا جبریل علیہ السلام کو تو اتنا حکم دیا کہ اے جبریل علیہ السلام تم میرے محبوب ﷺ کی خدمت سرانجام دو اور جو کمالات میرے محبوب ﷺ کے بالقوہ ہیں اور باطن اپنی قوت جبریلی سے ظاہر کر دو، جبریل علیہ السلام نے کوئی کمال نہیں دیا بلکہ حضور ﷺ کا کمال اندر سے ظاہر ہوا اور اس کے اندر اس

(سورۃ العلق آیت 1)

Marfat.com

حقیقت کا اظہار کیا گیا کہ جبریل تم اگر مدت دراز تک بھی اگر اقراء کہتے رہو گے تو میرا محبوب ﷺ مانا بقاری فرماتا رہیگا جب تک **اقراء باسم ربك الذی** نہیں کہو گے جب تک رب کا نام نہیں لوگے وہ قرأت نہیں فرمائیگا چنانچہ ادھر انہوں نے رب کا نام لیا ادھر حضور سرور عالم ﷺ نے قرأت فرمادی۔ اور اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جبریل علیہ السلام تم تو اب جارہے ہو میرا نام جب تک نہیں لوگے میرا محبوب ﷺ قرأت نہیں فرمائیگا اور یہ ممکن نہیں ہے کہ جب تک اس کا میرا تعلق نہ ہو جب تک اس کو میرا علم نہ ہو جب تک اس کو میری معرفت نہ ہو تو یہ لفظ لیکر تو تم آج جارہے ہو لیکن یہ سوچو کہ یہ معرفت جوان کو میری ہے کہ میرے نام کے بغیر وہ قرأت نہیں فرماتے اس معرفت میں تو تمہارا کوئی دخل نہیں ہے اس معرفت میں تو تمہارا کوئی تعلق نہیں ہے تو معلوم ہوا کہ جب رب نے تمہارے جانے سے پہلے وہ معرفت اپنے محبوب ﷺ کو عطا فرمائی کہ جس کی بناء پر جب تک رب کا نام نہیں آیا حضور ﷺ نے قرأت نہیں فرمائی اسی رب نے قرآن پاک کا حقیقی علم بھی اپنے محبوب ﷺ کو عطا فرمایا آپ کا کام تو اتنا ہے کہ آپ خدمت انجام دے رہے ہیں اور آپ خدمت کررہے ہیں۔

مثال نہیں دیتا مسئلہ سمجھاتا ہوں

مثال نہیں دیتا دیکھئے کہ دیا سلائی کے ایک سرے پر مصالحہ لگا ہوا ہوتا ہے آپ اس کو اس کے کنارے پر گھستے ہیں اور گھسنے کے بعد اس سے شعلہ نکلتا ہے۔ میں پوچھتا ہوں کہ وہ

Marfat.com

شعلہ جو اس سے نکلا کیا آپ نے اپنے پاس سے وہ شعلہ اس میں رکھ دیا؟ نہیں! اگر وہ شعلہ آپ نے اپنے پاس سے رکھ دیا تو آپ کسی اور لکڑی کو گھسیں اس سے بھی وہ شعلہ نکلنا چاہیے مگر کسی لکڑی سے وہ شعلہ نہیں نکلتا، بلکہ وہ اس مصالحہ سے نکلتا ہے جو اس پر لگا ہوا ہے تو اللہ تعالیٰ نے جو جوہر اپنے حبیب ﷺ کی ذات پاک میں رکھ دیا تھا وہی بھڑکا (اجاگر ہوا) اور وہی قوت سے فعل میں آیا تو اسی کا ظہور ہوا جبریل علیہ السلام کا کام تو صرف تحریک تھا انہوں نے تحریک کر دی وہ تحریک کرنا ایک خدمت تھا اور وہ خدمت حضرت جبریل علیہ السلام نے انجام دی کیوں اس لئے کہ بارگاہ نبوت ﷺ کی خدمت ہی کیلئے تو جبریل علیہ السلام آتے تھے۔

حضور ﷺ کی قوت کے سامنے کسی اور کی قوت کوئی معنی نہیں رکھتی۔

بہر حال یہ بات ہمیں اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ نے بتائی پھر اس کے اندر آپ اس حقیقت کو بھی آپ سمجھیں کہ یہ قرآن حضور ﷺ کے قلب پاک پر اترا بسم اللہ سے لیکر والناس تک سارا قرآن قلب پاک پر اترا آپ نے سن لیا حضور سرور عالم کے قلب اطہر میں ذرہ برابر اضمحلال کی کیفیت پیدا نہیں ہوئی حالانکہ قرآن کی شان تو یہ ہے کہ **لو انزلنا هذا القرآن**،، اگر ہم اس قرآن کو پہاڑ پر اتارتے تو کیا ہوتا اعلیٰ جبل اگر پہاڑ پر اتارتے **جبل لرایته خاشعا متصدعاً من خشية الله** میرے محبوب ﷺ آپ دیکھتے کہ وہ پہاڑ خدا کے خوف و خشیت سے کانپ جاتا لرز جاتا اور وہ

Marfat.com

ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا تو قرآن اگر پہاڑ پر اترتا تو ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا یا نہیں ہو جاتا ؟ آپ سے پوچھتا ہوں اللہ کا کلام ہے۔ یہ اللہ کے کلام پر ہمارا ایمان ہے، اگر یہ پہاڑ پر قرآن اترتا پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہوتا یا نہ ہوتا ؟ اگر کوئی کہے نہیں ہوتا تو اس آیت کے خلاف ہوگا اللہ کے کلام کی تکذیب ہوگی تو ہمیں ایمان رکھنا ہے اور ہمارا ایمان ہے کہ واقعی اگر یہ قرآن پہاڑ پر اترتا تو یقیناً پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا لیکن اے قلب پاک مصطفیٰ ﷺ آپ کی عظمتوں کو سلام کہ آپ کے قلب پاک پر سارا قرآن اترا مگر اضحلال نہیں پیدا ہوا معلوم ہوا کہ کائنات کے پہاڑوں میں وہ قوت نہیں ہے جو قلب پاک مصطفیٰ ﷺ میں قوت ہے۔

سنئے یہ فقط پہاڑوں کی قوت کی بات نہیں ہے بلکہ یوں کہیے کہ جبریل علیہ السلام جو اللہ تعالیٰ کے مقرب فرشتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو بہت بڑی قوت عطا فرمائی ہے جبریلی قوت کا اندازہ تو ان کے کارناموں سے آپ کر سکتے ہیں جو کارنامے جبریل علیہ السلام نے انجام دیئے آپ کو معلوم ہے کہ اپنے ایک پر کے کنارے سے انہوں نے پہاڑ کو اٹھایا اور آسمان کی طرف لے گئے تو جن کے پر کے ایک کنارے میں اتنی طاقت ہے کہ پہاڑ کو زمین سے آسمان کی طرف لے جا سکتے ہیں بتائیں ان کے چھ سو بازوؤں میں کتنی طاقت ہوگی اور پورے جبریل میں کتنی قوت ہوگی پھر انہوں نے تو پوری قوت حضور ﷺ پر صرف کر دی حتی بلغ منی الجھد پوری جبریلی طاقت حضور ﷺ پر خرچ کر دی مگر

Marfat.com

جبریل علیہ السلام کی وہ طاقت ایک پر کے کنارے سے وہ پہاڑ کو آسمان پر اٹھا کر لیجا سکتے ہیں پوری جبریلی طاقت حضور ﷺ کی بشریت پر خرچ ہوگئی مگر بشریت مصطفیٰ ﷺ کو کوئی اضحلال کی کیفیت طاری نہیں ہوئی۔ معلوم ہوا کہ جبریل علیہ السلام کی قوت حضور ﷺ کی قوت کے آگے کوئی معنی نہیں رکھتی اب یہاں وہ مسئلہ بھی حل ہو جاتا ہے کہ جبریل علیہ السلام کو دیکھ کر حضور ﷺ نے فرمایا کہ **فرعبت منہ** یہ ابتداء کی بات ہے اس واقعہ کے بعد اقراء نازل ہونے کے بعد جب درمیان میں کچھ عرصہ گذرا اور پھر حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وبارک وسلم نے ایک مقام پر دیکھا کہ وہ **بین السماء والارض** زمین و آسمان کے درمیان وہی فرشتہ ہے اور حضور علیہ السلام نے فرمایا فرعبت منہ تو لوگوں نے کہا دیکھو جی! حضور ﷺ تو جبریل علیہ السلام کو دیکھ کر مرعوب ہوگئے اور جب وہ مرعوب ہوگئے تو کیا وہ خدا کو دیکھیں گے اور کیسے یہ بات ہوگی لوگ ایسی باتیں بناتے ہیں۔

جس کو خدا کی ذات کو دیکھ کر اضحلال نہیں ہوا

میں کہتا ہوں کہ جبریل علیہ السلام کے بارے میں یہ کیفیت جو حضور ﷺ پر طاری ہوئی یہ ایک حکمت کی بناء پر طاری ہوئی اور وہ حکمت اس کی تفصیل بیان کرنے کا وقت نہیں ہے اجمالی طور پر اتنا کہہ دیتا ہوں کہ وہ کیفیت درحقیقت صدق نبوت کی دلیل تھی اور وہ ایک مرتبہ ابتدائی وقت میں ابتدائی دور میں وہ کیفیت طاری ہوئی تا کہ صدق نبوت پر دلیل

Marfat.com

قائم ہو جائے۔ لیکن نبی کریم کی ذات مقدسہ اس سے بہت بلند و بالا ہے کہ جبریل کو دیکھ کر مرعوب ہو جائیں، یہی وجہ ہے کہ معراج کی رات رسول کریم ﷺ نے آسمان کے کناروں کو دیکھا کہ جبریل علیہ السلام اپنی تمام اصلی شکل میں اور اپنی اصلی صورت میں نمایاں اور نمودار ہیں اور آسمان کے کناروں کو انہوں نے پر کر لیا ہے اور حضور ﷺ نے ان کو اس کیفیت کے ساتھ دیکھا اور قرآن پاک میں بھی اس کا ذکر موجود ہے اور احادیث میں بھی اس کا ذکر موجود ہے مگر جب حضور سرور عالم ﷺ نے معراج کے موقع پر جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس شان میں دیکھا اور پوری ان کی جبریلی ہیئت میں ملاحظہ فرمایا تو خدا کی قسم سرکار ﷺ کو ذرہ برابر بھی اضمحلال طاری نہیں ہوا کیوں؟

اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ تو حضور ﷺ کی اصل حیثیت کا اظہار تھا اصل حیثیت تو ان کی یہ ہے کہ جبریل علیہ السلام کو جب وہ دیکھ رہے ہیں تو ذرہ برابر بھی اضمحلال نہیں اور کیوں ہو؟ جس کو خدا کی ذات کو دیکھ کر اضمحلال نہیں ہوا اور وہ جبریل علیہ السلام دیکھ کر کیسے مضمحل ہو سکتا ہے، حقیقت تو یہ تھی اور اس ابتدائی وقت میں حضور ﷺ پر اس کیفیت کا طاری ہونا دراصل یہ ایک حکمت پر مبنی تھا اور وہ حکمت صدق نبوت کی دلیل کا اظہار اور اس کا قیام تھا وہ پوری ہو گئی۔

جب حقیقت محمدی ﷺ کا غلبہ ہوتا ہے

نبی کریم ﷺ کی ذات مقدسہ تمام حقائق کائنات کی جامع ہے بشریت بھی حضور ﷺ میں

Marfat.com

ہے، ملکیت بھی حضور ﷺ میں ہے، روحانیت ونورانیت بھی حضور ﷺ میں ہے جسمانیت بھی حضور ﷺ میں ہے، عالم خلق کی حقیقتیں بھی ان کے دامن میں ہیں اور عالم امر کی کل حقیقتیں بھی ان کے دامن میں ہیں جب حقیقت نورانیت، حقیقت روحانیت، حقیقت ملکیت بلکہ مجھے کہنے دیجئے کہ جب حقیقت محمدی ﷺ کا غلبہ ہوتا ہے تو اس غلبہ حقیقت محمدی ﷺ کے موقع پر جبریل علیہ السلام کی کوئی حیثیت نہیں بارگاہ نبوت میں اور اسی حقیقت محمدی ﷺ کے غلبے کے ظہور کے موقع پر اللہ کی ذات پاک کا مشاہدہ حضور ﷺ نے سر اقدس کی آنکھوں سے بھی فرمایا اور قلب پاک کی آنکھوں سے بھی فرمایا دل کی آنکھوں سے بھی اللہ کو دیکھا اور سر اقدس کی آنکھوں سے بھی اللہ کو دیکھا اور لوگوں نے یہ کہا کہ وہ تو جبریل علیہ السلام کو دیکھ کر مرعوب ہو گئے تھے خدا کو کیسے دیکھ سکتے ہیں یہ بالکل غلط ہے، وہ ابتدائی دور اس لئے تھا کہ معلوم ہو جائے کہ ان کی بشریت پر یہ کیفیت طاری اس لئے ہوئی کہ لوگ سمجھ جائیں کہ یہ کوئی بناوٹی بات نہیں تھی اس کی کوئی حقیقت ہے اور اس کا اظہار محض بشریت پر ہوا حالانکہ اس بشریت مقدسہ پر جبریل علیہ السلام کی وہ پوری طاقت جو بار بار انہوں نے حضور ﷺ پر خرچ کی اس سے بھی سرکار مضمحل نہیں ہوئے مگر اس موقع پر یہ اضمحلال اس کی حکمت کی تکمیل کیلئے تھا۔

اللہ تعالیٰ کی ذات خود حضور اکرم ﷺ کی معلم تھی

بہرنوع میں یہ عرض کر رہا تھا کہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ جل شانہ کا کلام ہے حضور ﷺ پر

Marfat.com

نازل ہوا اور اللہ تعالیٰ نے اس قرآن پاک کو اپنے محبوب سرور عالم ﷺ کی ذات مقدسہ پر نازل فرما کر بذات خود اس کی تعلیم فرمائی اور خود اللہ حضور ﷺ کا معلم ہے اور اللہ تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام کے ذریعے حضور ﷺ کو دیا جبریل علیہ السلام کا واسطہ وہ بھی اس حکمت پر تھا کہ جبریل علیہ السلام نوری ہیں لوگ یہ نہ کہیں کہ میرا محبوب ﷺ عام بشروں کی طرح ہے اگر عام بشروں کی طرح حضور ﷺ ہوتے تو کوئی بشر بھی فرشتے سے کچھ لے نہیں سکتا، کیونکہ لینے اور دینے کیلئے دونوں میں مناسبت کا ہونا ضروری ہوتا ہے تو بشریت کو ملکیت سے مناسبت نہیں ہے، ملکیت کو بشریت سے مناسبت نہیں ہے۔

نورانیت کے ہاتھوں سے لے رہے ہیں

جبریل علیہ السلام نوری ہیں اور حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ واصحابہ وبارک وسلم بشریت کے جامہ میں دنیا میں تشریف لائے ہیں جب جبریل علیہ السلام سے حضور ﷺ نے ''وحی،، لی تو اس حقیقت کا اظہار ہو گیا کہ میرے محبوب ﷺ بشریت بھی رکھتے ہیں اور میرے محبوب ﷺ نورانیت بھی رکھتے ہیں اگر بشریت نہ ہو تو بشروں کو خدا کا کلام نہیں دے سکتے اور نورانیت نہ ہو تو فرشتے سے خدا کا کلام نہیں لے سکتے فرشتے سے اس لئے لے رہے ہیں کہ ان کا باطن نور ہے اور بشروں کو اس لئے دے رہے ہیں کہ ان کا ظاہر بشریت ہے تو یوں کہئے کہ ملکیت کے ہاتھوں سے لے رہے ہیں نورانیت کے ہاتھوں سے لے رہے ہیں، اور روحانیت کے ہاتھوں سے لے رہے ہیں یا یوں کہئے حقیقت محمدی ﷺ

Marfat.com

کے ہاتھوں سے لے رہے ہیں اور حقیقت بشری کے ہاتھوں سے دے رہے ہیں۔

کوزے میں سمندر کو بند کر دیا

بہر حال یہ تمام حقائق اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ کی تعلیمات میں ہم پر واضح ہوئے اور میں سچ کہتا ہوں اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ کا (ترجمۃ القرآن کنز الایمان) آپ آگے رکھ کر دیکھ لیں اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ نے قرآن پاک کے ترجمہ میں بعض ایسے جملے لکھ دیئے کہ لوگ سینکڑوں برس لکھتے چلے جائیں وہ بات نہیں لکھ سکتے جو اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ نے دو لفظوں میں لکھ دی کوزے میں سمندر کو بند کر دیا اتنا وقت نہیں کہ میں ان حقائق کو آپ کے سامنے پیش کروں۔

بہر حال میں آپ کو مبارک باد دیتا ہوں کہ یہاں اس دار العلوم کا قیام ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ اس دار لعلوم کو بابرکت فرمائے اور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تعلیمات کی روشنی میں اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن کریم کے علوم سے نوازے۔ **وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین**

Marfat.com

ہماری دیگر مشہور کتب

(زیر طبع)

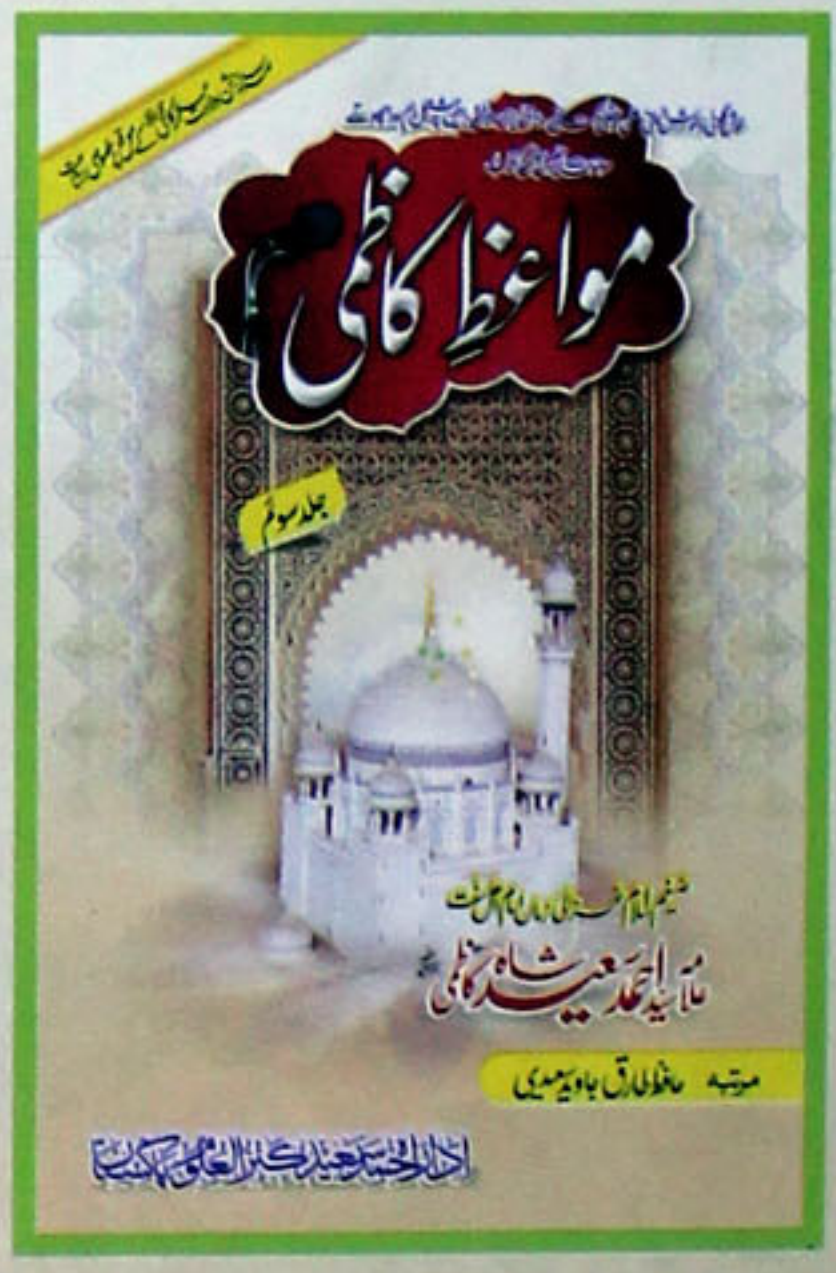

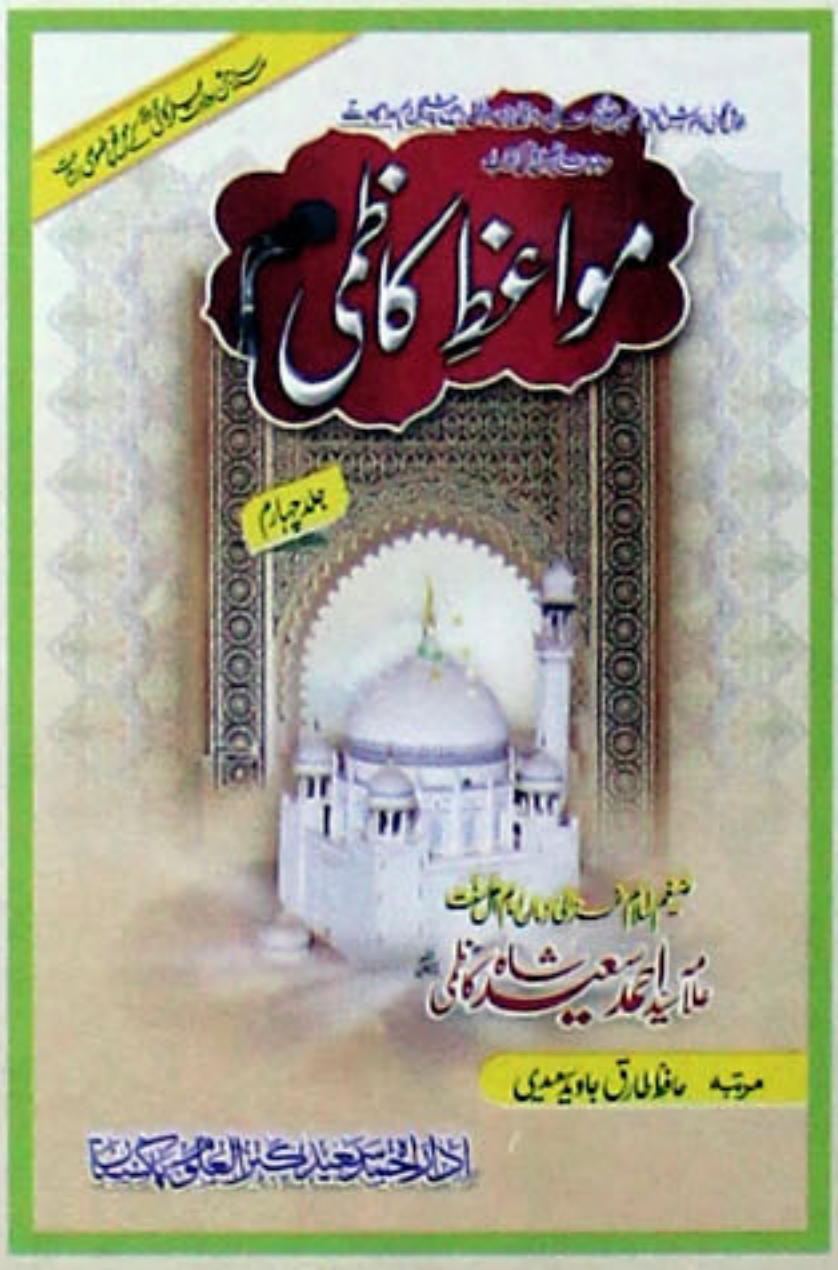

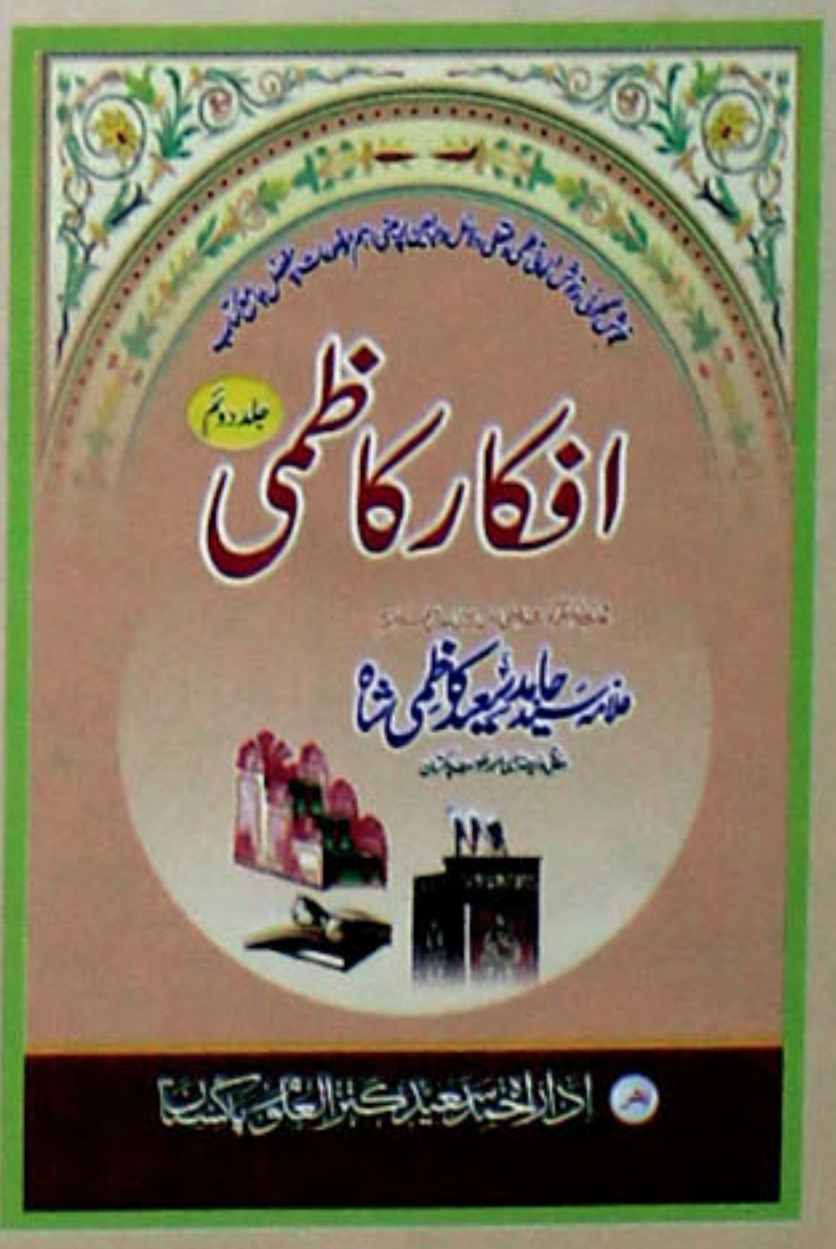

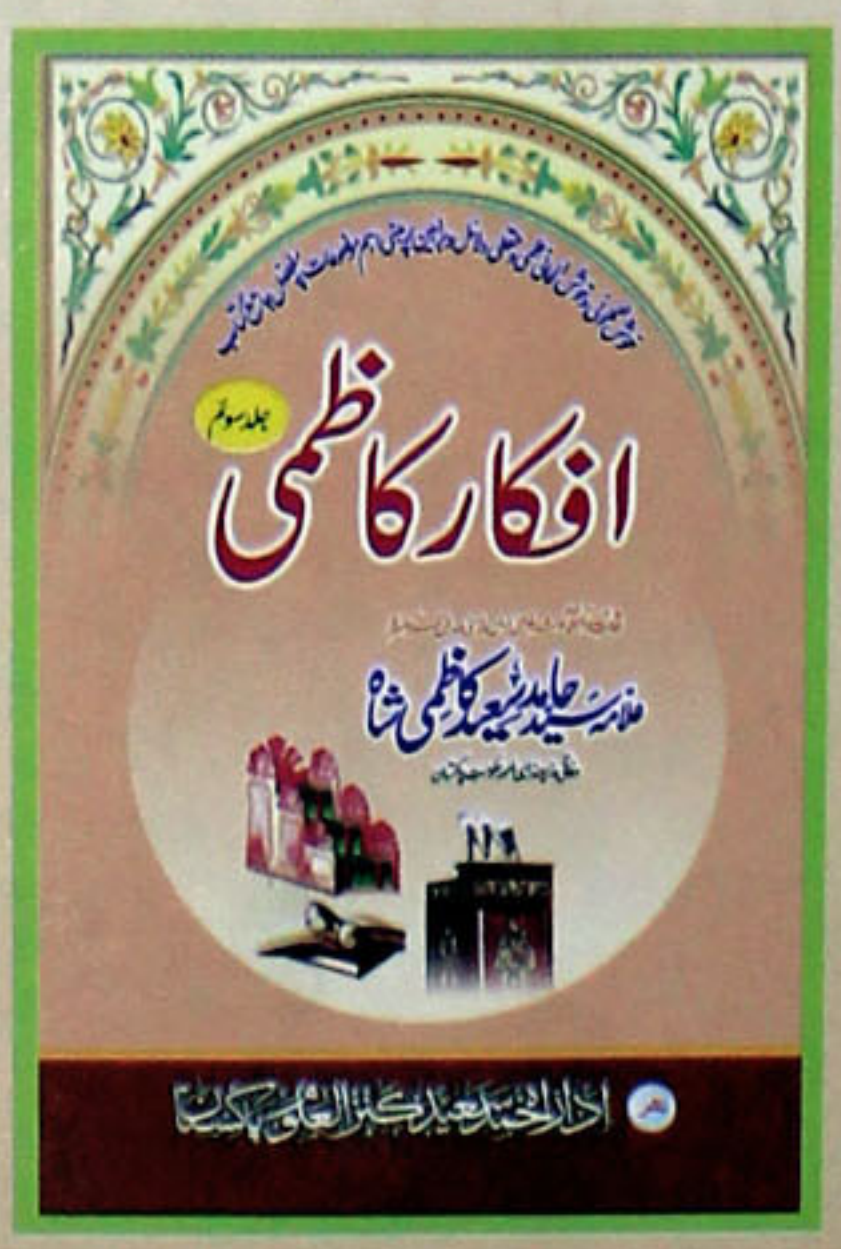

Marfat.com